امام حسین اور اہل بیت اطہار کے فضائل، دس محرم کی اہمیت اور
درس کربلا پر نصیحت آموز بیانات کا مجموعہ

تذکرۂ اہلِ بیت

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مبلغ دعوتِ اسلامی مولانا عبد الحبیب عطاری

امام حسین اور اہل بیت اطہار کے فضائل، دس محرم کی اہمیت اور
درس کربلا پر نصیحت آموز بیانات کا مجموعہ

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مُبلّغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُالحبیب عطّاری

فہرستِ کتاب

پہلے اسے پڑھ لیجئے

تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے ہمیں دولتِ ایمان سے مالا مال کیا اور اپنے حبیبِ مکرم، آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اُمتی بنایا۔ بے شمار درود و سلام اس ہستیِ مُبارکہ پر جن کے اہل بیت اطہار کی محبت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے، جن کا ذکر ہمارے دلوں کا چین اور روحوں کا قرار ہے اور جن کی قربانیاں حق کی راہ میں ہمارے لئے روشن مینار ہیں۔ آپ کے پاکیزہ اہل بیت، جاںنثار صحابہ کرام اور قیامت تک آپ سے سچی محبت کرنے والے تمام مسلمانوں پر سلامتی ہو۔

مسلمانوں کے دلوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے محبت ایک ایسے گہرے اور مضبوط رشتے کی طرح جڑی ہوئی ہے جو کبھی کمزور نہیں ہوتی۔ ان کی نیک زندگیاں، ان کی خوبیاں اور حق کے لئے ان کی قربانیاں ہمیشہ مسلمانوں کے لئے رہنمائی کا ذریعہ رہیں گی۔ اسلامی تاریخ کا ایک ایسا واقعہ جو ہمارے دلوں کو غمگین بھی کرتا ہے اور ایمان کو نیا حوصلہ بھی دیتا ہے، وہ کربلا کا واقعہ ہے۔ نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے جاں نثار ساتھیوں نے جس ہمت، ثابت قدمی اور بے مثال قربانی کا مظاہرہ کیا، وہ سچ اور جھوٹ کی لڑائی میں دنیا کے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے۔ محرم کے دن، خاص طور پر عاشوراء کا دن، انہی قربانیوں کی یاد تازہ کرتے ہیں اور ان سے ملنے والے بڑے سبق ہم تک پہنچاتے ہیں۔

آج کے پُر فتن دور میں جہاں تاریخ کو بدلنے کی سازشیں کی جاری ہیں اور اہل بیت کی اصل شان، کربلا کے ہمیشہ باقی رہنے والے پیغام اور عاشوراء کے دن کی اہمیت کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں، یہ بہت ضروری ہے کہ ان اہم باتوں پر ایسی صحیح،

مکمل اور دلوں پر اثر کرنے والی معلومات عام کی جائیں جو ایمان کو علم سے، تاریخ سے ملنے والے سبق کو عقل سے اور دل کے جذبے کو اچھے کام کرنے سے جوڑیں۔

دینِ حق کی اشاعت و ترویج میں مصروف مبلغین و واعظین کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے، پیشِ نظر کتاب **تذکرہ اہل بیت** کو ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ مجموعہ انٹرنیشنل اسلامک اسکالر **مولانا عبدُالحبیب عطاری** کے بیانات کو کتابی شکل دی گئی جو آپ نے ان مقدس موضوعات پر مختلف اوقات میں ارشاد فرمائے۔

اس کتاب کی تیاری کا ایک اہم مقصد مبلغین اور واعظینِ کرام کو ان نازک موضوعات پر ایک تیار شدہ، مستند اور جامع مواد میسر آسکے، جس سے انہیں اپنے بیانات کی تیاری میں آسانی ہو اور وہ اعتماد کے ساتھ ان اہم موضوعات پر گفتگو کر سکیں نیز ان بیانات کو کتابی صورت میں لانے کا یہ فائدہ بھی ہے کہ یہ مبارک تذکرہ اور ان سے حاصل ہونے والے درس اور سبق زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بہ آسانی پہنچ سکیں اور نسل در نسل کے لئے ایک مستند ماخذ کے طور پر محفوظ ہو جائیں۔

یہ کتاب اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے عقیدت و محبت رکھنے والے ہر مسلمان کے لئے ایک خاص تحفہ ہے۔ اس کے صفحات آپ کے قلب و نظر کو **فضائل اہل بیت** کے انوار سے منور کریں گے اور ان ہستیوں کی بلند شان اور پاکیزہ مقام کا بیان آپ کے ایمان کو تازگی بخشے گا۔ اس کے بعد، آپ **عاشوراء کے فضائل** کو تفصیل سے جانیں گے، اس دن کی تاریخ، دینی اہمیت اور اس سے جڑے اعمال کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے پھر یہ کتاب آپ کو **فضائل امام حسین** بتائے گی، سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالے گی اور **یزیدیوں کا انجام** واضح کر کے حق اور غلط کا فرق

دکھائے گی۔ آخر میں، آپ اس مجموعے میں **پیغام کربلا** کی گہرائیوں میں اتریں گے، جان جائیں گے کہ اس دلخراش واقعے میں ہمارے لئے کیا بڑے سبق ملتے ہیں جیسے صبر، ہمت نہ ہارنا، ظلم کے خلاف کھڑے ہونا اور اللہ کے لئے قربانی دینا۔

یہ کتاب اہل بیتِ اطہار سے سچی محبت رکھنے والے، سانحہ کربلا کی حقیقت جاننے کے خواہشمند، یومِ عاشورا کی اہمیت کو سمجھنے والے اور ان واقعات سے نصیحت حاصل کرنے کے متمنی ہر مسلمان کے لئے ایک لازمی مطالعہ ہے۔ یہ جہاں آپ کے علم میں اضافہ کرے گی، وہیں آپ کے دل میں اہل بیت کی محبت کو مزید بڑھائے گی اور کربلا کے لازوال پیغام پر عمل پیرا ہونے کا عزم پیدا کرے گی۔

اس کتاب کی ایک منفرد خصوصیت یہ بھی ہے کہ بالعموم قاری اور بالخصوص مبلغین کرام ہر بیان کے ساتھ دیے گئے **یوٹیوب لنک** اور **کوڈ** کے ذریعے اصل بیان کو دیکھ اور سن بھی سکتے ہیں۔ یہ سہولت اس لئے فراہم کی گئی ہے تاکہ بیان کے انداز، لب و لہجے اور الفاظ کے اتار چڑھاؤ کو براہِ راست سمجھا جاسکے، جس سے مبلغین کو اپنے بیانات کو مزید مؤثر بنانے میں عملی مدد ملے گی۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں انتہائی عاجزانہ التجا کرتے ہیں کہ وہ ہماری اہل بیت اطہار کے تذکرے میں کی گئی اس مبارک اور علمی و روحانی کوشش کو اپنی شانِ کریمی کے مطابق قبول کرلے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ کتاب مبلغین و واعظین کے لئے بہترین معاون و رہبر ثابت ہو، ان کے بیان میں تاثیر پیدا کرے اور انہیں حق کا پیغام اچھے انداز میں پہنچانے کی طاقت بخشے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے دلوں کو نورانیت بخشنے، ایمانوں کو مضبوط کرنے، اہل بیتِ

اظہار کی سچی محبت کو دلوں میں راسخ کرنے اور کربلا کے پیغامِ حق سے عمل کا جذبہ بیدار کرنے کا باعث بنے۔ اہل بیت اطہار کی سچی محبت کا یہ فیضان اور کربلا کے پیغامِ حق کی یہ روشنی، اس کتاب کے ذریعے گھر گھر عام ہو اور رہتی دنیا تک کے لئے رہنمائی کا ذریعہ بنے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہم سب کو ہدایت کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں جگہ دے۔ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ مولانا عبدالحبیب عطاری کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک باآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

Scan کیجئے

Click کیجئے

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..اے وجہِ تخلیق کائنات
- ..ہے امت سے پیار کتنا
- ..بی بی فاطمہ کے فضائل
- ..بیٹیوں سے محبت کیجئے
- ..میرے حسین تجھے سلام
- ..حسینی طریقہ اپنالیجئے

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ درود پاک پر ایک کتاب دنیا بھر میں مشہور ہے اس میں مختلف درود پاک بھی لکھے ہیں ، اس کتاب کا نام **دلائلُ الخیرات** شریف ہے۔ عرب و عجم، دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں،لوگ دلائل الخیرات شریف کو جانتے بھی ہیں اور کثیر تعداد میں پڑھتے بھی ہیں۔ یہ کتاب شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے ، آپ زبردست عاشق رسول اور بہت بڑے بزرگ تھے۔ آخر آپ نے دلائل الخیرات جیسی عظیم کتاب کیوں لکھی؟اس کی کیا وجہ تھی ؟کیا حکمت تھی اور کیاواقعہ پیش آیا؟ چنانچہ آپ خود بیان کرتے ہیں:

ایک بار میں سفر پر تھااور نماز کا وقت ہو گیا، ایک کنواں تھااور میں وضو کرنا چاہتا تھا مگر میرے پاس ڈول اور رسی نہیں تھی، میں کوشش کرتا رہالیکن بغیر ڈول اور رسی کے پانی کیسے باہر آتا؟ پریشان تھا کہ برابر میں ایک گھر تھااس کی چھت پر ایک چھوٹی بچی تھی، اس نے مجھے دیکھا اور کہا کہ آپ کیوں پریشان ہیں؟ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ آپ نے کہا:ڈول اور رسی تلاش کر رہاہوں کیونکہ کنواں تو ہے لیکن پانی نکالوں تو نکالوں کیسے ؟ اس بچی نے کہا: آپ کا نام کیا ہے ؟ کہتے ہیں :میں نے نام بتایا: محمد بن سلیمان جزُولی۔ لڑکی

نے کہا: اچھا وہی ہیں جن کی شہرت کے ڈنکے بجتے ہیں، ساری دنیا میں آپ کا نام ہے اور آپ کا حال یہ ہے کہ آپ کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے یعنی ڈول اور رسی نہیں ہے تو آپ پانی نہیں نکال پا رہے۔

اب اس چھوٹی بچی نے کیا کیا؟ اس نے کنویں میں تھوک دیا، اس بچی کا تھوکنا تھا کہ کمال یہ ہوا کہ کنویں کا پانی اوپر آنا شروع ہو گیا۔ اتنا اوپر آیا کہ پانی چھلکنے لگا۔ اب حضرت نے وضو کر لیا، جب وضو کر کے فارغ ہوئے تو اس بچی سے پوچھتے ہیں کہ سچ بتاؤ تم نے یہ کمال کیسے حاصل کیا کہ تمہارے تھوک کی برکت سے کنویں کا پانی اوپر آ گیا؟ تو وہ کہتی ہے: میں درود پاک پڑھتی ہوں یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے۔ اب درود پاک کی برکت سن کر محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بس اُدھر ہی میں نے نیت کر لی کہ درود پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے دلائل الخیرات جیسی عظیم کتاب لکھی۔[1] آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے جب آپ کا وصال ہو گیا تو آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے کیا سیکھنے کو ملا؟ اگر درود پاک کثرت سے پڑھنے والا ہو، درود پاک سے سچی محبت کرنے والا ہو تو اس کے ایسے کام بھی بن جاتے ہیں جو بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ یہ کیسے ہو گا؟ بڑی مشکل میں ہوں، بڑی پریشانی میں ہوں لیکن سرکار

1 ...سعادۃُ الدّارین، ص159۔
2 ...دلائل الخیرات، ص21۔

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پڑھنا یہ بے شمار برکتیں لاتا ہے گویا یوں سمجھئے کہ آپ کسی مشکل میں ہیں، پریشانی میں ہیں، رحمتوں، برکتوں کے کنویں سے برکت تو حاصل کرنی ہے مگر اسباب کی ڈول اور رسی نہیں ہے اگر درود پاک کی کثرت ہو گی تو ان شاء اللہ! آپ بھی رحمتوں اور برکتوں کے کنویں سے سیر اب کر دیئے جائیں گے۔ محبت اور شوق کے ساتھ درود پاک پڑھنا اپنا معمول بنایئے۔ آیئے محبت کے ساتھ با آواز بلند درود پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میں تو مالک ہی کہوں گا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بڑی عظیم ہستی ہیں بلکہ عظمت کہتے کس کو ہیں وہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت کو پڑھیں تو پتا چلتا ہے۔ آج نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے خاندان کے ایک ایسے وصف، ایک ایسی عادت کی طرف توجہ دیتے ہیں اور اس سے کچھ مدنی پھول حاصل کرتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مرتبہ، سرکار کا مقام، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ الٰہی میں عزت کیا ہے پہلے یہ جان لیجئے۔ سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر کیا بات کریں کہ اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رب کے حبیب ہیں اور جب کوئی کسی کا حبیب ہو جائے تو جو محبوب کا ہوتا ہے، وہی سب کچھ حبیب کا ہو جاتا ہے۔ یہ دنیا میں بھی ہے۔ مثال کے طور پر:

آپ کا کوئی بڑا پسندیدہ ہو، آپ کا پکا دوست ہو، بیسٹ فرینڈ ہو، آپ کا کوئی قریبی رشتہ دار ہو، آپ کا بچہ ہو، آپ کے گھر کا کوئی فرد ہو، جس سے آپ بڑی محبت کرتے ہوں، آپ جسے سب سے زیادہ پیار کرتے ہوں گے تو پھر اُس کے لئے آپ کا سب کچھ حاضر ہو گا اور

اس بات کو امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے پیارے انداز میں سمجھا دیا، ایک شعر میں ہی سمجھا دیا۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

آقا میں تو آپ ہی کو مالک کہوں گا کیونکہ آپ اللہ پاک کے حبیب ہیں۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اے وجہِ تخلیقِ کائنات

جو محبوب کا ہے وہ محب کا ہے اور اس حدیثِ قدسی سے بات اور سمجھ آ جائے گی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رب کی بارگاہ میں مقام کیا ہے۔ رب کریم ارشاد فرماتا ہے: لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا[1] اے محبوب! اگر میں تم کو نہ پیدا کرتا تو دنیا ہی نہ بناتا یعنی یہ زمین، یہ آسمان، یہ جنت، میں اور آپ بلکہ جو سب کچھ دنیا میں ہے وہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے سے ہے۔ آقا نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا اور اب یہ حدیثِ قدسی ذہن میں رکھ کر امامِ عشق و محبت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر سنیں۔ بچپن سے سنتے آ رہے تھے مگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کمال دیکھیں کہ جب بھی شعر لکھتے ہیں یا کسی آیت کی طرف اشارہ ہے یا کسی حدیث کی طرف اشارہ ہے یا کسی قرآنی واقعے کی طرف اشارہ ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

1 ...خصائص کبریٰ، 2/330۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

اعلیٰ حضرت یہ کیوں کہہ رہے ہیں؟ وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو، ذرا دوبارہ حدیثِ قدسی سنئے:

لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا اے محبوب! اگر تم کو پیدا نہ کرتا تو دنیا ہی نہ بناتا۔

وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

کیوں؟

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

صرف ان کی رسائی ہے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہیں تو دنیا ہے اگر آقا ہی نہ ہوں تو کچھ بھی نہ ہو۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم وجہِ تخلیق کائنات ہیں، آپ کے سبب یہ کائنات تخلیق کی گئی ہے، دنیا بھی پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا صدقہ اور محشر کے دن ساری دنیا کو محشر کے میدان میں جمع کیا جائے گا اور سب ایک ایک کر کے نبیوں کے پاس جائیں گے، حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور سب کہیں گے کسی اور کے پاس جاؤ میں آج تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا اور پھر یہ سارا محشر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دربار میں حاضر ہو گا۔

کچھ لوگ یہاں پر بڑا پیارا سوال اٹھاتے ہیں، کہتے ہیں: جب دنیا کو پتا ہے، کتابوں میں لکھا ہے: شافع روزِ محشر تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہیں تو محشر کے دن سارے نبیوں کے پاس کیوں جائیں گے؟ بھئی! آپ نے ابھی سن لیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے

شفاعت کرنی ہے، تو ہم محشر کے دن حضرت آدم علیہ السلام کے پاس کیوں جائیں گے ؟ کیوں جائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ؟ڈائریکٹ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس کیوں نہیں جائیں گے ؟ اس بات کو بھی بڑے پیارے انداز میں مولانا حسن رضاخان رحمۃ اللہ علیہ سمجھاتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی

یہ سب کچھ جو کیا جارہا ہے، یہ کسی مقصد کے تحت کیا جارہا ہے، آپ ڈائریکٹ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس چلے جائیں، وہ اہمیت وہ مقام پتہ نہیں چلتا، جب سب کے پاس جائیں اور سب کہیں: میں نہیں کر سکتا، کسی اور کے پاس جاؤ اور سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمائیں میرے غلامو! میں تمہارے لیے موجود ہوں۔[1]

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی | کہ آپ ہی کی خُوشی آپ کا کہا ہوگا
کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیری | مرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

ایک شاعر بڑی پیاری بات سمجھاتے ہیں کہ ایک بات تو سمجھ آگئی کہ دنیا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے بنی اب یہ محشر کیوں سجایا گیا؟ شاعر لکھتے ہیں:

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

---

[1]... بخاری، 4/577، حدیث:7501۔
معجم کبیر، 6/248، حدیث:6117

یہ ساری محشر کی بزم سجائی اسی لئے جائے گی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کا مرتبہ دکھانا ہے، جبھی تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ایک دن کا مجھے بڑا انتظار ہے، کیا فرماتے ہیں:

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسولُ اللہ کی | دیکھنی ہے حشر میں عزت رسولُ اللہ کی

وہ دن سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عزت کو ظاہر کردے گا اور اس دن میرے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کیسی طاقت کھلے گی؟ امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند | حشر کو کھل جائے گی طاقت رسولُ اللہ کی

مالک کل کہلاتے یہ ہیں

وہ دن تو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عزت و مقام کو اور ظاہر کردے گا اب میرے بیان کا موضوع وہ سمجھنے کی کوشش کیجئے اور کچھ شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مقام، عزت، مرتبہ ذہن میں رہے اس کے ساتھ ساتھ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اختیارات، آپ کی اتھارٹی، آپ کی حاکمیت بھی معلوم ہو جائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اللہ پاک کی کرم نوازی دیکھئے: رب کریم ارشاد فرماتا ہے: اے محبوب! اگر تم چاہو تو مکے کے پہاڑوں کو سونے کے بنا دوں؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کیا عرض کی؟ اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ کریم! مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر ایک دن کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں تاکہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ وزاری کروں اور تجھے

یاد کروں اور جب کھاؤں تو تیرا شکر و حمد کروں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے گا دنیا میں کسی ساتھی کا تعلق کسی بہت امیر آدمی سے ہو، کسی بڑے رئیس سے ہو، کسی بادشاہ سے ہو تو بادشاہ کا جو قریبی غلام ہوتا ہے تو اس کے بھی انداز بڑے نرالے ہوتے ہیں کسی غریب کے یہاں کوئی نوکری کرے اور کسی بہت امیر کے یہاں نوکری کرے تو امیر کی نوکری کرنے والے کا لباس بھی اچھا ہوتا ہے، اس کے رہن سہن بڑے اچھے ہوتے ہیں جو اس امیر کے جتنا قریب ہوتا ہے وہ اس کو اتنا نواز رہا ہوتا ہے۔ اب ذرا غور کریں بلا تمثیل میں صرف سمجھانے کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ

تری سادگی پہ لاکھوں سلام

جو رب کے محبوب ہوں، رب کے حبیب ہوں، رب کے خزانوں کے مالک ہوں، اللہ پاک نے یہ دنیا جس کے لئے بنائی ہو، رب نے جس کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ اے محبوب! تم چاہو تو یہ پہاڑ سونے کے بنا دوں جو تمہارے ساتھ چلیں اب اس حبیب کی زندگی کا انداز کیسا ہونا چاہیے تھا؟ اس حبیب کے آرام و سکون کی کیفیت کیا ہونی چاہیے تھی؟ وہ اشارہ کریں تو فرشتے حاضر ہو جائیں، وہ اشارہ کریں تو خزانوں کے ڈھیر لگ جائیں پھر وہ اللہ کے حبیب بھی ہیں نیز سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ تھے ان کے پاس مال کتنا تھا؟ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ بہت سارے خزانوں کے مالک تھے، بہت زیادہ پیسہ

1... ترمذی، 4/155، حدیث:2354۔

تھا۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بے شمار دولت کے مالک تھے، اس زمانے کے شاید سب سے زیادہ امیر آپ ہی ہوں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے غلاموں کو ہی اشارہ کرتے تو بہت سارے خزانوں کے ڈھیر لگ جاتے مگر سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زندگی کیسی گزاری۔ میں آج یہ سمجھانا چاہ رہا ہوں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے خاندان کی، اپنی اہل و عیال کی، اپنی فیملی کی تربیت کیسی فرمائی، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زندگی کا انداز کیا ہے۔ میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دو تین شعروں میں بات سمجھاتے ہیں، آپ لکھتے ہیں:

کبھی جَو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی | تِرا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا | کبھی ہاتھ کا سِرہانا مدنی مدینے والے

تِری سادگی پہ لاکھوں تِری عاجزی پہ لاکھوں | ہوں سلام عاجِزانہ مدنی مدینے والے

پیارے اسلامی بھائیو ذرا غور کیجئے! جس کے پاس اتنے اختیارات ہوں، جس کے پاس اتنی اتھارٹی ہوں، جو رب کے ایسے محبوب ہوں وہ کیوں کھجور پانی پر زندگی گزار رہے ہیں!!! وہ کیوں جَو کی روٹی کھا رہے ہیں!!! وہ کیوں خاک پر سو رہے ہیں!!! وہ کیوں پیوند لگا لباس پہن رہے ہیں!!! جی ہاں! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک لباس پر بعض اوقات پیوند لگے ہوتے تھے۔

ذرا سوچئے تو سہی! آج کسی اچھے لباس پہننے والے کو ہم دیکھ لیں تو دل میں حسرت طاری ہو جاتی ہے کہ اس کے پاس تو اتنا مہنگا لباس اور میرے پاس تو بڑا نارمل سا لباس ہے۔ اس نے اتنے مہنگے جوتے پہنے ہیں میرے تو جوتے پرانے ہیں۔ اس نے اتنی مہنگی گھڑی پہنی ہے میں تو جناب غریب آدمی ہوں۔ جو اپنی غربت پر، کم نعمتوں کی وجہ سے اپنے اوپر حسرت طاری کرتے ہیں سنیں!! سنیں!! جس پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے ان کے پاس تو سب کچھ تھا پھر بھی غربت کی زندگی ہے پھر بھی فقر کی زندگی ہے پھر بھی سادہ زندگی ہے۔ سیرت نگاروں نے لکھا ہے:

کئی دن چولہا نہ جلتا

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں یعنی میرے آقا کے گھر میں بعض اوقات کئی کئی دن گزر جاتے تھے، دھواں نہیں اٹھتا تھا یعنی چولہا نہیں چلتا تھا۔[1] اگر چولہا نہیں جلتا تھا تو کیا تناول فرماتے تھے؟ کبھی کھجور پر گزارا ہے تو کبھی پانی پر گزارا ہے، کئی کئی دن تک کھانا نہیں پکتا تھا۔ آج گھر والے دوپہر کا کھانا رات کو کھلا دیں تو منہ بن جاتا ہے، رات کا بچا ہوا کوئی دن میں گرم کرکے کھلا دے تو منہ بن جاتا ہے کہ یہ کیا ہوا؟ تازہ کھانا کیوں نہیں بنا؟ ہمارے پاس یہ نعمت کیوں نہیں ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! میں آپ کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک گھر کی سیرت بتا رہا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گھر کے اندرونی حالات آپ کو بتا رہا

---

1 ...ترمذی، 4/160، حدیث:7

ہوں کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دونوں جہانوں کے سردار ہیں مگر ایسی سادہ زندگی ہے۔ سادہ زندگی گزارنے میں حکمت کیا تھی؟

ہے امت سے پیار کتنا

علماء نے اس پر بھی بحث کی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بادشاہوں والی زندگی کیوں نہیں گزاری؟ شہنشاہ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چاہتے تو بڑی شاندار جس کو آپ کہیں مہنگے لباس، مہنگی خوشبوئیں اور زبردست سواریاں اپناسکتے تھے مگر یہ سب کچھ کیوں نہیں کیا؟ علماء کہتے ہیں: اس کے پیچھے بھی امت سے محبت موجود ہے، امت سے پیار ہے، امت سے پیار کیوں ہیں؟ بہت سارے ایسے مسلمان ہوں گے جو غریب ہوں گے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت میں امیر بھی ہیں، غریب بھی ہیں اور غریبوں کی تعداد زیادہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ذرا غور کیجئے! اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت یہ ہوتی کہ میرے آقا ہرن کا گوشت تناول فرماتے، میرے آقا فقط گوشت ہی تناول فرماتے، مہنگی مہنگی خوشبوئیں لگاتے، بڑا قیمتی پوشاک، بڑا قیمتی لباس پہنتے، سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سواریاں بڑی مہنگی مہنگی ہوتیں؟ تو بتایئے ایک غریب امتی سنت پر عمل کیسے کرتا؟ غریب امتی آقا کی سنت پر عمل کیسے کرتا؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا امت سے پیار دیکھیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فقر و فاقہ کی سادہ زندگی گزاری کہ ہر غریب امتی آسانی کے ساتھ سنت پر عمل کرلے۔

فاقہ کرنا تو سب کے لئے آسان ہے، سادہ لباس پہننا تو سب کے لئے آسان ہے، جَو

کی روٹی کھانا، کھجور کھانا، کدو شریف کھانا اور سادہ سادہ غذائیں کھانا، غریبوں والے کپڑے پہننا یہ تو سب کے لئے آسان ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی زندگی ایسی گزاری کہ میرا غریب امتی بھی سنت پر عمل کرلے، امیر امتی ہے تو سادگی اختیار کر کے وہ بھی سنت پر عمل کرلے۔ میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زندگی ایسی تھی۔

باپ کی مہربانیاں

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ بعض اوقات انسان خود اپنے اوپر تو کچھ مشقت برداشت کرلیتا ہے، خود بوجھ اُٹھالیتا ہے، خود تکلیف سہہ لیتا ہے لیکن! اپنے بچوں کو سہولت دیتا ہے، انہیں پریشان نہیں ہونے دیتا، ان کے لاڈ پیار اور نخرے اٹھاتا ہے۔ آج بھی لوگ کہتے ہیں: میں بچوں کے لئے کام کاج کرتا ہوں۔ باپ ڈبل ڈیوٹی کرتا ہے کہ کسی طرح بچوں کو سکھ مل جائے۔

بی بی فاطمہ کے فضائل

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا یَقْبِضُهَا وَیَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُهَا[1] بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے ناپسند ہے وہ مجھے بھی ناپسند ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔ سبحان اللہ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

---

1 ...مسند احمد، 6/486، حدیث: 18929۔

سرکار کی بی بی فاطمہ سے محبت

خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں آتیں، بیٹی ہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی بیٹی کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ خاتون جنت کا ہاتھ لیتے، اسے چومتے اور میرے آقا اپنی جگہ پر اپنی صاحبزادی کو بٹھاتے اور پھر جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بی بی فاطمہ کے پاس تشریف لے جاتے تو خاتون جنت کھڑی ہو جاتیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہاتھ چومتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔[1] باپ اور بیٹی کا پیار سیکھنا ہو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور خاتون جنت کا یہ پیار دیکھئے یہ ہم سب کے لئے درس ہے۔

بیٹیوں سے محبت کیجئے

آج بہت سارے قبیلے، بہت سارے گاؤں، جناب بہت خاندان ایسے ہیں جہاں بیٹا پیدا ہو تو مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں اور بچی پیدا ہو تو منہ بن جاتا ہے۔ بعض اوقات خاندان میں لڑائیاں ہو جاتی ہیں بلکہ ایسا بھی بدقسمتی سے ہوتا ہے کہ بیوی کو طلاق ہی اسی لئے دی جاتی ہے کہ 3-3 بیٹیاں ہو گئیں، بیٹا ہی نہیں ہو رہا، 4 بیٹیاں ہو گئیں۔

خدا کے بندو! بیٹی تو رب کی رحمت ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی! کیا عورت کے اختیار میں ہے بیٹا پیدا کرنا؟ کیوں عورت پر یہ سختی کرتے ہیں؟ کیوں اللہ کے فیصلوں پر اطمینان نہیں رکھتے؟ یاد رکھیں! رب جو چاہے، جیسے چاہے عطا فرمائے، وہ قادر مطلق ہے۔ میری اور

---

1 ...ابو داود، 4/454، حدیث: 5217۔

آپ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔جو بیٹیوں پر پریشان ہوتے ہیں ان کو دیکھیں جن کے بچے ہی نہیں ہوتے۔ ایسے بھی لوگ ہیں 25-25 سال،20-20 سال ہوگئے ایک اولاد نہیں ہے۔

جو لوگ بیٹی پیدا ہونے پر غمزدہ ہوتے ہیں، میں ان سے ایک بات پوچھتا ہوں، آپ کو بیٹا چاہئے اگر وہی بیٹا بڑا ہو کر باپ ہی کو مار مار کر گھر سے نکال دے، کیا ایسا نہیں ہوتا؟ بیٹوں نے تو والد کو قتل کیا ہے، ایسے بھی بدبخت بیٹے موجود ہیں تو کیا معلوم اللہ پاک نے اس آفت سے مجھے بچانا تھا اس لئے بیٹی جیسی نعمت عطا کر دی۔ بیٹی کے فضائل تو سنئے:

بیٹیاں جنت کا ٹکٹ

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ اس کی اچھی پرورش کرے ،اچھی جگہ رشتہ کر دے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اس پر اللہ پاک کے کرم سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔وہاں صحابی موجود تھے، عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کسی کی 2 بیٹیاں ہوں تو؟ ہو سکتا ہے یہاں بھی کوئی ایسا بیٹھا ہو، جس کی 3 بیٹیاں تو نہ ہوں 2 بیٹیاں ہوں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: 2 بھی ہوں تو جنت واجب ہو جاتی ہے، ضروری تو نہیں کسی کی 3 اور 2 بیٹیاں ہوں، کسی کی 1 بیٹی بھی تو ہو سکتی ہے، 3 بیٹی والے کو جنت مل گئی ،2 بیٹی والے کو بھی جنت مل گئی ،میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کرم دیکھئے: صحابی رسول نے وہیں ایک اور سوال کر لیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اگر کسی کی ایک

بیٹی بھی ہو تو؟ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک بیٹی ہو تو بھی جنت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب سچ بتایئے! بیٹی پیدا ہونے پر غم ہونا چاہیے یا خوشی ہونی چاہیے؟ یہ تو جنت کا ٹکٹ ہے۔ اگر اس کی تربیت کرلی جائے، اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کر لیا جائے۔ جی ہاں! تربیت سنت کے مطابق کرنی ہے، پردہ بھی سکھانا ہے، ادب بھی سکھانا ہے، نمازی بھی بنانا ہے ان شاءاللہ! پھر یہ بیٹی آپ کے لئے جنت کا سامان بنے گی۔

میں بھی بیٹی والا ہوں

ایک اور حدیث پاک سنا کر بات آگے بڑھاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بیٹیوں کو برا نہ کہو بے شک میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔[2] کمال بات ہے، نبی پاک اپنی طرف نسبت فرما رہے ہیں کہ میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ ارے بیٹی ہونے پر تو خوشی ہونی چاہیے۔ پیارے اسلامی بھائیو! بیٹی پیدا ہو تو غم نہ کریں، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیں اور کونین کے والی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سیکھیں کہ اپنی بیٹی کے ساتھ کیسی شفقت اور کیسا برتاؤ تھا۔ اتنی محبت، اتنا پیار مگر بیٹی کی تربیت کیسی ہے:

خاتونِ جنت اور کام کاج

خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کے سارے کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتی

---

1 ... معجم الاوسط، 4/347، حدیث: 6199۔

2 ... مسند فردوس، 5/37، حدیث: 7385۔

ہیں۔ چکی اپنے ہاتھ سے پیستی تھیں۔ گھر کے بقیہ کام بھی خود کرتی تھیں حتیٰ کہ ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: اے فاطمہ! تم کام کر کر کے تھک جاتی ہو، تمہارے جسم پر نشان پڑتے جا رہے ہیں ایسا کرو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس جاؤ اور وہاں جا کر ان سے کوئی غلام مانگ لو، کوئی کنیز مانگ لو تاکہ تمہارے گھر کے کام آسان ہو جائیں۔ بی بی فاطمہ کہتی ہیں: میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس جاتی ہوں، پیارے آقا سے عرض کرتی ہوں حضور کوئی غلام دے دیں، کوئی کنیز دے دیں جو گھر کے کام کاج کر دے آسانی ہو جائے۔

تربیت مصطفیٰ مرحبا مرحبا

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک والد بھی تھے، اپنی اولاد کی تربیت کیسی فرماتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو خود سادہ تھے، اپنی بیٹی کو کیا تربیت دیتے ہیں۔ یہ نہ فرمایا کہ میری جان، میرے دل کے ٹکڑے بہت سارے خادم لے جاؤ بلکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے بیٹی! اپنے گھر کے کام کاج اپنے ہاتھ سے کیا کرو۔ کام کر کے جب تھک جاؤ تو 33 بار سُبْحَانَ الله، 33 بار اَلْحَمْدُ لِله، 34 بار اَللهُ اَكْبَر کہہ لیا کرو تمہاری تھکن دور ہو جایا کرے گی۔[1] میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی شہزادی، جو جنت کی شہزادی ہیں، جو کونین کی شہزادی ہیں ان کی ایسی تربیت فرمائی ہے، یہ کیسے لوگ تھے کہ جو جنت کے مالک تھے مگر دنیا میں سادہ زندگی ہے۔ کھانا پینا بھی تھوڑا ہے بعض

---

1 ... بخاری، 2/536، حدیث: 3705۔

اوقات خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے گھر میں بھی فاقے ہوا کرتے تھے۔

تھکن دور کرنے کا وظیفہ

پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی شہزادی کو ایک تسبیح بتائی، بہت سے لوگ کام کاج کر کے تھک جاتے ہیں، گھروں میں بہنیں بھی تھک جاتی ہیں، علما بتاتے ہیں: اگر کوئی کام کاج کر کے تھک جاتا ہو تو وہ تسبیح فاطمہ پڑھ لیا کرے اس کی تھکن دور ہو جائے گی۔ (1)

غربت اختیاری تھی

جو غریب ہوتا ہے بعض اوقات اسے صبر بھی آجاتا ہے چلو کوئی بات نہیں، میں غریب ہوں، اسی میں اللہ پاک کی مرضی ہے لیکن وہ اختیاری غریب نہیں ہوتا اگر اس کو امیر بننے کا تھوڑا سا موقع مل جائے تو فوراً بن جائے گا بلکہ وہ تو دعا بھی کرتا ہو گا یا اللہ! مال میں برکت دے دے، میرا گھر بھی بڑا ہو جائے، مجھے بھی پیسے مل جائیں یعنی میری اور آپ کی اگر غربت ہے تو وہ غیر اختیاری ہے۔ ہمارے اختیار میں نہیں تھا اس لئے ہم غریب ہو گئے مگر وہاں اختیاری غربت ہے، اس بات کو، اس نقطے کو سمجھنے کی کوشش کریں اگر وہ چاہیں تو سب کچھ حاصل کر لیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بات تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے آقا کے غلاموں کی بات کیا ہے۔ شاعر لکھتا ہے:

---

(1) ...مراٰۃ المناجیح، 4/8۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے ان کے غلاموں کی سرکار کا عالَم کیا ہوگا

سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام دنیا کی کایا پلٹ دیں تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا عالم کیا ہو گا مگر ان حضرات کی غربت اختیاری غربت تھی ۔ جانتے بوجھتے اپنی مرضی سے فقر اختیار کیا، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور ان کی آل کا خود سے، اپنی مرضی سے غربت اختیار کرنا یہ کمال ہے۔

حسنین کریمین کا مقام و مرتبہ

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پھر حسنین کریمین یعنی امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی تربیت کیسی کی۔ محرم کے مہینے میں ہم اہل بیتِ اطہار کی بات کرتے ہیں، ضرور کرنی چاہیے مگر فقط بیانات سن کر، صرف فضائل سن کر سیکھتے کیا ہیں؟ اپنے اندر تبدیلی کیا لاتے ہیں؟ حسنین کریمین کا مقام کتنا بلند و بالا ہے۔میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حسنین کریمین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ [1] ہمارے یہ دونوں بیٹے جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

راکبِ دوشِ مصطفیٰ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کتنا پیار تھا کہ ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سجدے میں تھے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سجدے کو طول دیا کہ سر اٹھانے سے کہیں امام

1 ...ترمذی، 5/426، حدیث:3793۔

حسن نہ گر جائیں[1] میرے آقا سجدے میں رہے تا کہ امام حسن کو تکلیف نہ ہو یعنی میرے آقا کے کاندھوں پر سواری کرنے والی یہ ہستیاں ہیں۔

ایک بار امام حسن رضی اللہ عنہ نبی پاک کے مبارک شانوں پر سوار ہو گئے، کاندھے پر سوار ہوئے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی : نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَام صاحبزادے آپ کی سواری تو بڑی اچھی سواری ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کاندھوں پر سوار ہیں، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں : وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ اور سوار بھی تو کیسا اچھا ہے۔[2]

امام حسین کی پہلی غذا

امام حسین رضی اللہ عنہ کی اگر بات کریں تو کیا قسمت پائی ہے، جب بچہ پیدا ہوتا ہے ہم کیا کرتے ہیں، پہلے کان میں اذان دیتے ہیں پھر کیا کرتے ہیں کسی نیک آدمی کے ذریعے اسے گھٹی دلواتے ہیں، جس کو عربی میں تحنیک بھی کہا جاتا ہے کہ کسی نیک آدمی کا جو ٹھا مل جائے، تھوڑا سا شہد ہو یا کھجور ہو تا کہ بچے کو برکت ملے۔ آپ جانتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کے کان میں پہلی آواز کس کی آئی تھی ؟ امام حسین کے کانوں نے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اذان کی آواز سنی تھی۔ امام حسین سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آواز سنتے اور اذان کے کلمات میں اللہ پاک کا نام ہے تو سب سے پہلے رب کریم کا نام سنتے ہیں۔ ذرا

1...مسند ابی یعلیٰ، 3/21، حدیث:3415۔
2...ترمذی، 5/432، حدیث:3809۔

غور کیجئے! رب کے حبیب کی آواز ہے اور نام رب اعظم کا ہے۔ اللہ اکبر! امام حسین رضی اللہ عنہ کی پہلی غذا نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا مبارک جو ٹھا شریف تھا۔ [1]

حسین مجھ سے ہے

ایک اور جگہ میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: حُسَیْنٌ مِنِّی وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ پاک اُس سے محبت فرماتا ہے جو حُسین سے محبت کرے، حُسین اَسباط میں سے ایک سِبط ہیں۔ [2]

اس حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اور حسین گویا ایک ہی ہیں، ہم دونوں سے محبت ہر مسلمان کو چاہیے، مجھ سے محبت حسین سے محبت ہے اور حسین سے محبت مجھ سے محبت ہے، چونکہ آئندہ واقعات حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پیش نظر تھے اس لئے اس قسم کی باتیں امت کو سمجھائیں۔ سبط وہ درخت جس کی جڑ ایک ہو اور شاخیں بہت۔ میرے حسین سے میری نسل چلے گی اور ان کی اولاد سے مشرق و مغرب بھرے گی، دیکھ لو آج سادات کرام مشرق و مغرب میں ہیں اور یہ بھی دیکھ لو کہ حَسَنی سید تھوڑے ہیں حسینی سید بہت زیادہ ہیں اس فرمان عالی کا ظہور ہے۔ [3]

---

1 ... اسد الغابۃ، 2/25۔
2 ... ترمذی، 5/429، حدیث: 3800۔
3 ... مراۃ المناجیح، 8/480۔

کرب و بلا

جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو امام حسین رضی اللہ عنہ سے اتنا پیار، اتنی قربت، اتنی الفت ہے مگر عجیب بات یہ ہے بچپن ہی سے یہ بھی مشہور تھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ جب جوان ہوں گے تو کربلا کے میدان میں شہید کئے جائیں گے۔ جی ہاں! امام حسین رضی اللہ عنہ ایک بار پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گود میں بیٹھے تھے۔ فرشتے نے عرض کی! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! انہیں چاہتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! فرشتے نے عرض کی: وہ وقت قریب آتا ہے کہ حضور کی امت انہیں شہید کرے گی اور حضور چاہیں تو وہ زمین حضور کو دکھادوں جہاں یہ شہید کئے جائیں گے؟ پھر وہاں کی مٹی دکھائی گئی۔ سرخ مٹی اور ایک روایت کے مطابق ہے: ریت اور ایک میں ہے: کنکریاں حاضر کیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کنکریوں کو اس ریت کو سونگھ کر فرمایا: رِیۡحُ کَرۡبٍ وَّبَلَاءٍ بے چینی اور بلا کی بو آتی ہے۔ (1) یہ پہلے سے مشہور تھا جو بعد میں کربلا بن گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پہلے سے معلوم تھا۔ اور فقط پیارے آقا کو معلوم نہیں تھا بلکہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو بھی پتا تھی، خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی معلوم تھا بلکہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک بار اپنے قافلے کے ساتھ فرات کے کنارے سے گزرے۔ فرمایا: یہاں ٹھہر جاؤ اور پھر فرمایا کہ مجھے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بتایا ہے کہ فرات کے کنارے حسین اور ان کے رفقاء کو شہید کیا جائے گا، یہاں

---

1 ...آئینہ قیامت، ص 23۔

ان کے خیمیں باندھے جائیں گے، اس مقام پر انہیں شہید کیا جائے گا۔[1]

میرے حسین تجھے سلام

پیارے اسلامی بھائیو! سوال یہ ہے کہ جن بچوں سے اتنا پیار ہے، جنہیں جنّتی نوجوانوں کا سردار کہا گیا، جس امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر بچپن سے موجود ہے کبھی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی ہو کہ مولا! میرا حسین کربلا کے میدان میں یوں شہید نہ کیا جائے، کرم کر، یہ مشکل دُور کر دے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دعا کرتے تو کیسے قبول نہ ہوتی؟ چلیں! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا نہیں کی، کبھی تو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوتیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کو حسین سے بڑا پیار ہے، حضور آپ دعا کر دیں کہ یہ امتحان آنے والا ہے، حسین کو اس طرح شہید کیا جائے گا، یہ شہادت نہ ہو۔ کبھی مولا علی رضی اللہ عنہ جانِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں حاضر ہو جاتے۔ میرے حضور کا کیا گھرانہ ہے۔

ذرا غور تو کیجئے! انہیں پتا ہے شہادت ہونی ہے مگر ماں نے دودھ پلا کر، پال پوس کر امتحان کی تیاری کے لئے بڑا کیا ہے۔ والد نے تربیت کی ہے کہ کربلا کے میدان میں بیٹا ثابت قدم رہے، باطل کے آگے سر نہ جھکائے، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شفقتیں فرمارہے ہیں گویا رب کی بارگاہ میں اس عظیم امتحان کے لئے تیار کیا جارہا ہے۔

ذرا سوچئے تو سہی! اتنی محبتیں ہیں مگر شہادت کے لئے تیار کیا جارہا ہے۔ آج مجھ پر

---

1 ...مسند احمد، 1/184، حدیث:648۔

اور آپ پر کوئی امتحان آتا ہے ہمارا کیا حال ہوتا ہے۔ شکوے ہیں، شکایتیں ہیں۔ بڑا پریشان ہوں، کاروبار نہیں ہے، روزگار نہیں ہے، اولاد نہیں ہے، اولاد ہے تو بیمار ہے، گھر چھوٹا سا ہے، کرائے کا گھر ہے، علاج کے لئے پیسے نہیں ہیں دنیا بھر کو کہتے رہتے ہیں اور پھر ساتھ ساتھ شکوے بھی ہیں، اللہ پاک نے مجھے دیا ہی کچھ نہیں ہے۔ فلاں کو دیکھو اتنا دیا، میں پیچھے رہ گیا۔ ارے ایک طرف وہ خاندان دیکھیں جو جیسی نعمتیں چاہتا ویسی اپنا سکتا تھا مگر زندگی بھر غربت اور فقر کی زندگی گزاری اور جوان بیٹے کو شہید ہونے کے لئے تیار کیا۔ نہ ماتھے پر شکن ہے، نہ لب پر شکوہ ہے، شاعر لکھتا ہے:

زباں پر شکوہ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اے پنجتن پاک کے غلامو! اے اہلِ بیت کی غلامی کا دم بھرنے والو! آپ دنیا میں جس بھی پریشانی میں ہیں، اللہ پاک کی رضا پر راضی ہونا سیکھئے اور کربلا کا یہ میدان مجھے اور آپ کو صبر کی تلقین کرتا ہے۔ مجھے اور آپ کو اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کا درس دیتا ہے۔ کسی امتحان، کسی مصیبت میں اگر گرفتار ہو جائیں تو اس پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ عظیم واقعہ ہمیں بہت کچھ سکھاتا ہے۔

ظالم کے آگے سر نہیں جھکایا

پیارے اسلامی بھائیو ذرا غور تو کیجئے! امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت کیوں نہیں کی؟ یہ کربلا کا واقعہ کیوں ہوا؟ آپ بیعت کر لیتے تو سارا مسئلہ ہی حل ہو جاتا، آپ سکون سے رہتے، بڑی اچھی زندگی گزرتی، وظیفہ بھی ملتا، مدینہ منورہ میں ہی رہتے۔ یہ سب کچھ کیوں

ہوا؟ امام حسین رضی اللہ عنہ یہ جانتے تھے کہ اگر میں نے یزید کی بیعت کر لی۔ اس شرابی، اس فاسق، اس بے حیائی کا رواج دینے والے کی بیعت کر لی تو آگے میرے نانا کے دین کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔ جس کو جب موقع ملے گا کسی بے حیاء، کسی فاسق کے ساتھ ہو جائے گا، اس کے نقش قدم پر چلنے والا بن جائے گا، اس کی بات ماننے لگ جائے گا، اس کو اپنا امیر مان لے گا اور مثال یہ دے گا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی تو ایسا کیا تھا مگر امام حسین رضی اللہ عنہ نے سمجھوتہ نہیں کیا، کوئی کمپرومائز نہیں کیا۔ آپ نے باطل کے آگے اس لئے سر نہ جھکایا کہ رہتی دنیا کے لئے یہ پیغام چلا جائے کہ سر کٹتا ہے تو کٹ جائے اسلام کا نام نیچے نہیں ہونا چاہیے۔

پیارے اسلامی بھائیو ذرا غور تو کیجئے! امام حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے میں تو سارے شہید ہو گئے۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بچے تھے۔ پاک بیبیاں بچی تھیں، عددی لحاظ سے دیکھا جائے تو یزیدی جیت گئے، یزیدی بڑی تعداد میں واپس گئے مگر اُن سب نے سر کٹا کر وہ کام کر دکھایا کہ آج بھی رہتی دنیا میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور شہدائے کربلا کا تذکرہ تو موجود ہے مگر یزید کا نام لینے والا کوئی نہیں۔ آپ کو دنیا بھر میں امام حسین کے غلام ملیں گے، اپنے آپ کو پنجتن کا غلام کہہ کر فخر محسوس کرنے والے ملیں گے جبکہ پوری دنیا میں بھی کوئی یزید کا غلام کہنے والا نہ ملے گا گویا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سر کٹا کر ثابت کر دیا کہ

قتلِ حسین اصل میں مرگ یزید ہے | اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

دلوں پر حکومت حسین کی

امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا سب کچھ لٹا کر دین کو زندہ کر دیا اور آج بھی ان کا چرچہ بلند ہے کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو حکومت کی تمنا نہ تھی بس! اسلام کو بلند کرنا تھا۔ آج کروڑوں، اربوں دلوں پر امام حسین کی حکومت ہے۔ اصل حکومت دلوں پر حکومت کا نام ہے جو آج میرے آقا، امام عالی مقام، امام عرش مقام، امام حسین رضی اللہ عنہ ہر مسلمان کے دل پر حکومت کرتے ہیں۔ کون ہے یزید کا نام لینے والا ؟؟؟

پیارے اسلامی بھائیو! دولت کے پیچھے، اقتدار کے پیچھے بھاگنے والے غور کریں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ یزید کے طریقے پر عمل کر رہے ہیں؟ آج میں اپنے بیان کے اختتام پر سب کی توجہ لینا چاہتا ہوں۔ ذرا غور کیجئے تو کربلا کے میدان میں دو قسم کے خیمے تھے: (1) ایک خیمہ تھا جہاں اللہ پاک کے 72 نیک بندے موجود تھے۔ (2) دوسرے خیمے میں 22 ہزار کا لشکر تھا۔ اب فرق کیا تھا؟ اِدھر خیموں میں نماز ہوتی تھی، اُدھر خیموں میں گانے باجے ہوتے تھے، اِدھر خیموں میں تلاوت ہوتی تھی، اُدھر خیموں میں شراب ہوتی تھی، رقص و سرور ہوتا تھا۔

حسینی یا یزیدی؟

اپنی حالت پر غور کیجئے! آج ہماری راتیں کیسی گزرتی ہیں؟ جو نمازیں پڑھ کر، درود پڑھ کر، تلاوت کر کے، عبادتیں کر کے دن اور رات گزارتا ہے وہ تو گویا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے قافلے والوں کے طریقے پر ہے مگر جو شرابیں پیتا ہے، وہ دیکھیں کہ وہ کس کا طریقہ ہے؟ ارے! امام حسین کا نام لیتے ہو مگر کام یزیدیوں والا کرتے ہو، شراب پینے والا

سوچے کہ یزید اور اس کے لشکر میں شراب پی جاتی تھی۔ وہ سوچے کہ پنجتن کا غلام کہلاتا ہوں اور کام یزیدیوں والے کر رہا ہوں۔ جوا کھیلنے والا، بے حیائی کرنے والا، بدکاری کرنے والا، ناچ گانے کی محفلیں سجانے والا سوچے، ارے یہ کام تو کربلا میں یزیدیوں نے کیا تھا، یہ کربلا کا میدان مجھے اور آپ کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ

اے پنجتن کے غلام کہلانے والو! امام حسین کربلا کے میدان میں تلواروں کے سائے میں نماز پڑھتے تھے، آپ کے خیموں کی پاک بیبیاں، پردہ دار بیبیاں بھی نماز پڑھ رہی تھیں حالانکہ ان کے سامنے بچے شہید ہو رہے تھے، وہ تو تلواروں کے سائے میں نماز پڑھیں مگر آج ہم پنکھوں کے نیچے نماز نہ پڑھیں، مسجدوں میں قالین بچھے ہوں اور ہم نماز نہ پڑھیں، موذن بلائے، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح اور پنجتن پاک کا غلام کہلانے والا نماز کے لئے مسجد کو نہ آئے، فجر اس لئے چلی جاتی ہے کہ رات کو تھک جاتا ہوں، ظہر اور عصر اور مغرب کاروبار میں ہوتا ہوں، نوکری پر ہوتا ہوں اس لئے قضا ہو جاتی ہے، عشاء میں گھر آتا ہوں تو طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی، تھکا ماندہ ہوتا ہوں۔ اس لئے عشاء چلی جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بتایئے تو سہی اگر میری اور آپ کی ملاقات محشر کے دن امام حسین رضی اللہ عنہ سے ہو گئی اور ہماری تمنا ہے کہ اہل بیتِ اطہار کا ہمیں محشر میں دیدار نصیب ہو، ان کے ساتھ ہی تو جنت میں جانا ہے لیکن ! اگر امام حسین رضی اللہ عنہ نے ہم سے پوچھ لیا کہ بتاؤ! ہم اور ہمارے قافلے والے تو کربلا میں تلواروں کے سائے میں بھی نماز پڑھتے رہے اور تم زندگی میں نمازیں قضا کرتے رہے پھر کیا جواب دیں گے؟ امام

حسین رضی اللہ عنہ نے اگر ایک سوال کر لیا کہ ہم نے نانا کے دین کو سر بلند کرنے کے لئے اپنا سر کٹا دیا تم نے نانا کے دین کی سر بلندی کیلئے کیا کیا؟ ہے کوئی ہمارے پاس جواب؟ ہم میں کئی تو ایسے ہوں گے جو دین کا نام بلند کرنا تو دور کی بات ہے ہماری وجہ سے اسلام کا نام برباد ہوتا ہے، مسلمان جھوٹ نہیں بولتا مگر آج مسلمان جھوٹ بول کر اسلام کو بدنام کر رہا ہے۔ مسلمان ملاوٹ کرنے والا نہیں ہوتا، ملاوٹ کرنے والا سوچے کہ آج میری ملاوٹ کی وجہ سے لوگ مسلمانوں کو برا بھلا کہہ رہے ہیں کہ یہ ہوتے ہیں مسلمان؟ جو دواؤں میں ملاوٹ، کھانے میں ملاوٹ، ارے ایسی ایسی خبریں آتی ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، مریض کو خون لگایا جاتا ہے اس خون میں ملاوٹ کی جارہی ہے۔ کیا انہیں مرنا نہیں ہے؟ ان ملاوٹ کرنے والوں کو اللہ کی بارگاہ میں جواب نہیں دینا!!!

حسینی طریقہ اپنا لیجئے

اے کربلا کے غلام کہلانے والو! امام حسین رضی اللہ عنہ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ کہ میں نے دین کا کام تو کوئی نہیں کیا البتہ جھوٹ بول کر، وعدہ خلافی کر کے، بے حیائی کر کے، بدکاری کر کے، چوریاں کر کے، ڈاکے مار کے، اغوا کر کے مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچا کے، لڑائی جھگڑے کر کے، زمینوں پہ قبضہ کر کے میں نے دین کو بدنام کیا ہے، میں نے اسلام کو بدنام کیا ہے، میں نے مسلمانوں کے نام کو پامال کیا ہے۔ بتاؤ کربلا والوں کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ کیا ان کی بارگاہ میں حاضری نہیں دینی؟ کیا ان کے بغیر بھی بخشش ہو سکتی ہے؟ کیا ان سے دور رہ کر قیامت کے دن بچ پاؤ گے؟ خدارا! ایسے کام کر لیجئے کہ جب کل اہل بیتِ اطہار سے ملاقات ہو تو منہ دکھانے والا ہو، کچھ کر کے گیا ہوں۔

تلاوت ہو تو ایسی ہو

امام حسین رضی اللہ عنہ کو تلاوت کا شوق کیسا تھا، آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کا جب وصال ہوا، آپ کے سر اقدس کو جب نیزے پر اٹھایا گیا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر اقدس نیزے پر بھی تلاوتِ قرآن کر رہا تھا۔

عبادت ہو تو ایسی ہو تلاوت ہو تو ایسی ہو
سرِ شبیر تو نیزے پہ بھی قرآں سناتا ہے

وہ نیزے پر قرآن پڑھیں ہم پورا پورا سال قرآن نہ پڑھیں۔ اپنے آپ سے پوچھئے کیا یہ غلامی سچی ہے؟ اب تو کہتے ہیں: ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیاز بناتے ہیں، بڑی اچھی بات ہے، بالکل نیاز بنانی چاہیے، کھچڑا بنائیں، بڑی اچھی بات ہے، مگر ستم ظریفی تو دیکھیں کہ کھچڑا بنانے والا بھی رات بھر گھوٹا لگاتا ہے اور ساتھ گانے بج رہے ہوتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیاز ہے اور یزیدی طریقہ چل رہا ہے، استغفر اللہ۔ کھچڑے کی نیاز بنانے والے کتنے ہیں جو فجر کی نماز پڑھتے ہیں؟ ساری رات کھچڑا بنایا، نہ عشاء پڑھی، نہ فجر پڑھی، یہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی کونسی غلامی ہے۔ ارے! ہم نیازی ضرور ہیں مگر اس سے پہلے نمازی بنئے۔ ہم نمازی ہوں گے تو نیاز کا مزہ بھی کچھ اور ہو گا۔

خدارا! کربلا کے میدان سے یہ پیغام قبول کیجئے کہ تلاوت کرنا، نمازیں پڑھنا، اللہ کے دین کی سربلندی کے کام کرنا یہ حسینی طریقہ ہے۔ شراب پینا، بے حیائی کرنا، میوزک اور گانے باجے بجانا، اللہ والوں کو ناراض کرنا، تکلیف پہنچانا، مسلمانوں کا دل دکھانا یہ یزیدی طریقہ ہے۔ طے آپ نے کرنا ہے، فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ زندگی حسینی طریقے

پر گزارنی ہے یایزیدی طریقے پر گزارنی ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ قیامت کے دن میرا ساتھ یزید کے ساتھ ہو، ہم سب چاہتے ہیں بروزِ محشر جب اللہ پاک کے کرم سے اٹھیں تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے کے ساتھ اٹھیں، کربلا والوں کی غلامی میں اٹھیں، آلِ رسول کے غلام بن جائیں۔ ہم تو شجرے میں یہ شعر جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں:

دو جہاں میں خادم آلِ رسول اللہ کر | حضرتِ آلِ رسول مقتدا کے واسطے

میں تو پنجتن کی غلامی کی تمنا زندگی میں بھی کرتا رہا اور مرنے کے بعد بھی تمنا یہی ہے کہ اے اللہ! محشر میں بھی اور جنت میں بھی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خادم، سرکار کی آل کا خادم اور نوکر بنالینا کیونکہ

اس گھرانے کا جب سے میں نوکر ہوا | سب سے اچھی مری نوکری ہوگئی

اللہ پاک یہ نوکری عطا کر دے پھر کچھ اور نہیں چاہیے لیکن! یہ نوکری لینے کے لئے، ان کی رضا لینے کے لئے کچھ کام بھی تو ایسے کرنے ہوں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سب مل کر سچی پکی نیت کرلیں کہ اب زندگی گزارنی ہے تو اہل بیت کے نقش قدم پر اور کربلا والوں کے طریقے پر گزارنی ہے۔ نیت کریں کہ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔ ایسے نہیں بلکہ ایسا نعرہ بلند کریں کہ کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے روضے سے دیکھ کر ہم پر نگاہِ شفقت اور رحمت فرمائیں۔ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، فلمیں ڈرامے نہیں دیکھیں گے، گانے باجے نہیں سنیں گے، حرام روزی کے قریب بھی نہیں جائیں گے، بے حیائی کے قریب نہیں جائیں

گے، یزید کے طریقوں پر نہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کے طریقے پر عمل کریں گے۔

اللہ کریم سے دعا ہے ہمیں کربلا والوں کی سچی غلامی نصیب فرمائے۔اہل بیت اطہار، پنجتن پاک کا سچا غلام بنائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سچی محبت عطا فرمائے اور ہمیں دعوت اسلامی کے دینی ماحول پر استقامت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- سمجھانے کا ایک انداز
- دس محرم کی اہمیت
- اچھے نام رکھیں
- بچوں کو باغی مت بنائیے
- حسنین کریمین شبیہ مصطفیٰ
- عاشوراء کے روزے کی فضیلت

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، بہت ساری احادیث اور بہت سارے واقعات فضائل درود میں ملتے ہیں۔ ایک بڑا ہی خوبصورت اور ایمان افروز واقعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مبارک دور میں پیش آیا۔ماجرہ کچھ یوں تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔ اب راستے میں اعلان ہوا کہ قافلے والے رُک جائیں، اپنی ضروریات سے فارغ ہو جائیں اور کھانا وغیرہ کھالیں۔ جب صحابہ کرام نے پڑاؤ ڈالا، اپنے برتن کھولے، گویا ٹفن باکس کھولے، توشہ دان کھولے تو اب ماجرہ یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس روٹی تھی مگر سالن نہیں تھا۔ اب یہاں تھوڑا سا بیان روک کر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

یہ کون لوگ تھے؟ یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھی تھے، پیارے آقا کے صحابہ تھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کون ہیں؟ جو ارشاد فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو یہ پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ چلنا شروع ہو جائیں۔[1] کونین کے والی

1...شعب الایمان،2/173،حدیث:1468۔

کے ساتھی ہیں مگر روٹی ہے اور سالن نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے یہ جان دینے کے لئے غزوہ میں جارہے ہیں مگر اللہ پاک کی رضا پر راضی ہیں، تھوڑے پر راضی ہیں۔ آج ہم میں سے بہت سارے ایسے لوگ ہوں گے جنہیں تکلیف آتی ہے، جب ہاتھ تنگ ہو جاتا ہے، جب کوئی پریشانی آتی ہے شکوہ، شکایت اور واویلا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمیں صحابہ کرام کی زندگیوں سے سیکھنا ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیکھئے، شاعر کہتا ہے:

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

تکلیف آجائے، پریشانی آجائے، تنگی آجائے تو صبر کیا جاتا ہے اور بعض اوقات بہت کچھ پاس ہوتا ہے پھر بھی ہاتھ تنگ ہو جائے تو لوگ واویلا کرتے ہیں۔ فریج بھرے ہوئے ہوتے ہیں، پیسے بہت ہوتے ہیں مگر تھوڑا سا نقصان ہو جائے تو موڈ آف ہو جاتا ہے، چہرہ اتر جاتا ہے پھر اپنی پریشانی سب کو بتاتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کا موبائل فون غائب ہو جائے یا خراب ہو جائے یا چوری ہو جائے سب کو بتاتا ہے کہ میرا موبائل فون گم گیا، موبائل فون چوری ہو گیا، تکلیف آئی سب کو بتانا ہے، سر میں بہت درد ہے، پیٹ میں بہت تکلیف ہے۔ مجھے بتایئے یہ سب کو بتانے سے آپ کو فائدہ کیا ہو رہا ہے؟ البتہ آپ کے صبر کا ثواب جارہا ہے۔ اللہ پاک کے اتنے احسانات بھول کر تھوڑی سی تکلیف آئی تو سب کو بتانے چلے ہو۔

سمجھانے کا ایک انداز

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا نے ایک بڑی کمال کی بات ارشاد فرمائی۔ ایک شخص ماتھے پر پٹی باندھ کر کہیں جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا: پٹی کیوں باندھی ہے؟ کہا: بیمار ہوں، سر میں درد ہے۔ آپ نے کہا: اللہ پاک نے چند دن بیماری بھیجی تو تم نے پٹی باندھ کر لوگوں کو بتانا شروع کر دیا، جتنے دن صحت مند رہے کیا صحت کی پٹی باندھی؟[1] بڑی چوٹ کرنے والی بات ہے۔ آج اپنا نفع کوئی نہیں بتاتا کہ میں کتنے کماتا ہوں؟ میرا کتنا فائدہ ہو گیا؟ آج بہت خوش ہوں زبردست کاروبار ہوا ہے۔ وہ نہیں بتائیں گے مگر جس دن نقصان ہو گا اس دن سب کو بتائیں گے۔ یہ کیا ہے؟ ایسا مت کیجئے، ہر حال میں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا سیکھیں۔ ایک اور شاعر لکھتا ہے:

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تم ہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

اب دیکھئے! جو اللہ پاک کی رضا پر راضی رہتا ہے جو صبر کرتا ہے پھر اس کی کس طرح سے مدد ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو بغیر سالن کے، بغیر شوربے کے روٹی کھانے والے تھے، اتنے میں ایک شہد کی مکھی نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کانوں کے پاس آکر بھنبھنانے لگی۔ شہد کی مکھی کی ایک مخصوص سی آواز ہوتی ہے آپ کو بھی کبھی

---

1 ...فیضانِ رابعہ بصریہ، ص78۔

اس کا تجربہ ہوا ہو گا، آپ نے شہد کی مکھی کی آواز سنی ہو گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب یہ دیکھا کہ شہد کی مکھی نبی پاک کے کان کے پاس چکر لگا رہی ہے۔

صحابہ کا عقیدہ

اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ سنئے! صحابی عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ! یہ مکھی آپ سے کیا بات کر رہی ہے؟ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جانتے ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مکھی مجھ سے عرض کر رہی ہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے صحابہ یہاں موجود ہیں اور ان کے پاس روٹی تو ہے مگر سالن نہیں ہے۔ ہم مکھیوں میں یہ بے چینی پائی جا رہی ہے کہ حضور کے صحابہ ہیں مگر ان کے پاس سالن نہیں ہے اور بنا سالن کے روٹی کھا رہے ہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم نے قریب ہی ایک شہد کا چھتا بنایا ہے، ہم مکھیاں اُٹھا کر نہیں لا سکتیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کسی صحابی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں وہ شہد کا چھتا اُٹھا کر لے آئے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! اس مکھی کے ساتھ چلے جاؤ اور شہد کا چھتا لے آؤ۔ مولا علی ساتھ جاتے ہیں۔ با قاعدہ وہ مکھی آگے آگے اڑتی رہتی ہے اور ایک غار میں جا کر چھتا نظر آتا ہے تو مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم وہ چھتا اُٹھا کر لے آئے۔ اب صحابہ جو تھوڑی دیر پہلے بغیر سالن کے روٹی کھا رہے تھے اب سب کے پاس میٹھا صاف اور لذیذ شہد ہے اور صحابہ روٹی سے وہ شہد کھانے لگ گئے۔

کچھ دیر بعد پھر ایک مکھی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کانوں کے پاس

بھنبھنانے لگی۔ صحابی عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اب کیا کہہ رہی ہے ؟ تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سوال کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ اے مکھیو! یہ تو بتاؤ شہد کیسے بناتی ہو ؟ کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جنگلوں، بیابانوں میں نکل جاتی ہیں اور مختلف پھولوں کا رس چوستی ہیں۔ کونین کے والی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھولوں کا رس تو کڑوا بھی ہوتا ہے، پھیکا بھی ہوتا ہے، بدمزہ بھی ہوتا ہے۔

کڑواہٹ مٹھاس میں بدل گئی

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تجربہ تو آپ کو بھی ہوا ہوگا، کبھی گلاب کی پتی اٹھا کر منہ میں ڈال لیں وہ تو کھائی جاتی ہے مگر کبھی چنبلی کا پھول، کبھی موتیا یا کوئی بھی دوسرا پھول اُٹھا کر منہ میں ڈال لیں تو وہ نہیں کھایا جاتا بعض اوقات بہت کڑوا ہوتا ہے۔ اب یہ سارے پھیکے، کڑوے پھولوں کا رس شہد جیسا میٹھا کیسے بن جاتا ہے؟ اور شہد تو اتنا میٹھا کہ نام لو تو وہ میٹھا ہو جاتا ہے۔ سنیں! اب وہ مکھی کیا کہتی ہے، بڑی ہی حیرت انگیز اور عجیب بات ہے۔ مکھی عرض کرتی ہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بات یہ ہے جب ہم پھولوں کا رس چوس لیتی ہیں اور جب واپس آتی ہیں تو ہمارا ایک لیڈر ہوتا ہے ہمارے اس پورے قافلے میں ایک امیر ہوتا ہے۔ جی ہاں! اب یہ بڑی عجیب بات ہے جو سائنس کے اسٹوڈنٹ ہیں، سائنس کے طالب علم ہیں، انہیں معلوم ہوگا، انہوں نے پڑھا اور سنا ہوگا کہ یہ شہد کس طرح بنتا ہے وہ میری بات کو جلد سمجھ جائیں گے۔

اسی طرح مبلغ دعوت اسلامی بھی اپنا ایک واقعہ بتاتے ہیں: وہ کہتے ہیں: ایک بار

قافلے میں آسٹریلیا جانا ہوا تو ایک اسلامی بھائی ہمیں ایک فارم میں لے گئے، جہاں شہد فارم کیا جاتا تھا یعنی کہ اب شہد کی بھی فارمنگ ہوتی ہے، اس جگہ شہد کے ڈبے یا باکس رکھے ہوئے تھے، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ شہد بنانے کے لئے قدرت کا یہ نظام ہے کہ ایک ملکہ مکھی ہوتی ہے اور اللہ پاک کی شان یہ ہے کہ جب ہم کسی باکس میں شہد کا چھتا بنانا چاہتے ہیں تو کچھ اور نہیں کرتے بس! اس باکس یا ڈرم میں ایک ملکہ مکھی لا کر چھوڑ دیتے ہیں اور اس ملکہ مکھی کے سگنلز تقریباً کئی کلومیٹر دور تک جاتے ہیں اور اس فاصلے میں جتنی بھی شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں سب اس ملکہ مکھی کا آرڈر ماننے لگ جاتی ہیں جو یہ آرڈر کرتی ہے یعنی شہد بنا کر لاؤ، پھولوں کا رس چوس کر لاؤ تو باقی ساری مکھیاں اس کا حکم ماننے شروع ہو جاتی ہیں اور پھر اس طرح شہد کا چھتا بننا شروع ہو جاتا ہے۔

اُن کا یہ بھی کہنا تھا کہ جب ہمیں یہ چھتا ختم کرنا ہوتا ہے ہم بس اس چھتے میں سے ملکہ مکھی کو نکال دیتے ہیں اس کے بعد بقیہ شہد کی مکھیاں چھتا خالی کر دیتی ہیں۔ سائنس 1400 سو سال بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ یہ شہد بنتا کیسے ہے؟ شہد کا سسٹم کیا ہے؟ ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی مکھی نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جب ہم واپس آتے ہیں ہمارا ایک گروپ لیڈر ہوتا ہے، ہمارا ایک نگران ہوتا ہے، ہمارا ایک امیر ہوتا ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جب سب پھولوں کا رس چوس کر واپس ہوتی ہیں تو وہ امیر آپ پر درود پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اس کی دیکھا دیکھی ہم جتنی مکھیاں ہیں سب آپ پر درود پڑھتی ہیں۔ اے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ پھولوں کا کڑوا، پھیکا، بدمزہ رس یہ شہد جیسا میٹھا بنتا اس لئے ہے کہ ہم

مل کر آپ پر درود پڑھتی ہیں۔[1]

ذرا سوچئے تو سہی! یہ شہد اتنا صحت مند کیوں ہے؟ شہد اتنا میٹھا کیوں ہے؟ شہد میں اتنی بیماریوں کا علاج کیوں ہے؟ کیونکہ اس میں درود پاک کی مٹھاس ہے۔ اس کے اندر ذکرِ مصطفیٰ کی چاشنی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو علماء نے لکھا اور اس واقعے سے بڑا خوبصورت نتیجہ بھی نکالا، فرماتے ہیں: جب درود پاک پڑھنے کی برکت سے پھولوں کا کڑوا، پھیکا، کسیلا رس شہد جیسا میٹھا بن سکتا ہے تو اگر انسان کی زندگی میں گناہوں کی کرواہٹ ہو، بد عملی کی پھیکاوٹ ہو اور وہ چاہتا ہے کہ یہ زندگی میٹھی ہو جائے، شہد جیسی میٹھی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی زندگی میں درود شریف کی کثرت کرنا شروع کر دے۔ زندگی کا لطف دوبالا ہونا شروع ہو جائے گا، زندگی میں چاشنی آنا شروع ہو جائے گی۔[2] آیئے مل کر نیت کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ روزانہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے۔ آیئے مل کر باآواز بلند درود پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

دس محرم کی اہمیت

اسلامی تاریخ کے اہم ترین دنوں میں سے ایک دن عاشوراء بھی ہے کیونکہ یوم عاشوراء سے ہمارے ذہنوں میں امام عالی مقام، امام عرش مقام، امام حسین رضی اللہ عنہ کی وہ قربانی

1 ...آبِ کوثر، ص178۔
2 ...آبِ کوثر، ص178۔

یاد آجاتی ہے، کربلا والوں نے جس طرح یہ دن گزارے تھے، وہ دن یاد آتے ہیں۔ جس طرح راہِ خدا میں قربانی دی وہ قربانی یاد آجاتی ہے، لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ 10 محرم کا دن اور بھی بہت ساری وجہ سے اہم ہے۔ جی ہاں! یوم عاشوراء کو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی 10 محرم کو قبول کی گئی۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ عاشوراء ہی کا دن تھا جب عرش، کرسی، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے اور جنت کو پیدا کیا گیا تھا۔ (1)

اسی دن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی، یہی وہ دن تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کو فرعون سے نجات ملی اور فرعون دریائے نیل میں غرق ہوا۔ عاشوراء کا ہی دن تھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ یہی وہ دن تھا جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر آکر ٹھہری تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک عظیم اسی دن عطا کیا گیا۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے عاشوراء کے دن ہی نکالے گئے۔ یہی وہ دن تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی کا ضعف دور ہوا۔ یہی وہ دن تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام گہرے کنویں سے نکالے گئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف اسی دن رفع کی تھی۔ (2)

سب سے پہلی بارش عاشوراء کے دن ہی نازل ہوئی ہے۔ فرمایا: اسی دن کا روزہ امتوں میں مشہور تھا اور یہاں تک کہا گیا کہ عاشوراء کا روزہ ماہِ رمضان المبارک سے پہلے فرض تھا

---

1 ...عمدۃ القاری، 8/233۔
2 ...عمدۃ القاری، 8/233۔

پھر منسوخ کر دیا گیا اور پھر ایک واقعہ امام عالی مقام، امام عرش مقام، امام حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے قافلے والوں کے ساتھ، خاندان والوں کے ساتھ، بڑی بے سر و سامانی میں، پیاس کے عالَم میں اور تکلیف کے ساتھ کربلا کے میدان میں شہید کیا گیا۔ یہ بھی عاشوراء کا دن تھا۔

آیئے! اس خاندان کی بات کرتے ہیں، اس فیملی کی بات کرتے ہیں، اس چمن کی بات کرتے ہیں، جس کے بارے میں امام عشق و محبت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرہ ہے کلی جس میں حسن اور حسین پھول

کشتی اور ستارے

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تو زہرہ اور کلی ہیں جبکہ حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما پھول ہیں اس خاندانِ نبوت کی بات کرتے ہیں اور عجیب سی، خوبصورت سی اور ایمان افروز بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کا آپس میں پیار کیسا تھا؟ محبت کیسی تھی؟ الفت کیسی تھی؟ کیونکہ یہ دونوں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قریبی ہیں۔ سبحان اللہ! صحابہ کے بارے میں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ[1] میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جن کی

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، 2/414، حدیث: 6017۔

اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے اور ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: میرے اہل بیت میرے خاندان والے ہیں یہ امت کے لئے کشتی کی مانند ہیں جو اس میں سوار ہو گیا وہ پار ہو جائے گا۔[1] کمال یہ ہے کہ جب احادیث کو دیکھتے ہیں اور امام عشق و محبت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کو دیکھتے ہیں تو عقل حیران ہو جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح دریا کو کوزے میں بند کیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہ 2 حدیثیں یاد رکھئے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کو کیا کہا: میرے صحابہ ستارے ہیں اور اپنی آل کو کیا کہا، اپنی آل کو کشتی فرمایا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے سمندر پار کرنے کے لئے کشتی بھی چاہئے اور ستارے بھی چاہئیں کیونکہ ستارے راستہ بتائیں گے کشتی پار لگائے گی، امام اہلسنّت کہتے ہیں اے اہلِ سنت والو! تمہارا بیڑا پار ہو جانا ہے، تمہارے پاس کشتی بھی بڑی اچھی ہے اور ستارے بھی بڑے پیارے ہیں۔ فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بَیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترَت رسولُ اللّٰہ کی

فاروق اعظم کی اہل بیت سے محبت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اطہار میں محبت، پیار اور الفت کا رشتہ کیسا تھا، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمانوں کو مالِ غنیمت ملا اور آپ نے مسجد نبوی شریف

1 ...مستدرک، 4/132، حدیث:4774۔

میں ڈھیر لگا دیا۔فاروق اعظم رضی اللہ عنہ موجود ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں اور مال غنیمت بھی ہے،سب سے پہلے امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اے امیر المومنین!جو مسلمانوں کو اللہ پاک نے مال عطا فرمایا ہے اس میں میرا حصہ مجھے عطا فرما دیجئے۔امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہایت اکرام،نہایت محبت، عزت کے ساتھ ایک ہزار درہم پیش کر دیئے۔ اب امام حسین رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے بھی اپنا حصہ طلب فرمایا۔آپ نے نہایت احترام،نہایت عزت کے ساتھ، بڑے اچھے الفاظ کے ساتھ آپ کا تذکرہ کیا اور ایک ہزار درہم انہیں بھی پیش کر دیئے۔

اب تیسرے نمبر پہ آپ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُٹھے اور کہا کہ میرا بھی حصہ دے دیجئے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بڑے پیار سے آپ کے ساتھ بھی بات کی مگر انہیں 500 درہم عطا فرمائے۔امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اپنے بیٹے ہیں اور 500 درہم عطا کئے۔اب صاحبزادے عرض کرتے ہیں:اے امیر المومنین! میں اس وقت بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ تلوار اُٹھا کر جہاد میں شرکت کرتا تھا جب یہ حسنین کریمین کم عمر تھے یعنی میں تو پرانا مجاہد ہوں،بہت عرصے سے لڑائی کر رہا ہوں آج مالِ غنیمت کی تقسیم کی باری آئی ہے تو مجھے آپ نے آدھا دیا، 500 درہم دیا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو ایک ایک ہزار درہم دیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیا اب وہ جواب سننے والا ہے۔والد ہو تو ایسا۔محبت ہو تو ایسی۔فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں، فرماتے ہیں: بالکل اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصہ دوں تو جاؤ پہلے تم حسنین کریمین

کے باپ کے جیسا باپ لے آؤ۔ اُن کی والدہ جیسی والدہ، اُن کے نانا جیسا نانا، اُن کی نانی جیسی نانی، اُن کے چچا جیسا چچا، اُن کے ماموں جیسا ماموں اور اُن کی خالہ جیسی خالہ لے آؤ، سنو! تم کبھی بھی نہیں لاسکوگے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں:

❁ اَبُوْھُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد علی المرتضی شیر خدا ہیں۔

❁ اُمُّھُمَا فَفَاطِمَۃُ الزَّھْرَاء ان کی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا ہیں۔

❁ جَدُّھُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی ان کے نانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔

❁ جَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی ان کی نانی خدیجۃ الکبری ہیں۔

❁ عَمُّھُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب ہیں۔

❁ خَالُھُمَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں ابراہیم بن رسول اللہ ہیں۔

❁ خَالَتَاھُمَا رُقَیَّۃُ وَاُمُّ کُلْثُوْمِ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کی خالائیں رسول اللہ کی بیٹیاں سیدہ رقیہ اور سیدہ اُمّ کلثوم ہیں۔[1]

اعلیٰ حضرت اور امیر اہلسنت کی سیدوں سے محبت

ہمارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اپنے بچوں کی تربیت کرنے کا یہ انداز تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس پیارے انداز میں اہل بیت اطہار سے محبت کیا کرتے تھے۔ اللہ پاک شیخ طریقت، امیر اہلِسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کو سلامت رکھے، آج ہماری یہ تربیت

---

1 ...ریاض النضرۃ، 1/340۔

فرماتے ہیں کہ سادات کرام کا کس طرح ادب و احترام کرنا ہے۔ امیرِ اہلسنّت خود فرماتے ہیں: میں نے یہ ادب و احترام کہاں سے سیکھا ہے، میں نے امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھا۔ اعلیٰ حضرت کا یہ انداز ہوتا تھا کہ جب کبھی اجتماع ہوتا، محفل ہوتی اور کوئی چیز تقسیم فرماتے تو سب کو ایک ایک دیتے اور جب پتہ چلتا کہ یہ سید زادہ ہے تو اسے دگنا عطا فرماتے۔[1] اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کمال کی ہیں، ہمیں سمجھا رہے ہیں، امام عشق و محبت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

امام حسن کا تعارف

سبحان اللہ! آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آل کی تو کیا بات ہے، حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے اتنے فضائل ہیں، اتنی احادیث ہیں کہ سنتے جائیں تو ایمان تازہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ آیئے کچھ تعارف سنتے ہیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ یہ بڑے ہیں، آپ کی کنیت ابو محمد ہے اور لقب تقی اور سید ہے جبکہ عُرف سبط الرسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے نیز آپ کو ریحانۃ الرسول بھی کہتے ہیں یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پھول۔ آپ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ آپ کی ولادتِ مبارکہ 15 رمضان المبارک 3 ہجری کی شب میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا، آپ کے

1...حیات اعلی حضرت، 1 / 183۔

بال جدا کئے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔

امام حسن کے خصائص

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسن سے بڑھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔[1]

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! عورتوں نے حسن بن علی جیسا فرزند نہیں جنا۔[2]

امام حسین کا تعارف

امامِ حسین رضی اللہ عنہ 5 شعبان المعظم 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔[3] نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کا نام حسین اور شبیر رکھا اور آپ کی کنیت ابو عبد اللہ جبکہ آپ کا لقب بھی سبط الرسول اللہ اور ریحانۃ الرسول ہے اور اپنے برادرِ اکبر یعنی حضرت امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی طرح آپ بھی جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بھی پتا چلا کہ اپنے بچوں کے اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ انداز ہوتا تھا کہ جب کوئی صحابی یا ان کے بچے آپ کے پاس آتے اور نام درست نہ ہوتا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ نام بدل دیا کرتے تھے کیونکہ برے ناموں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اچھے نام رکھنے کی ترغیبات ہیں، آج

1 ... بخاری، 2/547، حدیث 3752۔
2 ... سبل الهدی، 11/69۔
3 ... معجم الصحابہ للبغوی، 2/14۔

کل بڑا عجیب معاملہ ہے آج نام رکھنے کی گویا ریس لگی ہوئی ہے۔بچہ پیدا ہو تو تمنا یہ ہوتی ہے کہ جناب سب سے یونیک، سب سے انوکھا نام رکھنا ہے۔ ایسا نام کسی کا نہیں ہونا چاہیئے۔لوگ کہتے ہیں ہمارے بچے کا نام ایسا ہے جو پورے خاندان میں کسی کا نہیں ہے۔پتا نہیں کہ یہ کہاں سے مسلمانوں میں آگیا؟ ہمیں تو نبیوں والے نام رکھنے چاہیئں، ہمیں تو نام صحابہ والے رکھنے چاہیئں ہمیں تو نام اہل بیتِ اطہار اور اولیائے کرام والے رکھنے چاہیئں تاکہ ان ناموں کی برکت ہمیں بچوں میں نظر آئے مگر ہم عجیب و غریب نام رکھتے ہیں۔

اچھے نام رکھیں

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤگے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔[1] اب فلمی ایکٹروں کے نام پر، معاذ اللہ غیر مسلموں کے نام پر، عجیب و غریب بیہودہ لوگوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ جناب بڑا یونیک نام ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی! قیامت کے دن جب آپ کے بچے کو اس نام سے پکارا جائے گا کیا آپ کو اچھا لگے گا؟ علماء لکھتے ہیں: والد اپنے بچے کو پیدا ہونے کے بعد پہلا تحفہ دیتا ہے ناں، وہ اچھا نام ہوتا ہے، تو نام اچھا رکھا کریں بلکہ حدیثِ پاک ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچّھا نام رکھے۔[2]

1... ابوداود، 4/374، حدیث: 4948۔
2... مسند بزار، 15/176، حدیث: 8540۔

نام ”محمد“ ہو

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔[1] امام غزالی کا نام تو سنا ہو گا یہ بہت بڑے صوفی بزرگ ہیں آپ کا نام کیا تھا؟ محمد بن محمد بن محمد، خود بھی محمد اُن کے والد کا نام بھی محمد، ان کے دادا کا نام بھی محمد۔ کیا حرج ہے کہ ہمارے گھر میں اتنے سارے محمد نام ہوں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا تذکرہ خیر ہوتا رہے۔

نام رکھنے کا عجیب انداز

آج کل ہمارے معاشرے میں نام رکھنے کا ایک اور طریقہ چل پڑا ہے، قرآن پاک کھولتے ہیں اور جو لفظ سامنے نظر آیا وہ رکھ دیتے ہیں۔ قرآن پاک میں تو خنزیر کا نام بھی ہے، قرآن پاک میں تو شیطان کا نام بھی ہے کیا وہ نام رکھ دیں گے !!!اس کا مطلب تو سمجھیں، قرآنی الفاظ کا مطلب کیا بن رہا ہے یہ بھی تو غور کیجئے۔

اب ایک لطیفہ بھی ہے: ایک صاحب تھے انہیں قرآن پاک سے نام رکھنے کا شوق تھا مگر علم نہیں تھا۔ پہلی بچی ہوئی تو نام **کوثر** رکھا، دوسری بچی ہوئی پھر قرآن پاک کی وہی صورت نکالی، **وانحر** نام رکھ دیتے ہیں۔ دوسری کا **وانحر** نام رکھ دیا۔ تیسری بچی ہوئی اس کا **ابتر** نام رکھ دیا۔ آپ کبھی ان تینوں آیتوں کا ترجمہ پڑھیں، چلیں **کوثر** نام رکھنا تو سمجھ آتا ہے مگر **وانحر** اور **ابتر** ایسے نام تو مت رکھئے کیونکہ یہ بطور نام نہیں ہیں۔

---

1 ...طبقات الکبریٰ، 5/40۔

اگر اپنی بیٹیوں کا نام رکھنا ہے تو فاطمہ رکھیں تاکہ جب جب اپنی بیٹی کو پکاریں گے تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی لاڈلی شہزادی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یاد آئے گی۔ اپنے بیٹے کا نام رکھنا ہے تو حسنین کریمین کے نام پر رکھیں اور میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری تو کمال کرتے ہیں۔ جب بھی ان سے اپنے بچوں کے نام مانگیں جاتے ہیں تو آپ اُسے **محمد** نام رکھنے کا فرماتے ہیں۔ اب **محمد** نام ہو گیا پھر پکارنے کے لئے کوئی بھی نام عطا فرمائیں گے جیسے بلال، حسن، حسین۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ امیر اہلسنت ایک اور نام بھی لگائیں گے، آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس نسبت سے **رضا** کا اضافہ کرتے ہیں۔ یوں بیٹے کا اصل نام **محمد** اور پکارنے کے لئے **بلال رضا**۔ اور اب پورا نام **محمد بلال رضا** ہو گیا تاکہ ہر گھر میں رضا بھی پہنچ جائیں۔ بچپن سے پتہ چل جائے کہ رضا کون تھے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کون تھے؟ جس کی وجہ سے میرا نام رکھا گیا اور وہ مسلک رضا پر پابندی سے اپنی زندگی گزارتا چلا جائے۔

امام حسن اور امام حسین کے فضائل

بہرحال حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی برکت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی ملا کہ اچھے نام رکھنے ہیں۔ اس دوڑ میں نہ پڑیں کہ نیا نام ہو بلکہ ایسا نام ہو کہ اس نام کی برکت ہمارے بچے کو نصیب ہو جائے۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بہت سارے فضائل ہیں، احادیث مبارکہ میں فضائل بیان ہوئے ہیں، میرے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِی، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِی [1] جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی ۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم امام حسن اور امام حسین کے متعلق فرماتے ہیں: هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا [2] حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ان سے انداز کیا ہوتا تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی انہیں چمٹاتے تھے ۔ انہیں چومتے تھے ، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں ایسے سونگھتے تھے جس طرح پھولوں کو سونگھا جاتا ہے ۔ سبحان اللہ! جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ برکت حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھی تو قلمِ رضا کیسے خاموش رہ سکتا ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں کیا پیاری التجا عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں

پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم!

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجئے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! رضا کو قیامت کے دن پھول کی طرح کر دینا، گناہوں کے

---

1 ...ابن ماجہ، 1/96، حدیث:143۔
2 ...بخاری، 2/547، حدیث:3753۔

بوجھ سے اس کو بچالینا، آقا اُن کا صدقہ دے رہا ہوں جن دونوں کو آپ نے اپنے پھول فرمایا۔

بہر حال پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک مدنی پھول یہ بھی سیکھنے کو مل رہا ہے کہ ہمارا بچوں کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہئے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کاندھوں پر حسنین کریمین سواری کرتے، آپ کی گود میں بیٹھتے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں چوما کرتے مگر آج ہم اپنے بارے میں غور کریں کیا ہمارا بچوں کے ساتھ یہ تعلق ہے؟ کچھ لوگ بچوں کے ساتھ بھی پیار نہیں کرتے حالانکہ ان کو تو بہت شفقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

بچوں سے محبت کیجئے

ذرا توجہ کے ساتھ سنیں! ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو چوما، سونگھا اور سینے سے لگایا تو حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے 10 بیٹے ہیں مگر میں نے کبھی کسی کو نہیں چوما، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بیشک جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔[1]

اسی طرح ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں۔[2] بیکار ہے

1 ... بخاری، 4/100، حدیث: 5997۔
2 ... بخاری، 4/100، حدیث: 5998۔

وہ شخص جو بچوں سے محبت نہیں کرتا، لوگ بچوں پر بھی سختی کرتے ہیں ایسا نہ کریں۔ محبت اور پیار سے بڑے کام بھی ہو جائیں گے۔ اچھی تربیت بھی ہو جائے گی۔

بچوں کو خوش کیجئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیث پاک سنیئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: بے شک جنت میں ایک گھر ہے جسے **الفرح** کہا جاتا ہے اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔[1] بچوں کو خوش کرنے والوں کے لئے جنت میں گھر بنایا گیا ہے مگر ہم تو بس یہ چاہتے ہیں کہ بچوں میں ہمارا رعب رہے۔ ذرا سوچئے تو سہی! آپ باپ ہیں یا افسر؟ بڑے بھائی ہیں یا انسپکٹر؟ آخر بچوں پر کس بات کا رعب ہو؟ محبت، پیار اور شفقت دیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بچوں سے کس قدر پیار کرتے تھے۔

بچوں پر شفقت کی اہمیت

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو گورنری عطا فرمائی۔ کسی شہر کا گورنر بنایا اتنے میں ایک بچہ دوڑتا ہوا آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اٹھایا اپنے سینے سے لگایا اور بوسہ دیا۔ وہ شخص کہتا ہے کہ آپ بچوں کو پیار بھی کرتے ہیں۔ میں تو بچوں کو اس طرح پیار نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: اپنی گورنری واپس کر دو۔ جو بچوں سے پیار نہیں کرتا وہ رعایا سے کیا پیار کرے گا۔[2] آپ نے اسے معزول کر دیا، فارغ کر دیا۔

---

1 ... جامع صغیر، ص140، حدیث:2321۔
2 ... سنن کبری، 9/72، حدیث:17906۔

پیارے اسلامی بھائیو! خاص طور پر وہ جو والد ہیں، جو بڑے بھائی ہیں، محبت اور پیار سے، شفقت دے کر آپ سب کو اپنا بنا سکتے ہیں۔ ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کرنا، جھڑکنا یہ اچھی بات نہیں ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت ہمیں یہ سکھاتی ہے بلکہ نبی پاک کا انداز یہ ہوتا کہ جب مدینہ منورہ میں پہلا پھل آتا تو صحابہ چاہتے تھے کہ یہ نیا نیا پہلا پھل آیا ہے یہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں پیش کریں وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس لے کر آتے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے کے پھلوں میں برکت کی دعا کرتے اور پھر کسی چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اُسے عطا فرما دیتے۔[1] یہ شفقت اور یہ پیار کا انداز ہے، تو آئیے! آج سے نیت کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ! ہم بھی اپنے بچوں پر شفقت کریں گے، پیار کریں گے۔

بچوں کو باغی مت بنائیے

حد سے زیادہ ڈانٹنا اور جھڑکنا وہ بچوں کو بعض اوقات باغی کر دیتا ہے بلکہ ہمارے یہاں لوگ خود ہی اپنے بچوں کو ذلیل کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی مذہبی شخصیت سے ملاقات کا موقع آیا، کسی پیر صاحب سے ملاقات کا موقع آیا۔ اپنے بچے کو ساتھ لے کر آتے ہیں، اب ملاقات ہوئی تو تعارف کس طرح کرواتے ہیں: حضرت! یہ میرا بیٹا ہے، بہت شرارتی ہے کوئی دعا کر دیں۔ حضرت! میرا بیٹا بڑا نافرمان ہے کوئی دعا کر دیں۔ سچ بتائیے! آپ جس طرح تعارف کروا رہے ہیں کیا آپ کا بچہ آپ کو دعائیں دے گا؟ بچہ بھی

1 ... مسلم، ص547، حدیث:3334۔

سوچتا ہو گا کہ میرے والد صاحب بھی کمال کر رہے ہیں خود ہی ملوانے لائے اور خود ہی ذلیل بھی کر رہے ہیں۔

بچوں کا تعارف کروانا سیکھئے

اگر کسی بزرگ سے تعارف کروانا بھی ہے تو اس طرح کروایئے کہ حضور! میرا بیٹا ہے، میرا نورِ نظر ہے، دعا کر دیں میری آنکھوں کا تارا بن جائے۔ اللہ پاک اِس کو اور ترقی دے۔ بیٹے کو بھی لگے گا کہ ابا کو اتنا ستاتا ہوں پھر بھی میری تعریف کر رہے ہیں۔ باپ کے اس انداز سے بیٹے کے دل میں پیار بڑھے گا مگر یہ عجیب بات ہے کہ دوسروں کے سامنے اپنے بچے کو ذلیل کرتے ہیں اور اس بنا پر بچہ والدین سے باغی ہو جاتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت سے سیکھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حسنین کریمین کے ساتھ پیار کیسا تھا؟ اور ہمیں اپنے بچوں کے ساتھ کیسا برتاؤ رکھنا چاہیے۔

حسنین کریمین شبیہ مصطفیٰ

ایک اور بڑی عشق بھری بات کہ امام حسن رضی اللہ عنہ سینے اور سَر کے درمیان جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ سینے سے نیچے کے حصّے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بہت مشابہ تھے[1] سبحان اللہ! یہ دو ورقے گویا نبی پاک کی تصویر کے دو حصے عطا کئے گئے۔ امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کس پیارے انداز میں سمجھا رہے ہیں، فرماتے ہیں:

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک
حُسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نِیما نور کا

1... ترمذی، 5/430، حدیث: 3804۔

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نور کا

شعر کا مطلب: اب یہ شعر تھوڑا مشکل ہے لیکن جب اس کو سمجھ جائیں گے تو یقین کیجئے امامِ اہلسنت، اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اور محبت بڑھ جائے گی۔ خط توام کس کو کہتے ہیں؟ یہ بڑی کمال کی چیز ہے۔ جب پہلے زمانے میں جنگ ہوتی تھی آج کل تو فون، فیکس، ای میل، واٹس ایپ اور نجانے کتنی جدید چیزیں آگئیں ہیں، پہلے تو یہ سب چیزیں نہیں تھیں تو جب جنگ ہوتی تو اپنی فوج کو کوئی اہم پیغام دینا ہوتا اور یہ بھی ڈر ہوتا تھا کہ راستے میں کوئی خط ہی نہ چھین لے اگر خط چھن گیا تو ہماری تو ساری حکمت عملی، ساری پلاننگ کھل جائے گی تو پکڑے جانے کے ڈر سے پہلے آدھا خط بھیجا جاتا تھا تاکہ اگر کوئی پکڑ بھی لے تو اس کو سمجھ ہی نہ آئے کہ پوری بات کیا ہے؟ جب آدھا پہنچ جاتا تھا پھر پیچھے آدھا بھیجا جاتا تھا۔ جب دونوں خط ملتے تھے یا دونوں خط کو ملاتے تھے پھر پوری اور مکمل بات سمجھ آتی تھی۔ اسے آسان لفظوں میں یہ سمجھ لیجئے جب دونوں خط کو ملاتے تو پھر کوڈ پورا ہو جاتا تھا، بات پوری ہو جاتی تھی۔ اس کو کہتے ہیں خط توام۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نور کا

یہ ایسے نور کے ورق ہیں کہ جب ان کو ملاتے ہیں تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شبیہ سامنے آجاتی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلوہ سامنے آجاتا ہے۔ یہ ہیں بریلی کے تاجدار

اور یہ ہے امامِ عشق و محبت اعلیٰ حضرت کا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے پیار۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: سیدہ کائنات، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سر تا قدم بالکل ہم شکل مصطفیٰ تھیں اور آپ کے دونوں شہزادوں میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ پاک کی نعمت ہے بلکہ جو اپنے کسی عمل کو حضور کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے تو جسے اللہ پاک اپنے محبوب کے مشابہ کرے اس کی محبوبیت کا عالَم کیا ہو گا۔[1]

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے حسنین کریمین کی اس مشابہت کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ پر یوں ارشاد فرماتے ہیں:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین | اِس نُور کی جلوہ گَہ تھی ذاتِ حَسَنَین
تمثِیل نے اس سایہ کے دو حصّے کیے | آدھے سے حَسَن بنے ہیں آدھے سے حُسَین

صدیق اکبر کی اہل بیت سے محبت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حضرت امام حسین سے، اہلِ بیت سے محبت کا کیا حال تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اہلِ بیت اطہار سے بڑی محبت فرمایا کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے رشتے دار مجھے اپنے رشتے داروں سے زیادہ عزیز ہیں کہ میرے آقا کے رشتے دار ہیں۔[2]

1 ...مراٰۃ المناجیح، 8/480۔
2 ...بخاری، 3/29، حدیث: 4036۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ ہم بیان کرتے چلے جائیں، ہمارے الفاظ ختم ہو جائیں گے مگر ان عظیم ہستیوں کا تذکرہ، ان کے فضائل و مناقب ختم نہیں ہوں گے۔بس !دعا یہ ہے اللہ پاک ان کے تذکرۂ خیر کی برکتیں ہمیں عطا فرما دے۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا صدقہ نصیب فرمائے۔انہوں نے کربلا کے میدان میں جو قربانیاں دیں، اس کی برکت سے جو ان پر رحمتوں کا نزول ہوا ان رحمتوں میں ہمیں بھی حصہ عطا فرمائے لیکن کربلا کا میدان ہمیں کچھ پیغام دے رہا ہے۔

دین پر کمپر و مائز نہیں

امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خاندان کے ساتھ، باطل کے آگے سر نہیں جھکایا۔کوئی سمجھوتہ اور کمپرومائز نہیں کیا کہ چلو بچے ہیں، فیملی ساتھ ہے، ہم یزید کی بیعت کر لیتے ہیں۔ آپ نے کمپرومائز نہیں کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اگر آج میں نے کمپرومائز کر لیا، آج میں نے یزید کی بیعت کر لی، آج میں نے باطل کے آگے سر جھکا دیا، تو رہتی دنیا یہ مثال بنالے گی کہ جب نواسۂ رسول کمپرومائز کر سکتے ہیں تو جناب ہمیں بھی سمجھوتہ کر لینا چاہیے مگر آپ نے باطل کے آگے سر نہیں جھکایا، اپنی جان دے دی مگر یہ جان دینا دراصل امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہار نہیں تھی، یہ جان دینا ایسی جیت دلوا گیا، اسلام کو ایسی سربلندی دلوا گیا کہ آج کم و بیش 1400 سال گزرنے کے بعد بھی یزید کا نام لینے والا دنیا میں کوئی نہیں ہے اور دنیا کے کونے کونے میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے پائے جاتے ہیں۔ کروڑوں دلوں پر آج بھی ان کی حکومت ہے، جبھی تو شاعر لکھا ہے:

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے | اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

آپ نے دین کے پرچم کو سربلند کر دیا مگر یہاں ہم سب کے لئے ایک سوال پیدا ہوتا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے تو کمپرومائز نہیں کیا، آپ نے تو سر نہیں جھکایا مگر ذرا سوچیں اگر کل بروزِ قیامت کربلا والوں سے ہماری ملاقات ہو جائے اور ہم سے انہوں نے سوال کر لیا کہ ہم نے تو اپنے نانا کے دین کے لئے سب کچھ قربان کر دیا، گھر کا گھر لٹا دیا، بتاؤ تم نے ہمارے نانا کے دین کے لیے کیا کیا؟ کیا ہمارے پاس کوئی جواب ہو گا؟ کیا دین کی سربلندی کے لئے ہم نے کوئی خدمت کی ہے ؟ آج لوگ کہتے ہیں: جناب کیا کریں بچوں کی خوشی کے لئے کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہم نے مارکیٹ میں رہنا ہے تو مارکیٹ کا مقابلہ کرنا ہو گا اور مقابلہ کرنے کے لئے جھوٹ بولنا پڑتا ہے، ملاوٹ کرنی پڑتی ہے، کمپرومائز کرنا پڑتا ہے۔ بات بات پر جواب یہ ملتا ہے: کیا کریں زمانے میں جینا ہے تو کرنا پڑتا ہے۔

اچھا خاصا نیک نمازی آدمی چہرے پر داڑھی بھی ہوتی ہے۔ جب اس کے بچے کی شادی ہو تو عقل حیران ہو جاتی ہے، وہ ڈھول تماشے، وہ گانے باجے، وہ خرافات، وہ فضول خرچی۔ بندہ کہے کہ یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ کہا: جناب! کیا کریں بچوں کی خوشی کے لئے کرنا پڑتا ہے اگر کربلا والوں نے پوچھ لیا تو بتائیے کیا یہ جواب چلے گا؟ ان کے بچوں کی خوشی تو یہ تھی کہ پانی مل جاتا، چند قطرے مل جاتے، علی اصغر رضی اللہ عنہ کے پیاسے گلے پر تیر چلا دیا گیا، علی اکبر رضی اللہ عنہ کو بھری جوانی میں شہید کر دیا گیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے بچوں کے لئے یہ نہیں کہا کہ چلتا ہے بلکہ اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

اے کربلا والوں کے غلام کہلانے والو! اے اہل بیت کی غلامی کا دم بھرنے والو!

پنجتن کی غلامی کا دعویٰ کرنے والو! آپ سے سوال ہے کہ دین متین کے لئے آپ نے کیا کیا ہے؟ آج کہتے ہیں: جناب! مارکیٹ میں رہنا ہے تو کچھ نہ کچھ تو گڑبڑ کرنی پڑے گی۔ کیا جواب دیں گے؟ کیا یہ غلامی ہوتی ہے؟ ہرگز! یہ غلامی نہیں ہوتی بلکہ ہم خوشی میں بھی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام ہیں اور ہم غمی میں بھی نبی پاک کے غلام ہیں۔ ہمارے گھر میں تقریب ہو تب بھی نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام رہیں گے ایسا نہیں ہے کہ جناب جب گھر میں شادی ہے تو اب مسلمانی اتار کر رکھ دیں۔ ارے اس وقت تو امتحان زیادہ ہوگا کہ اب بتایئے اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وہ فرامین یاد ہیں یا نہیں؟ اہل بیت اطہار کی سیرت پر عمل یاد ہے یا نہیں اور جب کاروبار کا موقع آئے، جب دنیاداری کا موقع آئے اس وقت بھی یہ چیک کرنا ہوگا کہ میرا یہ اندازِ زندگی کیا سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی غلامی کے مطابق ہے یا نہیں۔

نمازوں کی پابندی کیجئے

امام حسین رضی اللہ عنہ نے زندگی کے آخری لمحے میں کیا کام کیا تھا؟ آپ نے سجدہ کیا تھا، وہ کربلا کے تپتے میدان میں تلواروں کی موجودگی میں سجدہ کریں اور آج مسجدوں میں پنکھے لگے ہوئے ہیں۔ حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور ہمیں نماز پڑھنے کا ٹائم نہیں ملتا۔ بندہ کہتا ہے: بڑا بزی ہوں، بہت مصروف ہوں، فجر میں آنکھ نہیں کھلتی، جس کی فجر میں آنکھ نہیں کھلتی میں اس سے پوچھتا ہوں جس دن آپ کی صبح 6 بجے ٹرین ہوتی ہے اس دن کیسے آنکھ کھل جاتی ہے؟ اس دن اسٹیشن کیسے پہنچ جاتے ہیں؟ ارے جس دن صبح 6 بجے نوکری پہ پہنچنا ضروری ہوتا ہے کیسے آلارم رکھ کے، گھر

والوں کو کہہ کر نوکری پر پہنچ جاتے ہو کہ نہیں پہنچا تو نکال دیا جاؤں گا، نہیں پہنچا تو ٹرین چھوٹ جائے گی، آپ کو ٹرین کا خیال ہے، فلائٹ کا خیال ہے، نوکری کا خیال ہے اگر نہیں خیال تو نماز کا خیال نہیں۔ کربلا والوں کو کیا جواب دیں گے؟ انہوں نے کربلا کے میدان میں جب ان کی جان جارہی تھی تب انہوں نے ایک نماز قضا نہ ہونے دی جبکہ ہم سکون کے عالَم میں بھی نمازیں ادا نہیں کرتے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر اقدس کی وہ کرامت آپ نے سنی ہوگی کہ

تلاوت ہو تو ایسی ہو شجاعت ہو تو ایسی ہو
سر شبیر نیزے پر بھی قرآن سناتا ہے

تلاوت قرآن کیجئے

امام حسین رضی اللہ عنہ کے جب سر اقدس کو نیزے پر لے جایا جارہا تھا وہ سر اس وقت بھی تلاوتِ قرآن کر رہا تھا۔ اے کربلا والوں کے ماننے والو! وہ جان لٹاتے وقت سجدے کریں، گلا کٹ جائے تو تلاوت کریں اور آپ اپنے گھر پر بھی بیٹھ کر قرآن نہ کھولیں اور پھر کہتے ہیں ہم پنجتن کے غلام ہیں، میں اہلِ بیت کا غلام ہوں، ارے خالی نعرے لگانے سے کونسی غلامی ملنی ہے۔ کل بروزِ قیامت اگر سامنا ہوگیا تو کیا جواب دیں گے؟ آج تو ہمارا حال یہ ہے دین کی سربلندی تو دور کی بات ہے، ہم میں سے کئی لوگ تو وہ ہیں جو دین کو بدنام کر رہے ہیں۔ اسلام کا نام برباد کر رہے ہیں، کیا مسلمان ایسا ہوتا ہے؟؟؟ اللہ پاک مجھے بھی اور آپ کو بھی اہلِ بیت کی سچی غلامی عطا فرمائے اور اللہ کرے ہم ایسے بن جائیں کہ ہماری وجہ سے اسلام کا نام روشن ہوتا چلا جائے۔

رمضان کے بعد افضل روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: رمضان کے بعد محرم کا روزہ افضل ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوٰۃ اللیل یعنی رات کے نوافل ہیں۔[1]

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک اور جگہ فرمایا: محرم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔[2] اور سبحان اللہ عاشوراء کا روزہ

عاشوراء کے روزے کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے سلطانِ دو جہاں، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کسی دن کے روزے کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشورے کا دن اور یہ کہ رمضان کا مہینہ۔[3]

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: یوم عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو یعنی ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ ملا لیں[4] یعنی 9، 10 محرم کا روزہ رکھ لیں یا 10-11 محرم کا روزہ رکھ لیں۔ ان شاء اللہ ! اس کی بے شمار برکتیں ملیں گی۔

---

1 ...مسلم، ص456، حدیث:2755۔
2 ...دلائل الخیرات، ص21۔
3 ...بخاری، 1/657، حدیث:2006۔
4 ...مسند احمد، 1/518، حدیث: 2154۔

دس محرم کو کیا کریں

اب اس دن کرنا کیا ہے ؟مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محرم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا۔ بال بچوں کے لئے دسویں محرم کو اچھے اچھے خوب کھانے پکائیں تو ان شاءاللہ سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی[1] بہتر یہ ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرت شہیدِ کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کریں بہت مجرب یعنی آزمودہ ہے۔ اسی تاریخ یعنی 10 محرم الحرام کو غسل کرے تو تمام سال ان شاءاللہ بیماریوں سے امن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے[2] عاشوراء کے دن غسل بھی کرنا ہے اگر آپ کو مل جائے تو عاشوراء کے دن اثمد سرمہ لگائیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص یوم عاشوراء اثمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دکھیں گی۔[3]

اللہ پاک ہم سب کو عاشوراء کے دن کی برکتیں عطا فرمائے۔ جو اچھی نیتیں کی ہیں ان نیتوں پر استقامت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... معجم اوسط، 6/432، حدیث: 9302۔
2 ... اسلامی زندگی، ص 131۔
3 ... شعب الایمان، 3/367، حدیث: 3797۔

19 اگست 2021ء

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. جیتنے والے ہار گئے

✿.. میں تو پنجتن کا غلام ہوں

✿.. خود کو محفوظ مت سمجھئے

✿.. پیر مہر علی شاہ اور علم قرآن

✿.. گستاخِ حسین کا انجام

✿.. ابھی بھی وقت ہے۔۔۔

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، میرے آقا، تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰہُ مَلَائِکَۃً مَعَھُمْ صُحُفٌ مِنْ فِضَّۃٍ وَاَقْلَامٌ مِنْ ذَھَبٍ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں گویا جمعرات کے دن فرشتوں کی خصوصی تیاری ہوتی ہے، اب وہ فرشتے اس خصوصی تیاری کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ یَکْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَکْثَرَ النَّاسِ عَلَیَّ صَلَاۃً وہ چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم سے لکھتے ہیں کہ کون جمعرات کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے[1] یعنی جمعرات کی رات درود پاک پڑھنے والوں کے لئے خصوصی انتظام کیا جاتا ہے، Special Arrangement ہے تو ہمیں جمعرات کی رات اور جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہیے۔ مل کر محبت کے ساتھ درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...کنز العمال، 1 / 250، حدیث: 2174۔

جیتنے والے ہار گئے

عاشوراء کا دن یہ کتنا تاریخی دن ہے، کتنا Historical Day ہے۔ کیسے کیسے عظیم واقعات عاشوراء کے دن ہوئے اور پھر وہ واقعہ ہوا جو آج بھی مسلمانوں کو تڑپا دیتا ہے۔ کربلا کے میدان میں بھوکا، پیاسا اور ظلم کے ساتھ نواسۂ رسول امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے پورے قافلے کو جس طرح بے دردی سے شہید کیا گیا اور جو ظلم کیا گیا وہ آج بھی سنتے ہیں تو دل دَہل اٹھتا ہے تو آج ہم کچھ امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل سنیں گے اور اس کے بعد ان یزیدیوں کا کیا بنا یہ بھی سنیں گے۔

کربلا کے بعد تو وہ ایک طرح سے جیت گئے تھے اگر ہم تعداد کی بات کریں، Figures کی بات کریں، ظاہری طاقت، لشکر اور Strategically دیکھیں تو وہ جیت گئے تھے مگر پھر ہوا کیا؟ ان کو کیا وہ حکومت راس آئی؟ اور کیا انہوں نے حکومت کے مزے کئے؟ کیونکہ وہ تو چاہتے تھے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ بھی یزید کی بیعت کرلیں مگر اس کے بعد انہیں کنٹرول کیسا ملا؟ اور ان یزیدیوں کا انجام کیا ہوا ہے؟ ہمارے پاس آج کے بیان میں بہت سارے درس ہیں اور یقیناً یہ دل کو افسردہ کرنے والی باتیں بھی ہیں مگر اس سے پہلے میں آپ کو پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سناتا ہوں:

پیر مہر علی شاہ اور علم قرآن

پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہی باکمال شخصیت ہیں جیسی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اللہ پاک نے کمال کا عشقِ رسول عطا فرمایا اور کمال کا علم بھی عطا فرمایا۔ ایک بار آپ کے پاس عیسائیوں کا ایک پادری آیا۔ اس نے کہا: آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ قرآن

شریف میں تمام چیزوں کا ذکر ہے، ہر بات اس کے اندر تفصیل سے، **Detail** سے موجود ہے تو امام حسین رضی اللہ عنہ تو آپ کے نبی کے نواسے ہیں اور اسلام کی خاطر اتنی بڑی قربانی دی، کربلا کے میدان میں سب کچھ لُٹا دیا لیکن ان کا ذکر تو قرآنِ مجید میں موجود نہیں ہے۔

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس انگریز پادری کا اطمینان کے ساتھ اعتراض سنا اور آپ نے فرمایا: کیا آپ نے قرآن شریف پورا پڑھا ہے؟ تو پادری کہتا ہے: جی ہاں! میں نے پورا قرآن پڑھا ہے اور قرآن میں اپنی جیب میں رکھ کر گھومتا ہوں۔ چھوٹے سائز کا قرآن پاک تھا، وہ قرآن ساتھ ہی رکھتا تھا۔

تو آپ نے فرمایا: اچھا ایسا کرو کہ میرے سامنے قرآن پڑھو۔ تم کہتے ہو: امام حسین کا قرآن میں ذکر نہیں ہے، میں تمہیں بتاتا ہوں کہاں ذکر ہے؟ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پادری سے کہا: قرآن پڑھو اور جہاں سے دل چاہتا ہے وہاں سے پڑھ لو۔ یہ سن کر تو پادری حیران ہو گیا۔ اب تلاوت شروع کرنے سے پہلے اس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی:

قرآن میں ذکرِ حسن و حسین

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بس! اب رک جاؤ۔ تم نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی ہے، اب غور سے سنئے، آپ نے فرمایا: بِسۡمِ اللّٰہِ شریف کے علم الاعداد کے لحاظ سے 786 اعداد ہیں۔ آپ بھی جانتے ہوں گے کہ بسم اللہ کے 786 اعداد بنتے ہیں۔ علم الاعداد یہ ایک پورا علم ہے۔ تو آپ نے فرمایا: نوٹ کرو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں 786 عدد ہیں۔ اب ذرا لکھئے:

لفظِ "امام حسین" کے 210 عدد ہیں۔	210
امامِ حسین کا سنِ پیدائش 4 ہجری ہے۔	4
امامِ حسین کا سن شہادت 61 ہجری ہے۔	61
لفظ "کرب وبلا" کے 261 عدد بنتے ہیں۔	261
"امامِ حسن" کے 200 عدد بنتے ہیں۔	200
امامِ حسن کا سن شہادت 50 ہجری ہے۔	50

50+200+261+61+4+210 ان سب کا ٹوٹل کیجئے تو اس کا جواب بھی 786 آتا ہے۔ اللہ اکبر! ہمارے علمائے کرام کا علم دیکھئے، پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس پادری سے فرماتے ہیں: ابھی تو ایک ہی آیت پڑھی ہے، اس پر امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام بھی موجود ہے، ان کی پیدائش کا سن بھی موجود ہے، امام حسین رضی اللہ عنہ کا سالِ شہادت کا ذکر بھی موجود ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی جان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا نام بھی موجود ہے۔ اس آیت سے یہ پتا چل گیا کہ یہ دونوں بھائی بھی ہیں۔ آگے چلو گے تو قرآن میں اور بھی اس طرح کے واقعات مل جائیں گے۔ [1]

اللہ اکبر! جب پادری نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی تفسیر کا یہ انداز پیر مہر علی شاہ صاحب سے سنا تو اس کا دل نورِ ایمان سے جگمگایا وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ [2]

1 ...مہرِ منیر، ص 425۔

2 ...تحریکِ پاکستان میں علماءِ کرام کا کردار، صفحہ: 63۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اندازہ لگایئے کہ اللہ پاک نے ہمارے علمائے کرام کو علمِ قرآن میں کیسا مقام عطا فرمایا تھا نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ

نِگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی | بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

مولا علی اور علم قرآن

یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ یہ تو ایک علم الاعداد کے ذریعے جواب تھا ورنہ قرآن شریف کے اندر کیا کچھ موجود نہیں ہے!!! مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم، آپ کی شان کیا ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَنَامَدِیْنَةُالْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا [1] میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔

مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو **سورۂ فاتحہ** کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر وادوں [2] یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ سورہ فاتحہ کی تفسیر سے اتنی کتابیں بن جائیں گی کہ 70 اونٹوں پر اس کو رکھا جائے گا۔ یہ قرآن ہے اور ہمارے اَسلاف کو ایسا علم قرآن عطا کیا گیا تھا مگر آج ہم قرآن سے بہت دور ہیں۔ ہم قرآن پڑھتے نہیں ہے۔

قرآن و حدیث میں فضائل اہل بیت

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علم الاعداد کے ذریعے فوراً جواب دیدیا تھا مگر قرآنِ مجید و فرقانِ حمید میں اہل بیتِ اطہار کی صراحت کے ساتھ شان اور ان کی منقبت بیان

1 ...مُستدرَک، 4/96، حدیث:4693۔

2 ...الاتقان فی علوم القرآن، 2/563۔

کرتا ہے۔ قرآن پاک کی سورۂ احزاب کی آیت نمبر 33 کتنی خوبصورت آیت ہے جس میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَكُمۡ تَطۡہِیۡرًا (پ:22،احزاب:33)	ترجمہ کنزُ العرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

طبرانی اور مسلم شریف کی حدیث ہے: پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو چادر مبارک میں لے کر یہ آیت تلاوت فرمائی۔[1] ایک روایت میں ہے کہ تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا کی: مولا! یہ میرے اہل بیت ہیں انہیں خوب ستھرا فرمادے۔[2]

سبحان اللہ! اسی آیت کے بارے میں مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہِر ہے شانِ اَہْلِ بیت

یعنی، ان کی شان قرآن بیان کر رہا ہے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی ہو گیا، امام حسن رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوا۔ اللہ اکبر! اور آگے چلئے، سورہ شوریٰ کی آیت نمبر 23 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ...مسلم، ص940، حدیث:2404۔
2 ...ترمذی، 5/466، حدیث:3897۔

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پ:25،شوریٰ:23)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کیا فرمایا: اور کوئی معاوضہ طلب نہیں کر رہا مگر میرے عزیزوں سے محبت کرنا۔

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

سلطان المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے اَہلِ قرابت جن سے محبت کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، یہ کون ہیں؟ فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے[1] یعنی حسنین کریمین۔ تو ہم کیوں نہ پنجتن سے پیار کریں؟ ان سے پیار کا، ان سے محبت کا حکم گویا ہمیں قرآن دے رہا ہے۔

شانِ اہلِ بیت

سبحان اللہ! ایک اور آیت میں کس انداز سے ان کی شان بیان ہوتی ہے، سورۂ نساء آیت نمبر 54 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (پ:5،نساء:54)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔

1... معجم کبیر، 2/181، حدیث:2575۔

حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں بیان کئے گئے وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے اپنا فضل عطا کیا اور جن سے کافر اور منافق حسد کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! یہ ہم اہل بیت ہیں۔[1] امام باقر رضی اللہ عنہ نے خود گویا اس کی تفسیر کی کہ جن کے بارے میں یہ ذکر ہو رہا ہے یہ ہم اہل بیت ہیں۔ سبحان اللہ! یہ اہل بیت کا مقام ہے۔

صحابہ و اہل بیت کی اہمیت

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میرے اہل بیت میری امت کے لئے کشتی نوح کی مانند ہیں جو اس میں سوار ہو جائے گا وہ پار لگ جائے گا۔[2] نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان کس کے لئے ہے؟ یہ فرمان اہل بیت کے لئے ہے۔

اب ذرا توجہ کیجئے گا: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن وحدیث پر کس قدر عبور اور ملکہ حاصل تھا۔ کیا انداز تھا اور ان شاء اللہ! آپ کو مزید بات بھی سمجھ آجائے گی۔ حدیث میں اہل بیت کو کیا فرمایا؟ کشتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک اور حدیث ہے: اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمِ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُم[3] آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے تم کامیاب ہو جاؤ گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

اب ذرا میرے ساتھ رہیئے گا، صحابہ کے متعلق کیا فرمایا: ستارے۔ اور اہل بیت کو کیا

---

1 ...الصواعق المحرقۃ، ص190۔
2 ...مستدرک، 4/132، حدیث:4774۔
3 ...مشکاۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6017۔

فرمایا؟ کشتی۔ ہمیں دونوں سے ہی محبت کرنی ہے، دونوں کا پیار دل میں ہونا یہ ایمان کے لئے ضروری ہے۔ بد قسمتی سے آج ایسا دور آگیا ہے کہ کچھ لوگ صرف صحابہ کی بات کرتے ہیں، اہل بیت کی بات نہیں کرتے، کچھ صرف اہل بیت کی بات کرتے ہیں، صحابہ کی بات نہیں کرتے۔ اللہ پاک نے ہمیں کیسا پیارا عقیدہ دیا، کتنا خوبصورت ایمان دیا کہ صحابی سے بھی ہمیں پیار ہے اور اہل بیت سے بھی ہمیں پیار ہے۔

آپ نے دونوں حدیثیں سماعت کیں، اہل بیت کے متعلق بھی اور صحابہ کے متعلق بھی۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حدیثوں کو کس طرح ایک شعر میں پِرو دیا، میں نے ابھی کہا کہ اعلی حضرت کو پڑھیں گے تو سمجھ آئے گا کہ وہ کیا ہستی ہیں؟ کیا مقام ہے؟ علم کیسا تھا؟ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: الحمدللہ ہم اہلسنت ہیں، ہمیں سب سے پیار ہے ناں؟ صحابہ سے بھی اور اہل بیت سے بھی۔ سنئے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا خوبصورت شعر فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بَیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترَت رسولُ اللہ کی

اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلسنت والوں کا تو بیڑا پار ہی لگنا ہے۔ جو لوگ تھوڑی بہت معلومات رکھتے ہیں، پڑھتے ہیں، Study کرتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ پہلے زمانے میں سمندر پار کرنے کے لیے 2 چیزیں بڑی ضروری ہوتی تھیں: (1) اچھی کشتی (2) ستارے۔ اب تو کمپاس اور بڑا جدید سسٹم آگیا ہے ورنہ پہلے ستاروں سے ہی راستہ تلاش کیا جاتا تھا۔ تو فرمایا: ہمارا تو بیڑا پار ہونا ہے ہماری کشتی اہل بیت ہے اور

ہمارے ستارے صحابہ ہیں۔ دونوں کا پیار دل میں ہے، ہم دونوں کو ماننے والے ہیں۔ ان شاء اللہ! بیڑا پار لگ جانا ہے۔

اہل بیت سے کیا مراد ہے؟

اہل بیت کو ذرا اچھے طریقے سے سمجھئے کہ اہل بیت میں کون کون شامل ہے؟ خاص اہل بیت کا ذکر تو آپ نے سن لیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی چادر میں بی بی فاطمہ، حسنین کریمین اور مولا علی کو لیا۔ ان حضرات کے علاوہ اور بھی لوگ اہل بیت میں شامل ہیں، قرآن پاک کی آیات ہیں۔ اہل کا مطلب والا ہوتا ہے اور بیت کا معنی ہے گھر۔ اہل بیت کا مطلب ہوا گھر والا۔ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گھر والے ہیں وہ کون ہیں؟ تو سب سے پہلے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن۔ جنہیں قرآن کریم نے امہات المومنین فرمایا، مومنین کی ماں کہا۔ تو یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اہل بیت میں ہیں پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تمام اولادِ پاک۔ آپ کے تمام شہزادے، چاروں شہزادیاں اور ان شہزادیوں کی اولاد ان سب کو اہل بیت کہا جاتا ہے۔

بی بی عائشہ کی شان وعظمت

چونکہ ساری ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں مگر بی بی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی شان بہت بلند وبالا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بی بی عائشہ کے ساتھ حجرۂ مبارکہ میں ہوتے تو جبریل امین علیہ السلام داخل ہونے سے پہلے اجازت لیا کرتے کہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ آپ خاص اس گھر کا مقام ومرتبہ سمجھئے، آپ کو پتہ ہے؟ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ کونسا ہے؟ آج ہم سنہری جالیوں پر حاضری دیتے ہیں، جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آج بھی جلوہ فرما ہیں، یہ وہی گھر تھا، یہ وہی کمرہ تھا، یہ وہی حجرۂ عائشہ تھا جو آج روضۂ رسول بنا ہوا ہے۔ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کیا لکھتے ہیں:

ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہل بیت

اسی گھر کے چشم و چراغ امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں، جنہوں قربانی کی داستان رقم کی۔ سبحان اللہ! اپنے نانا کے دین کے پرچم کو اپنا سر کٹا کر بلند کر دیا۔

ولادتِ حسین

امام حسین رضی اللہ عنہ ایسی باکرامت شخصیت ہیں کہ آپ کی ولادت، آپ کی پیدائش بھی کرامت ہے۔ آپ صرف 6 مہینے ماں کے پیٹ میں رہے اور یاد رہے کہ پوری دنیا میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور امام عالی مقام، امام حسین رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی ایسا بچہ زندہ نہیں رہا جس کی مدت حمل 6 ماہ ہوئی ہو۔ (1)

نورانی رخسار

سبحان اللہ! آپ کے رخسار مبارک کا حال یہ تھا، آپ کے چہرے پر نور ایسا تھا کہ آپ کے

1 ...شَواہِدُ النُّبُوّۃ، ص 228۔

دونوں رخسار سے ایسا نور نکلتا تھا کہ کمرے اور دیواریں روشن ہو جایا کرتی تھیں[1] اور رخساروں سے نور کیوں نہ نکلے آخر نواسے کس کے ہیں؟ کن کے پھول ہیں؟ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہوں کے تارے ہیں اور جبھی تو ہم کہتے ہیں:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

پانی میٹھا ہو گیا

امام حسین رضی اللہ عنہ جب کربلا کے لئے روانہ ہوئے تو آپ سے مزید کرامتوں کا ظہور ہوا۔ علماء کہتے ہیں: ان کرامتوں کا ظہور ہونا یہ اتمامِ حجت کے لئے تھا، ان کو مزید سمجھانے کے لئے تھا کہ دیکھو میں کون ہوں؟ میرے ساتھ کیسے معاملات ہو رہے ہیں؟ مجھ پر ظلم نہ کرو مگر ان ظالموں کی آنکھوں پر لالچ کا پردہ تھا، امام حسین رضی اللہ عنہ نے پہلے مدینے سے کوچ فرمایا اور آپ مکے آئے، اب اسی راستے میں ابن مطیع رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے عرض کی کہ حضور! میرے کنویں کا پانی بہت کم ہے، برائے کرم آپ دعائے برکت سے نواز دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کنویں کا پانی طلب کیا اور جب پانی کا ڈول حاضر کیا گیا تو آپ نے اس میں سے کچھ پانی پیا، اس میں کلی بھی کر دی اور ڈول کو واپس کنویں میں ڈال دیا گیا۔ جب وہ جوٹھا پانی کنویں میں گیا کنویں کا پانی بھی بڑھ گیا، میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔[2]

1 ...شَواہِدُ النُّبُوَّۃ، ص 228۔
2 ...طبقات ابن سعد، 5/110۔

گستاخِ حسین کا انجام

کربلا والے دن، یہ جمعہ کا دن تھا، محرم کی 10 تاریخ تھی، کربلا کے میدان میں آپ خطبہ ارشاد فرمارہے ہیں، ان کو سمجھا رہے ہیں کہ میں کون ہوں؟ یہ ظلم مت کرو، تم نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کیا جواب دوگے؟ اس وقت آپ کے خاندان کے افراد کے لئے، ان کی حفاظت کے لئے ایک خندق میں آگ بھی جل رہی تھی تو ایک بد زبان یزیدی نے بکواس کرتے ہوئے کہا: اے حسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے ہی یہاں آگ لگا دی ہے۔ معاذ اللہ! وہ یہ کہنا چاہ رہا تھا: اے حسین! مرنے کے بعد بھی تمہیں جہنم کی آگ میں جانا ہے۔

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو کہا: اے دشمن خدا! تو جھوٹا ہے، کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ میں دوزخ کی آگ میں جاؤں گا؟ امام عالی مقام کے قافلے کے ایک جانثار نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں تو میں ابھی اس کا سر قلم کردوں۔ آپ نے اجازت نہیں دی۔ آپ نے فرمایا: حملے کا آغاز ہماری طرف سے نہیں کرنا۔ ہو سکتا ہے یہ ہمیں بھڑکا رہے ہوں، طیش دلانا چاہتے ہوں تاکہ ہماری طرف سے پہل ہو جائے اور یہ کہیں ہم نے تو حملہ نہیں کیا تھا امام حسین والوں نے پہلے حملہ کیا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی اس قدر بڑی گستاخی کی تھی مگر آپ نے اپنے ساتھی کو روک دیا، امام حسین رضی اللہ عنہ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی، دل بڑا دکھا ہوا تھا کہ یزیدی نے ایسی بات کر دی۔ آپ نے کہا: اے رب قہار! اس کو عذاب نار سے قبل اس

دنیا میں بھی آگ کا عذاب عطا فرما۔ آپ کی دعا قبول ہوئی، وہ بندہ گھوڑے پر بیٹھا تھا، اس کے گھوڑے کو جھٹکا لگا، گھوڑا خود ہی دوڑتا ہوا گیا اور وہ گھوڑے سے جب گرا تو وہاں آگ لگی ہوئی تھی۔ اسی خندق میں یہ بندہ جا کر گرا اور وہ بدنصیب آگ میں جل کر بَھسَم ہو گیا۔ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے آلِ رسول کے گستاخ کو سزا دی۔ (1)

بچھو نے کاٹ لیا

گستاخ و بدلگام یزیدی ہاتھوں ہاتھ بھیانک انجام دیکھ کر عبرت حاصل کرنے کے بجائے اس کو اتفاقی امر سمجھ رہے تھے، انہوں نے بس سمجھا کہ یہ ایسے ہی ہو گیا یہ کوئی دعا کا سبب نہیں ہے پھر ایک اور یزیدی بکواس کرنے لگا کہ آپ کو اللہ اور اس کے رسول سے کیا نسبت ہے؟ معاذ اللہ! یہ سن کر قلبِ امام کو سخت تکلیف پہنچی اور آپ نے تڑپ کر دعا مانگی اے ربِ جبار! اس بدگفتار کو اپنے عذاب میں گرفتار کر۔ دعا کا اثر ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوا۔ اس بدبخت کو ایک دم قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئی۔ فوراً گھوڑے سے اتر کر ایک طرف کو بھاگا، برہنہ ہو کر بیٹھا اچانک ایک سیاہ بچھو نے ڈنک مارا نجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا۔ نہایت ہی ذلت کے ساتھ اپنے لشکریوں کے سامنے اس بدزبان کی جان نکلی مگر ان سنگ دلوں اور بے شرموں کو عبرت نہ ہوئی۔ اس واقعے کو بھی ان لوگوں نے اتفاقی امر سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ (2)

1 ...سوانح کربلا، ص 138۔
2 ...سوانح کربلا، ص 139۔

علی کے پیارے خاتون جنت کے جگر پارے
زمیں سے آسمان تک دھوم ہے ان کی سیادت کی

پیاسا مر گیا

یزیدی فوج کا ایک سخت دل شخص امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر یوں بکنے لگا دیکھو تو سہی فرات کیسی موجیں مار رہا ہے، خدا کی قسم! تمہیں اس کا ایک قطرہ بھی نہیں ملے گا اور تم یونہی پیاسے ہلاک ہو جاؤ گے۔ امام تشنہ کام رضی اللہ عنہ نے رب کی بارگاہ میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اَمِتْہُ عَطْشَانًا اے اللہ پاک! اس کو پیاسا مار۔

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے دعا مانگتے ہی اس بے حیاء کا گھوڑا بدک کر دوڑا وہ پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا پیاس کا غلبہ ہوا اس شدت کی پیاس لگی اَلْعَطَشُ اَلْعَطَشُ یعنی ہائے پیاس، ہائے پیاس پکارتا تھا مگر پانی جب اس کے منہ سے لگاتے تھے ایک قطرہ بھی پی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ اسی شدت پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔[1]

ہاں مجھ کو رکھو یاد میں حیدر کا پِسر ہوں
اور باغِ نُبُوَّت کے شجر کا میں ثَمَر ہوں
میں دِیدۂ ہمّت کیلئے نورِ نظر ہوں
پیاسا ہوں مگر ساقیِ کوثر کا پِسر ہوں

---

1 ... سوانح کربلا، ص 140۔

دل کے اندھے

امام حسین رضی اللہ عنہ کو جنہوں نے ستایا اور امام عالی مقام نے جن کے لئے دعا فرمائی ہاتھوں ہاتھ آپ کی دعا قبول ہوئی۔ اور ان یزیدیوں کا یہ حال ہوا کہ ابھی جنگ کی ابتدا نہیں ہوئی تھی، ابھی یہ معاملہ شروع نہیں ہوا تھا، ان کے تمام واقعات بھی ان کے لئے عبرت کا سامان نہ بن سکے۔ ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ تھا کہ وہ یہ نہ جان سکے کہ دیکھو تو سہی! جو امام ہاتھ اٹھاتا ہے، دعا مانگتا ہے اور ایسے دعا قبول ہو جاتی ہے اگر ہم نے ان کو تکلیف پہنچائی، معاذ اللہ! ہم انہیں شہید کریں گے، اگر ان کے قافلے والوں کو مارا تو ہمارا کیا حال بنے گا؟ بس! ان بدبختوں کے دلوں پر ایسا پردہ تھا، ایسی شقاوت طاری تھی کہ وہ کوئی بات سمجھنے کے لئے تیار نہ تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے کہ نہر فرات موجود ہے، پانی کا دریا موجود ہے ارے جانور پانی پیئں انہیں اجازت ہے مگر مصطفیٰ کے لاڈلوں کو پانی کی اجازت نہ تھی، کیسا صبر کا امتحان تھا؟ کیسے وہ صبر و استقلال کے پیکر تھے کہ پھر بھی رب کی رضا پر راضی رہے پھر بھی دین کا پرچم بلند کرتے رہے ان یزیدیوں کے آگے اپنا سر نہ جھکایا۔ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس میدان کربلا کی اپنے اشعار کے ذریعے منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

تیری قدرت جانور تک آب سے سیراب ہوں
پیاس کی شدت میں تڑپے بے زبانِ اہلِ بیت
خشک ہوجا خاک ہو کر خاک میں مل جا فرات
خاک تجھ پر دیکھ تو سوکھی زبانِ اہلِ بیت

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے؟
دن دھاڑے لٹ رہا ہے کاروانِ اہل بیت

ذرا غور تو کیجئے! یہ کون لوگ تھے؟ یہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کیسے لاڈلے تھے۔ رب کی بارگاہ میں ان کا کیا مقام تھا، ان کا کیا اسٹیٹس تھا ارے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کاندھوں پر سوار ہونے والے، یہ وہی امام حسین رضی اللہ عنہ تھے، یہ وہی امام حسین تھے جب سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں حاضر ہوتے تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کو سونگھا کرتے تھے اور فرماتے یہ جنت کے پھول ہیں، اللہ اکبر! ایسا مرتبہ رکھنے والوں کے ساتھ کیسا ظلم ہوا۔ مگر صبر کیسا تھا، رب کی رضا پر راضی رہنا کیسا تھا۔ ارے سر نہ جھکایا اور اسلام کے پرچم کو بلند کر کے دکھادیا۔

خطبۂ حسین اور فکر امت

یزیدیوں کے سامنے یہ واقعہ ہو رہا ہے، سارے دشمن سامنے کھڑے ہیں اور آپ کی دعا قبول ہو رہی ہے۔ آپ کے گستاخوں کو سزا مل رہی ہے مگر وہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں آپ یقین کریں کہ کربلا کے میدان میں امام حسین رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا ہے، وہ یزیدیوں کے سامنے آپ کا آخری خطبہ تھا حالانکہ آپ کے گھر والے شہید ہو چکے تھے، اس وقت تو عام آدمی یہ سوچتا ہے کہ انہوں نے میرے سب بندے مار دیئے ہیں، اب میں نے انہیں نہیں چھوڑنا مگر آپ آخری وقت بھی صلح کی بات کرتے رہے، انہیں سمجھانے کی بار بار کوشش کرتے رہے، انہیں یہ بتاتے رہے کہ میں کون ہوں؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھے کیا کہا کرتے تھے پھر قیامت کے دن اس ظلم کا جواب کیسے

دو گے ؟

پیارے اسلامی بھائیو! امام حسین رضی اللہ عنہ کا آخری خطبہ بھی گویا امتِ رسول سے پیار ہے کہ یہ اس عذاب میں نہ گرفتار ہو جائیں، اتمامِ حجت کی گئی مگر وہ یزیدی نہ مانے۔ اب ایک بات ذہن میں آتی ہے، اب یہ بڑا اہم سوال ہے کہ یزیدی جو بھی تھے، تھے تو کلمہ پڑھنے والے۔ اللہ پاک کو مانتے تھے، اللہ کے نبی کو مانتے تھے، معلوم بھی تھا کہ یہ اللہ کے نبی کے نواسے ہیں، آخر ایسا کیا ہوا جو وہ اتنا بڑا ظلم کرنے کے لئے تیار ہو گئے؟ یہ وجہ جاننا ضروری ہے اور آج ہم سب کو یہ سیکھ کر جانا ہے یعنی کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔

لالچ کے خوفناک نتیجے

میں آپ کو آج کل کے زمانے کا 1-2 واقعات بتا دیتا ہوں پھر آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ ہم لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ یزیدیوں نے اتنا بڑا کام کر دیا۔ ہم تو کبھی بھی ایسی کوئی غلط حرکت نہیں کر سکتے۔ کوئی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھے۔ یزیدیوں کی بنیادی وجہ لالچ تھی اور وہ لالچ پیسوں کی تھی، وہ لالچ اقتدار کی تھی، جی ہاں! اس بات کو اچھی طرح سمجھئے گا، ہو سکتا ہے کوئی یہ کہہ دے کہ کچھ بھی ہو جائے میں ایسا ظلم تھوڑی کر سکتا ہوں۔ کوئی مجھے کتنے ہی پیسے دیدے، میں جان دے دوں گا کبھی کسی کو قتل نہیں کروں گا اور نواسۂ رسول تو بہت دور کی بات ہے۔

خود کو محفوظ مت سمجھئے

یہ بولنا اور ہے لیکن ایک وقت آتا ہے، جب انسان کے دل پر شیطان کا قبضہ ہو جاتا

ہے، آج کل سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر خبریں آتی ہیں کہ 5 سال کے بچے اور 6سال کے بچی کے ساتھ جو واقعات ہو رہے ہیں کیا کوئی یہ کام خوشی سے کرتا ہے ؟ذرا سوچیے !جب وہ یہ کام کر جاتا ہو گا اس کے بعد اس کو کتنی ندامت ہوتی ہو گی کہ یہ میں نے کیا کر دیا؟ پھر اسی وجہ سے بچنے کے لئے اس بچی کو قتل بھی کر دیا جاتا ہے یعنی یہ واقعات ہم سنتے ہیں تو ہماری عقل حیران ہو جاتی ہے کہ یہ انسان تھا یا درندہ تھا!!!

ابھی میں آپ سے یزیدیوں کی تو بات نہیں کر رہا بلکہ آپ کے وطن میں رہنے والوں کی بات کر رہا ہوں۔ اس کا مطلب کیا ہوا؟ جب وہ یہ عمل کر رہا تھا تو اس کا دل شیطان کی مٹھی میں تھا،اس کو ہوس نے اندھا کر دیا تھا۔اس قسم کے واقعات مجھے اور آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ کوئی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھے یہ انسان کی ایک حد،ایک **Limit** ہوتی ہے۔

دل کی سختی کا سبب

بڑی مشہور حدیث پاک ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے۔ میرے نوجوان ذرا غور سے سنیں۔ جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے۔گناہ کرتا رہتا ہے ، کرتا رہتا ہے پھر پورا دل ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔اب اس پر ہدایت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی۔(1)

یہ جو روز شراب پیتے ہیں ، پارٹی کرتے ہیں ، حرام کام کر رہے ہوتے ہیں اور گندی

1...در منثور، 8/446۔

چیزیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، دوستوں میں بیٹھے گناہ کر رہے ہوتے ہیں، نمازیں قضا کر رہے ہوتے ہیں، اپنے بارے میں یہ ضرور سوچ رہے ہوتے ہیں کہ میں اتنا بھیانک کام نہیں کروں گا مگر ایک وقت آتا ہے کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے۔اب وہ دل شیطان کے ہاتھ میں ہے، وہ ایسے ایسے کام کرواسکتا ہے کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

خواہشات اندھا کر دیتی ہے

بندہ ماں کو قتل کر دیتا ہے، کیا آپ نے ایسے واقعات نہیں سنیں؟ کیسے ممکن ہے کہ کوئی اپنی ماں کو مار دے؟ لیکن ایک **Limit** ہوتی ہے۔اس کے بعد انسان جب **Over Limit** ہوتا ہے تو شیطان جو چاہے اس سے کروالیتا ہے تو اللہ پاک سے توبہ کرتے رہا کریں اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گندے اور برے دوستوں سے اپنے آپ کو بچائیں جو ایسے لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے ہیں، جو حرام چیزوں کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔پیسہ ہونا چاہیے تب ہی زندگی میں مزہ ہو گا، جدھر سے بھی آتا ہے، پیسہ آنے دو، بس! پیسہ بڑھنا چاہیئے۔ ابھی تو ہم نے وہ لینا ہے، ابھی تو ہم نے یہ لینا ہے۔جب انسان کے اتنے بڑے بڑے خواب ہوں گے تو پھر اسے کیسے قناعت نصیب ہو گا اور صبر کہاں سے آئے گا؟ اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا پھر ہم کہاں سے سیکھیں گے؟

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے وہ وجوہات تلاش کرنی ہیں، اس وجہ کو تلاش کرنا ہے جس نے یزیدیوں کو اندھا کر دیا تھا، لوگ آج بھی اندھے ہو جاتے ہیں، جی ہاں! کیا آپ نے ظلم کرنے والے نہیں دیکھے؟ بندوں کو ڈرل کرتے ہیں، ہاتھ پیر کاٹتے ہیں، قتل کر دیتے ہیں، انہیں بس پیسے چاہیئے اور وہ قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، وہ

کیسے تیار ہو جاتے ہیں ؟ کیونکہ ان کا دل سیاہ ہو چکا ہو تا ہے ، اب ان سے کچھ بھی کر وایا جاسکتا۔

یہ شراب ہے ، اس کو ام الخبائث کہا گیا ہے۔ شراب برائیوں کی ماں ہے ، یہ وہ چیز ہے کہ جو اس کا جو عادی ہو جائے پھر اسے ماں بہن کی بھی تمیز نہیں رہتی۔ اس کو کسی کی بھی تمیز نہیں ہے ، شرابی حالت نشے میں وہ وہ کر جائے گا جو کوئی بھی نہیں کر سکتا اور اس کے بعد وہ خود بھی شرمندہ ہو گا کہ یہ میں نے کیا کیا؟ میں تو نشے تھا۔

دل بدلتا رہتا ہے

بندہ جب برائی کی طرف جاتا ہے تو ایک بعد دوسری ، دوسری کے بعد تیسری ، تیسری کے بعد چوتھی۔ یہ غور کیجئے : یہ بات ہمیں سمجھنی ہو گی کہ ہمیں اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا ہے ، ہمیں اپنے دل کو بچانا ہے ورنہ یزیدی راستے پر چلنے میں دیر نہیں لگتی۔ ہم دل کو عربی میں قلب کہتے ہیں۔ اسپتالوں میں بھی لکھا ہو تا ہے ، شعبہ امراض قلب۔ قلب کا مطلب ہے بدلنے والا ہے ، جی ہاں ! یہ دل بدلتا رہتا ہے۔ میں آپ کو کچھ مثالیں دیتا ہوں پھر ان شاء اللہ بات سمجھ آجائے گی۔

کبھی کبھی ہمارے دل پر اللہ پاک کا ایسا خوف طاری ہو جاتا ہے کہ ہمارے آنسوں بہتے ہیں ، بندہ کہتا ہے : بس ! اب کوئی گناہ نہیں کروں گا۔ یہی دل ہے ، یہی ہم ہیں ، کبھی کبھی اسی دل پر گناہ کرنے کا ایسا جنون سوار ہو جاتا ہے کہ بندہ کہے کچھ بھی ہو جائے میں نے یہ گناہ کرنا ہے۔ ارے تھوڑے دنوں پہلے تو رو رہا تھا اور اب گناہوں پر جری ہو رہا ہے۔ کبھی کبھی اس دل پر ایسی سخاوت کی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ بندہ کہتا ہے : سارا ہی

مال اللہ پاک کی راہ میں دے دو، جتنا دینا ہے دے دو۔ کبھی کبھی اسی دل پر ایسا بخل طاری ہوتا ہے بندہ کہتا ہے: ایک روپیہ خرچ نہیں کروں گا۔ کبھی کبھی یہ دل اتنا رحم دل ہو جاتا ہے کہ بندہ بچے کے ساتھ بھی بیٹھ کر نرمی سے بات کر رہا ہوتا ہے، پیار کر رہا ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہ دل اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ بندہ کسی پر رحم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یہ ساری کیفیتوں میں ہم گزرتے ہیں، ہم سب گزر رہے ہوتے ہیں۔ کبھی عشقِ رسول کی کیفیت ہوتی ہے، کبھی یادِ مدینہ کی کیفیت ہوتی ہے اور کبھی کبھی برے برے خیالات آرہے ہوتے ہیں۔ یہ کیا ہے؟

پیارے آقا کی پیاری دعا

اس کے بارے میں علماء نے لکھا ہے: یہ دل ایسا ہے کہ ریگستان میں ایک پتا پڑا ہوا ہے۔ ہوا جدھر آئے پتا ادھر اڑھ جاتا ہے، دل اسی طرح بدلتا رہتا ہے، اب ساری گفتگو کو ذہن میں رکھ کر میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی دعا سماعت کیجئے: اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم دعا کرتے ہیں: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ[1] اس دعا کا مطلب پتہ ہے؟ اور دعا کرنے والا کون ہے؟ کونین کے والی، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہیں جن کے صدقے مجھے اور آپ کو ایمان ملا ہے، وہ دعا کر رہے ہیں۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔

یہی دل بدلتا ہے تو بندہ کافر ہو جاتا ہے۔ مرتد ہو جاتا ہے۔ کسی غلط عقیدے میں چلا

1 ...مسند احمد، 4/225، حدیث: 12108۔

جاتا ہے۔ کسی اور کے خیالات سمجھ آنے لگ جاتے ہیں کیونکہ دل بدلتا رہتا ہے تو دل کو اس طرح آزاد مت چھوڑیئے، اس کی بھی حفاظت کرنی ہے اور اس کو درست اور سیدھے راستے پر رکھنا میری اور آپ کی ذمہ داری ہے، یہ دعائیں کریں۔ اپنے دل کے لئے دعائیں کریں اور پھر اچھے اور دینی ماحول میں رہیں۔

صرف عاشقانِ رسول کی سنیں

جو لوگ یہ کہتے ہیں: میں سب کی سنتا ہوں، کیا کریں انٹرنیٹ آگیا ہے؟ ہر بندے کی سنی ہے، دیکھیں تو سہی! کافر مسلمانوں پر کیا اعتراض کرتے ہیں؟ ذرا سنیں تو سہی! یہ عیسائی کیا کہتے ہیں؟ غیر مسلم کیا کہتے ہیں؟ اب یہ سب باتیں سنتے ہیں کیونکہ انٹرنیٹ کا زمانہ ہے، پتہ نہیں کس کی کونسی دلیل دل میں بیٹھ جائے۔ اور پھر بندے کو وسوسے آتے رہیں کہ اللہ پاک ہے بھی کہ نہیں؟ کیونکہ وسوسہ تو شیطان نے ڈال دیا اور اب وہ وسوسوں کا شکار ہے۔ اب وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بارے میں وسوسے میں ہے۔ وہ آخرت کے بارے میں وسوسے میں ہے۔

آپ کو وہ باتیں سننے کے لئے کس نے کہا تھا؟ آپ نے خود اپنے دل کو ادھر لگایا۔ کچھ لوگ بدعقیدہ کو سنتے ہیں۔ دیکھیں تو سہی! ہمارے عقیدے کے بارے میں کیا اعتراض کر رہے ہیں؟ نہ آپ عالم ہیں، نہ آپ مفتی ہیں، نہ ڈھیروں دینی کتب کا مطالعہ ہے، جو لوگ اس طرح کی چیزیں سنتے ہیں وہ مجھے بتائیں کہ آپ کوئی عالم ہیں؟ مفتی ہیں؟ ارے بھئی! آپ کے پاس کتنا مطالعہ ہے؟ کتنی Study ہے؟ آپ ایسی باتیں کیوں سنتے ہیں!!!

خدارا! میری بات سمجھیں۔ہم نے بڑے بڑوں کے دل پلٹتے دیکھا ہے اور یزیدی ہمارے سامنے پوری مثال موجود ہے یعنی انہیں سب کچھ پتا تھا مگر جب شیطان آنکھوں پر لالچ کا پردہ، ہوس کا پردہ ڈالتا ہے انسان وہ کچھ کر جاتا ہے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔

بلعم بن باعوراء اور لالچ

بلعم بن باعوراء یہ مستجاب الدعوات شخص تھا،اس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔سر اٹھاتا تھا تو لوحِ محفوظ کو دیکھ لیتا تھا۔اتنا بڑا اعبادت گزار اور لالچ کیا کی؟جب بنی اسرائیل پیسے لے کر گئے، اس سے کہا کہ آپ پیسے لیں آپ کی ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں، بس! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف بددعا کر دیں۔پہلے تو اس نے لوگوں کو بھگا دیا کہ پاگل ہو گئے ہو میں اللہ کے نبی کے بارے میں بددعا کروں گا؟بنی اسرائیلیوں نے اور پیسے بڑھائے مزید انعام بڑھائے اور عورتیں دیں۔انہوں نے بہت سارے کام کئے۔

بات وہی ہے کہ اتنا بڑا اعبادت گزار تھا کیا اسے نہیں پتا تھا کہ اللہ کے نبی کے خلاف دعا کروں گا تو کیا انجام ہو گا؟مگر جب لالچ اور شیطان غالب ہو جائے تو پھر بندے کو سمجھ نہیں آتا۔بلعم بن باعوراء نے وہ بدبختی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف بددعا کرنے چل پڑا مگر اللہ پاک کی شان دیکھیں وہ بددعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف کرتا تھا الفاظ اپنے لئے نکلتے تھے۔اس کی زبان لٹک گئی اور کفر پر اس کا خاتمہ ہوا۔[1] علماء فرماتے ہیں:اصحاب کہف کا جو کتا تھا کیونکہ وہ اصحاب کہف کے ساتھ تھا، اچھوں کے ساتھ

1 ... تفسیر طبری، 6/123۔

رہا۔ وہ کتا بلعم بن باعوراء کی شکل میں جنت میں داخل ہوگا اور بلعم بن باعوراء کتے کی شکل میں جہنم میں ڈالا جائے گا۔[1]

ابھی بھی وقت ہے۔۔۔۔

ہمیں ڈرتے رہنا ہے۔ یہ واقعات سننا اپنی جگہ ہے مگر یہ جو ظلم کیا گیا تھا، اس کی وجہ کیا تھی؟ اس کی وجہ صرف پیسے تھے، لالچ تھی اور اقتدار تھا۔ اس سے یہ بات سمجھ آئی کہ لالچ، ہوس اور جب بندہ شیطان کا پیروکار بن جاتا ہے پھر اس سے کچھ بھی امید کی جاسکتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کبھی یہ نہ سوچیں کہ میں یہ گناہ نہیں کر سکتا اگر آپ نے ایسا سوچ لیا تو پھر یہ سمجھ لیں کہ آپ نے اپنے لئے زوال شروع کر دیا جو اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے کہ میں تو نہیں، میں تو کر ہی نہیں سکتا، میں فلاں برائی میں نہیں پڑ سکتا، میں بڑا پکا ہوں۔ بھائی! کوئی پکا نہیں ہے۔ جب اللہ پاک کے نبی دعا کر رہے ہیں تو میں اور آپ کون ہیں؟ حالانکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ دعا ہماری تعلیم کے لئے تھی، گویا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا کر کے ہمیں بتادیا کہ اپنے قلب کے لئے دعا کرتے رہنا، ڈرتے رہنا، خوفِ خدا سے لرزتے رہنا، ہمارے صحابہ رضی اللہ عنہم لرزتے تھے، روتے تھے، اللہ پاک سے ایمان کی حفاظت کے لئے دعا کرتے تھے۔

سردار اولیاء کا خوف

غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ کہتے ہیں کہ آج عید کا دن ہے،

---

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 535۔

عبد القادر کے لئے عید کا دن وہ ہو گا جب وہ اپنا ایمان سلامت لے کر قبر میں جائے گا۔[1]

یہ کون کہہ رہا ہے؟ غوث پاک فرما رہے ہیں، آپ کو ولیوں کا سردار کہا جاتا ہے۔ ایمان بچا کر قبر میں جانا یہ بہت مشکل ہے۔ آج کے دور میں تو اور بھی زیادہ مشکل ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 100 سال پہلے ایک بات کر دی تھی کہ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

ادھر ایمان کے چور گھوم رہے ہیں اور اعلیٰ حضرت ہمیں سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں:

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

ایمان کے چور

آپ سو رہے ہیں؟ مزے کر رہے ہیں؟ ایمان کی فکر ہی نہیں ہے؟ خدارا! ایمان کی فکر کریں۔ اعمال کی فکر کریں۔ اچھی صحبت بہت ضروری ہے۔ آج بھی یزیدی ٹولہ موجود ہے جو لوگوں کے ایمان چھیننے کے لئے اور مسلمانوں کو دوسری برائی کی طرف لگانے کے لئے تیار ہے۔ ہمیں آج کے دور میں بھی حسینی لوگوں کو ڈھونڈنا ہے کہ وہ کون ہیں جو سچے پنجتن کے غلام ہیں اور ہمیں حسینی طریقے پر چلاتے ہیں اور پکڑ پکڑ کر ہمیں گناہوں سے بچاتے ہیں۔ ہمیں اس نعمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے جو دعوتِ اسلامی کی صورت

1...فیضان سنت، ص 1310۔

میں ہمیں یہ ماحول ملا ہوا ہے۔ اللہ پاک اس ماحول پر ہم سب کو استقامت عطا فرمائے۔

یزیدیوں کا عبرت ناک انجام

اب میں آپ کو بتاتا ہوں ان ظالموں نے جو کرنا تھا وہ کر لیا۔ آخر ہوا کیا؟ کتنے پیسے مل گئے؟ کتنے دن تک مزے کر سکے؟ انجام کیا ہوا؟ یاد رہے کہ جس بد بخت خولی بن یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور تن سے جدا کیا تھا، سر مبارک جسم سے علیحدہ کیا تھا۔ معاذاللہ! چند ہی برس کے بعد اس کا کیا انجام ہوا؟

مختار ثقفی نے قاتلین امام حسین کے لئے حکم جاری کر دیا، آرڈر نافذ کر دیا کہ جو بھی یزیدی لشکر تھا وہ جہاں پایا جائے اسے مار ڈالا جائے۔ یہ حکم سن کر کوفہ کے جفاشعار سورما بصرہ بھاگنا شروع ہوئے۔ مختار کے لشکر نے ان کا تعاقب کیا جدھر جو ملا اس کو کاٹ ڈالا، اس کو مار ڈالا۔ (1)

خولی بن یزید آگ میں

خولی بن یزید یہی وہ خبیث تھا جس نے امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے سر انور کو تن سے جدا کیا تھا۔ یہ بھی گرفتار ہوا مختار کے پاس لایا گیا۔ مختار نے آرڈر کیا دیا؟ دونوں ہاتھ، دونوں پیر پہلے کاٹے جائیں پھر سولی پر چڑھایا جائے اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے۔ اس طرح لشکر ابن سعد کے تمام شریروں کو انتہائی عبرتناک طریقے سے ہلاک کیا گیا۔ 6 ہزار کوفی جو امام عالی مقام کے قتل میں شریک تھے ان کو طرح طرح کے عذابوں کے ذریعے ہلاک

1 ...سوانح کربلا، ص 181۔

کیا گیا۔[1] منقبت کے اشعار سماعت کیجئے، کیا منقبت کے اشعار ہیں۔ دل دہلا دیتا ہے کہ ان کا حشر کیا ہوا، صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے ابن سعد رے کی حکومت تو کیا ملی
ظلم و جفا کی جلد ہی تجھ کو سزا ملی

اے شمر نابکار شہیدوں کے خون کی
کیسی سزا تجھے ابھی اے ناسزا ملی

اے تشنگانِ خونِ جوانانِ اہلِ بیت
دیکھا کہ تم کو ظلم کی کیسی سزا ملی

رسوائے خلق ہو گئے برباد ہو گئے
مردودو تم کو ذلتِ ہر دو سرا ملی

تم نے اُجاڑا حضرتِ زہرا کا بوستاں
تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بددعا ملی

آخر دکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے
سر کٹ گئے اماں نہ تمہیں اک ذرا ملی

اور ذرا مقطع سنیں، کہتے ہیں:

پائی ہے کیا نعیم اُنہوں نے ابھی سزا
ابھی سزا تو ملی نہیں ہے۔

1 ...الکامل فی التاریخ، 4/49۔

پائی ہے کیا نعیم اُنہوں نے ابھی سزا
دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دم سزا ملی

ابھی تو انہیں آخرت کا عذاب ملنا باقی ہے۔

لالچی بھیڑیئے

ہم لالچ پر بات کر رہے تھے کہ لالچ کتنی بری چیز ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: دو خونخوار بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اس قدر نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان مسلمان آدمی کے دین میں مال اور منصب کی محبت سے ہوتا ہے۔[1] بھیڑیئے جا کر بکریوں کو تو چیر پھاڑ کر دیں گے ناں، فرمایا: اس سے زیادہ دین کو نقصان انسان کو جب مال کی لالچ یا مرتبہ کی لالچ ہوتی ہے ناں اس کے دین کا بیڑا غرق کر دیتی ہے۔

یزید پلید کا انجام

اب یزید پلید کا کیا انجام ہوا؟ یزید نے اتنا بڑا ظلم صرف اقتدار حاصل کرنے کے لئے کیا تھا، اسے کتنا اقتدار ملا؟ کتنے دن اس نے حکومت کی؟ صرف 3 سال 6 مہینے۔ بس! ساڑھے تین سال اس کو اقتدار ملا اور پھر 39 سال کی عمر میں مر گیا۔ یہ کیا عمر ہوتی ہے؟ لیکن بڑی بُری عادتیں تھیں، شراب کا عادی تھا، بدکار و بدکردار بھی تھا۔ ایک رومی لڑکی سے اس کو عشق ہو گیا، اس لڑکی نے اس کو جنگل میں بلایا، بیابان میں بلایا اور جب خوب شراب کے نشے

1 ...ترمذی، 4/661، حدیث: 3832۔

میں دھت ہو گیا تو اس کو خنجر کے وار کر کے یہ کہہ کر ہلاک کیا کہ تو بدبخت اپنے نبی کے نواسے سے وفاداری نہ کر سکا مجھ سے کیا وفاداری کرے گا۔ وہ لڑکی یزید کو مار کر چلی گئی، کئی دنوں تک کسی کو پتہ ہی نہیں چلا۔ چیل کوے اس کی لاش کو نوچتے رہے۔ اس کے ساتھی ڈھونڈنے نکلے کہ یزید کدھر گیا؟ بیابان میں اس کی سڑی ہوئی لاش ملی، گھڑا کھود کر اس کو دفنا دیا گیا۔[1] ان ظالموں کا یہ انجام ہوا۔

ابن زیاد کا سر تن سے جدا

یزید کے بعد سب سے بڑا مجرم وہ کوفہ کا گورنر ابن زیاد تھا۔ کہتے ہیں: اللہ پاک اپنی قدرت کے نظارے کیسے دکھاتا ہے؟ 10 محرم ہی کا دن تھا۔ 6 سال کے بعد ابن زیاد انتہائی ذلت کے ساتھ مارا گیا۔ اس کا سر کٹوا کر کوفہ میں مختار ثقفی کو بھجوایا گیا۔ یہ وہی محل تھا جہاں امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر انور کو لایا گیا تھا۔[2] ٹھیک 6 سال بعد ابن زیاد کے سر کو لایا گیا اب جب اس کا سر رکھا گیا تو ایک بڑا سا سانپ آیا اور اس کے سر کے اندر داخل ہو گیا۔ پورے محل کے لوگ ڈر گئے، کبھی آنکھوں میں جاتا، کبھی ناک میں جاتا۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! ان یزیدیوں کے انجام کے واقعات ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ظلم زیادہ دیر نہیں چلتا ہے اگر دنیا میں آج بھی کوئی ظلم کر رہا ہے، کسی کا مال دبایا ہوا ہے، کسی کا حق دبایا ہوا ہے، کسی کی زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے، کسی کو ویسے ہی کوئی ڈرا رہا ہے تو وہ یہ نہ

---

1 ...اوراقِ غم، ص550۔
2 ...سوانح کربلا، ص182۔
3 ...ترمذی، 5/431، حدیث: 3805۔

سمجھے کہ یہ پائیدار ہے۔ ظالم کا انجام بڑا ہی عبرت ناک ہوتا ہے۔ پھر دنیا تماشہ دیکھتی ہے اور مظلوم کو اللہ پاک ترقی دیتا ہے۔ اللہ پاک اسے عروج دیتا ہے۔ قرآن مجید و فرقان حمید میں اللہ کریم نے ظالموں کے بارے میں کیا فرمایا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (پ:12، ھود:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ بڑی شدید دردناک ہے۔

خدا کی لاٹھی بے آواز ہے

جی ہاں! اللہ پاک جب پکڑتا ہے ناں تو اس کی لاٹھی بے آواز ہے۔ پھر ظالموں کو پتا چلتا ہے کیسے تتر بتر ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ظلم کرنے والے آئے ان کا نام لینے والا کوئی نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ ظالم ہونا یہ یزیدی طریقہ ہے۔ مظلوم ہونا یہ حسینی طریقہ ہے۔ کبھی ظلم ہو بھی جائے ناں تو ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں لیا جاتا۔ اس نے ہمارے بندے مارے ہم اس کے بندے ماردیں۔ آج کل یہی ہو رہا ہے۔ ہمارے ہاں نہیں تو کبھی قبائلی علاقوں میں چلے جائیں، سندھ اور بلوچستان کی طرف قافلوں میں سفر کی سعادت ملی تو معلوم ہوا کہ وہاں خاندانی اور قبائل کی لڑائی چل رہی ہے۔ انہوں نے ہمارے بندے مارے، اب ہم ان کے ماریں گے۔ اسی چکر میں زندگیاں گزر گئیں۔

خدارا! ان چیزوں کو ختم کریں۔ ظلم کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ اللہ پاک مظلوم کے ساتھ ہوتا ہے، مظلوم کی دعا سنی جاتی ہے تو اللہ پاک ہمیں ہمیشہ ظلم سے محفوظ

فرمائے۔

صبر کرنا حسینیت ہے

ان شاء اللہ! ہماری وجہ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچے گی۔ ہم تکلیف سہہ لیں گے، صبر کر لیں گے لیکن کسی کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے جنت میں جانا ہے۔ ان شاء اللہ! اللہ پاک ہمیں کربلا والوں کا فیضان نصیب فرمائے۔ اور ان کے مزارات پر کروڑوں رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ اور ان کے صدقے ہمیں بھی دین متین کی خاطر قربانی دینے والا بنائے۔ قربانی دینے کے عادی بنیں۔ آخر کب تک ایسا چلے گا کہ چھٹی ہو گی تو اجتماع میں جائیں گے۔ چھٹی ہو گی تو کوئی نیکی کا کام کرنا ہے ورنہ تو کاروبار ہی کرنا ہے۔ ایسا مت کیجئے، وقت کی قربانی دیں، آپ سے جان کی تو ابھی کوئی قربانی نہیں مانگ رہا، کم سے کم وقت کی تو قربانی دیں۔

دعوتِ اسلامی کے قافلے سفر کرتے ہیں۔ قافلوں میں سفر کریں، دین کے لئے وقت دیں، قرآن پڑھنے کے لئے وقت دیں، علم دین سیکھنے کے لئے وقت دیں۔ کچھ اچھا دین کا بڑا کام کرنے کے لئے وقت دیں۔ ان شاء اللہ! یہ وقت کا ایک ایک لمحہ بھی آپ کو کام آئے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.. عاشوراء کے تاریخی واقعات
- ✿.. عاشوراء میں استغفار کیجئے
- ✿.. واقعہ کربلا سے سیکھنے کی باتیں
- ✿.. اللہ والوں کے دن منایئے
- ✿.. شہادت کی خبریں
- ✿.. یزید تھا حسین ہے

نوٹ: Youtube پر بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں ۔ مصطفٰی جان رحمت، شمع بزم ہدایت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بہت سارے فرامین ہیں، فضائل درود میں حدیثوں کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اور فضائل درود کے کچھ بڑے خوبصورت واقعات بھی کتابوں میں لکھے ہیں، ایک بڑا پیارا واقعہ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا بھی ہے چنانچہ

ایک فقیر چند غیر مسلموں کے پاس بھیک مانگنے کے لیے گیا، ان غیر مسلموں نے مولا علی کی طرف اشارہ کیا جو سامنے ہی بیٹھے تھے اور مذاق اڑانے کے لیے بھکاری سے کہا کہ جاؤ ان سے مانگ لو! وہ بھکاری آپ کے پاس چلا گیا۔ اور مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہی مجھے اللہ کے نام پر کچھ دیں، اس وقت آپ کے پاس بظاہر کوئی کیش یا رقم یا دینار وغیرہ کچھ بھی نہیں تھا، تو آپ نے اس کی ہتھیلی پر دس بار درودِ پاک پڑھ کر دم کر دیا اور فرمایا: مٹھی بند کرلو اور جنہوں نے تمہیں بھیجا ہے ان کے پاس جاکر کھول دینا۔(فقیر کو حیرت ہوئی کہ کچھ بھی نہیں دیا اور پھونک مار کر کہہ رہے ہیں کہ مٹھی بند کرلو) اب وہ فقیر ان غیر مسلموں کے سامنے جاکر اپنی مٹھی کھولتا ہے تو اس مٹھی میں سونے کی اشرفی ہوتی ہے جس کو دینار کہا جاتا ہے۔ اب جب انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت دیکھی تو کئی

لوگ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان کا فقر یعنی غربت خود ان کے اختیار میں تھی، یہ چاہتے تو نبی پاک سے عرض کر دیتے بلکہ خود پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ میں چاہوں تو یہ پہاڑ میرے ساتھ سونے کے بن کر چلنا شروع ہو جائیں۔[2] نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس تو خزانوں کی کمی نہیں تھی آپ بھی فقر یعنی غربت اختیار کیے ہوئے تھے، اپنے پاس مال نہیں رکھتے تھے اور یہی انداز میرے آقا کے گھرانے کا بھی تھا۔

اس واقعے سے درودِ پاک کی فضیلت بھی پتا چل رہی ہے اور پڑھنے والے کی شان بھی معلوم ہو رہی ہے کہ اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کو کیسے کمالات سے نوازا ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی درودِ پاک کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشوراء کے تاریخی واقعات

اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ عاشوراء کا دن اسلامی تاریخ کا سب سے اہم دن ہے یعنی اسلام

---

1 ...راحۃ القلوب، ص72، ملخصاً۔
2 ...شرح السنۃ، 7/40، حدیث:3577۔

اور اس کائنات کی تاریخ میں اگر سب سے اہم دن کوئی ہے تو وہ 10 محرم کا دن ہے۔ ہم قرآن پاک کا مطالعہ کریں، انبیائے کرام علیہم السلام کی تاریخ پڑھیں تو عاشوراء کے دن اتنے واقعات ہوئے ہیں جو شاید اس پوری دنیا کے لئے ٹرننگ پوائنٹ تھے۔

حضرت آدم اور عاشوراء

حضرت آدم علیہ السّلام کی جس دن ولادت یعنی پیدائش ہوئی وہ دس محرم کا دن تھا یعنی جہاں سے انسانیت کی ابتدا ہوئی وہ دس محرم کا دن تھا۔ پھر جب آپ کو جنت میں داخل کیا گیا وہ بھی دس محرم کا ہی دن تھا۔ جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی وہ بھی دس محرم ہی کا دن تھا یعنی حضرت آدم علیہ السّلام کی زندگی میں جو اہم ترین دن آیا وہ دس محرم کا دن تھا۔ [1]

حضرت ابراہیم اور عاشوراء

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام وہ ہستی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد انبیاء میں سب سے زیادہ بڑا مرتبہ آپ کا ہے، سارے دینوں میں آپ کا مقام و مرتبہ اور عزت و احترام مُسَلَّم ہے۔ آپ کی زندگی کا بھی جو ٹرننگ پوائنٹ تھا کہ آپ کو نمرود کی آگ میں ڈالا گیا تھا اور پھر جس دن آپ علیہ السّلام کو آگ سے نجات ملی ہے وہ دن 10 محرم ہی کا تھا۔ [2]

1 ...عمدۃ القاری، 8/233۔
2 ...عمدۃ القاری، 8/233۔

حضرت موسیٰ اور عاشوراء

قرآنِ پاک میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ہیں، آپ کی زندگی میں بھی بڑے پیچ وخم ہیں اورآپ کی سیرت کو اگر پڑھیں تو عقل حیران ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید نے کتنی جگہ حضرت موسیٰ کے واقعات کو بیان کیا ہے،بنی اسرائیل کے واقعات کو بیان کیا مگر ان میں سب سے اہم واقعہ جسے کہا جائے تو وہ ہے جب آپ کو فرعون سے نجات ملی اور اسے دریائے نیل میں غرق کر دیا گیااور بنی اسرائیل کو بھی اس سے نجات ملی یہ آپ کی زندگی کا اہم ترین دن تھا اور یہ دن بھی دس محرم کا دن تھا۔ اسی طرح تاریخ میں جب بھی کوئی بڑا ایونٹ ہوا اور مسلمانوں کے لئے کوئی بڑی اہم بات ہوئی تو اللہ پاک نے اپنی مشیت سے گویا10 محرم کے دن کو منتخب فرمایا۔ [1]

حضرت عیسیٰ اور عاشوراء

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جو روح اللہ کہلاتے ہیں۔ آپ کی پیدائش بھی 10 محرم کو ہوئی ہے۔ ان کی زندگی کا ایک وہ نقطہ ہے کہ جو آج تک بہت سارے مذاہب میں تقسیم ہے۔ اس بارے میں ہم مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا ہے، آپ کو ابھی تک موت ہی نہیں آئی ہے جس کا ہر انسان کو آنے کا وعدہ ہے ویسے تو انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں بھی حیات ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام حقیقی زندگی کے ساتھ آسمانوں پر ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو جس دن آسمانوں پر اٹھایا گیا وہ دن بھی 10 محرم

1 ...عمدۃ القاری، 8/ 233۔

کا دن تھا۔ (1)

حضرت نوح اور عاشوراء

اسی طرح حضرت نوح علیہ السّلام کے بارے میں بھی معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کو آدمِ ثانی کہا جاتا ہے۔ ویسے تو ساری دنیا، ساری نسلیں حضرت آدم سے چلیں مگر ایک وقت ایسا آیا کہ جب حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم پر طوفان آیا تو اللہ پاک کی طرف سے آپ کو یہ حکم دیا گیا کہ ایمان والوں کو اپنے ساتھ کشتی میں بٹھالیں، اس کشتی میں آپ کے ساتھ 80 لوگ سوار تھے۔ یہاں ایک درس بھی ہے:

نیکی کے کام میں مایوسی نہیں

حضرت نوح علیہ السّلام نے 950 سال اپنی قوم کو اللہ پاک کی طرف بلایا، کتنے لوگ ایمان لائے؟ صرف 80 لوگ ایمان لائے، اس میں ان لوگوں کے لیے درس ہے جو کہتے ہیں: نیکی کا کام کرنے میں دل نہیں لگتا کیونکہ کامیابی تو ملتی نہیں ہے۔ میں تو کوشش کرتا ہوں کوئی ساتھ نہیں دیتا، تو یاد رکھئے! میرا اور آپ کا کام کوشش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رب کائنات کی ہے۔ تعداد دیکھ کر مرعوب مت ہوا کریں، جی ہاں! اس میں ایک پیغام یہ بھی ہے، اتنے سارے لوگ اس کی بات مانتے ہیں، کچھ تو ہو گا، اتنے سارے لوگ اس کے مرید ہیں، اتنے سارے لوگ اسے پہچانتے ہیں، اتنے سارے لوگ اس کے پیچھے بھاگتے ہیں کچھ تو ہو گا۔ تعداد و کثرت ہمیشہ درست ہو یہ تصور ہی غلط ہے۔ جی ہاں! جو اللہ

---

1 ...عمدۃ القاری، 8/233۔

ورسول سے سچی محبت کرے، اللہ پاک کا پیارا ہو وہ درست ہے، وہ صحیح اورٹھیک ہے، چاہے تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔

اب اللہ پاک نے کیا کیا؟ 80 لوگ تھے، تقریباً 6 مہینے تک یہ کشتی گھومتی رہی، اب اس پوری تاریخ کا جو ٹرننگ پوائنٹ تھا، وہ یہ تھا کہ جب کشتی کوہِ جودی کے کنارے پہنچی تو وہ دن بھی عاشوراء کا دن تھا، وہ دن بھی 10 محرم تھا۔ اس دن کے بعد دنیا دوبارہ سے آباد ہونا شروع ہوئی، ان 80 لوگوں سے پھر یہ دنیا چلنا شروع ہوئی، اسی لیے حضرت نوح علیہ السّلام کو آدم ثانی کہا جاتا ہے اور حضرت نوح علیہ السّلام کے بعد جتنے انبیائے کرام علیہم السلام آئے وہ سب آپ ہی کی اولاد سے تھے اس لیے آپ کو ابو الانبیاء بھی کہا جاتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! 10 محرم کی اہمیت سمجھنے کی کوشش کیجئے معلوم ہوا کہ یہ عاشوراء کا دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے واقعے سے پہلے بھی ایک تاریخی دن تھا اوراس دن بڑے کمال کے واقعات کا ظہور ہوا ہے۔

حضرت یونس اور عاشوراء

جب حضرت یونس علیہ السّلام مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے وہاں بہت اندھیرا تھا اور مچھلی کے پیٹ سے نکل کر زندہ کون آتا ہے مگر آپ وہ دعا کرتے رہے جس کو آج ہم آیت کریمہ کہتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ[2] اب جس دن آپ مچھلی کے

---

1 ...عمدۃ القاری، 8/233۔

2 ... یہ وہ وظیفہ ہے علماء کہتے ہیں آج بھی اگر کوئی مشکلوں کے اندھیروں میں پھنس جائے وہ یہ وظیفہ کرے

پیٹ سے نکلے وہ دن بھی 10 محرم کا دن تھا۔[1]

حضرت یعقوب اور عاشوراء

حضرت یعقوب علیہ السّلام کی بینائی میں ضعف پیدا ہو گیا، آپ کی بینائی بہت کمزور ہو گئی تھی اس کا واقعہ بڑا طویل واقعہ ہے مگر مختصر یہ کہ جس دن بینائی کا ضعف مکمل دور ہوا وہ بھی عاشوراء کا دن تھا۔[2]

حضرت یوسف اور عاشوراء

حضرت یوسف علیہ السّلام کا واقعہ جسے قرآنِ پاک میں احسن القصص یعنی بہترین قصہ کہا گیا ہے، آپ نے اگر نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں اور آسان تفسیر صراط الجنان سے پڑھیں۔ جب آپ کے بھائیوں نے آپ کو کنویں میں ڈال دیا تو زندگی تقریباً ختم ہو گئی تھی، اب ایک چھوٹا بچہ ہے وہ کنویں سے کیسے باہر آئے گا؟ مگر یہ عجیب داستان ہے کہ آپ کو کنویں سے رہائی مل گئی مگر جس دن آپ کو کنویں سے باہر نکالا گیا وہ دن بھی 10 محرم کا دن تھا۔[3]

حضرت ایوب اور عاشوراء

اسی طرح حضرت ایوب علیہ السّلام کا صبر بڑا مشہور ہے۔ آپ کی تکلیف جس دن دور کی گئی اور جس دن صبر ایوب کا امتحان ختم ہوا اور آپ سے بیماری ختم ہوئی وہ دن بھی 10 محرم کا

اللہ اُسے اُجالا عطا فرمادے گا۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری۔

1 ... عمدۃ القاری، 8/233۔

2 ... عمدۃ القاری، 8/233۔

3 ... عمدۃ القاری، 8/233۔

تھا۔ (1)

عاشوراء اور یوم تخلیق

اللہ کریم نے اس دن بہت ساری چیزیں تخلیق بھی کیں۔ ہم کہتے ہیں: فلاں تاریخ کو فلاں چیز بنائی گئی، فلاں تاریخ کو فلاں چیز بنی، تاریخیں یاد ہوتی ہیں، آیئے میں بتاتا ہوں، اس دن اللہ پاک نے کیا کیا چیزیں بنائیں: رب کریم نے عرش، کرسی، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے اور جنت یہ سب بنائے وہ دن بھی عاشوراء کا ہی دن تھا۔ ایک بات اور بتاؤں؟

بارش اور رب کی قدرت

ہماری حیات کا تعلق بارش سے ہے، لوگوں کو ابھی اس کی اہمیت کا شاید اندازا نہیں ہے، یہ بارش ہی زندگی کا سبب ہے، جی ہاں! اس کی پوری ایک ریسرچ اور تحقیق ہے۔ میرے بیان کا موضوع کچھ اور ہے بات چل پڑی ہے تو اس پر کچھ مدنی پھول دینے کی کوشش کرتا ہوں، ہماری زندگی میں، اس دنیا میں میٹھا پانی آنے کا ذریعہ صرف بارش ہے، ورنہ زمین کا 67 فیصد حصہ تو کھارے پانی پر مشتمل ہے، باقی دنیا کو پانی کیسے ملتا ہے؟ اس وقت تقریباً 8 ارب انسان ہیں، 80 ارب جانور اور تقریبا 800 ارب پرندے ہیں، یہ ایک الگ تحقیق ہے کہ پرندوں کی اتنی تعداد کیسے بیان کی جاتی ہے، انسان سے 10 گنا زیادہ جانور ہیں اور جانور سے 10 گنا زیادہ پرندے ہوتے ہیں۔ تو یوں 800 ارب دنیا میں پرندے ہیں، ان

---

1 ...عمدۃ القاری، 8/233۔

سب کو پانی چاہیے، تمام پودوں کو پانی چاہیے، ہم سب کو پانی چاہیے، ہمیں روز پانی ملتا ہے۔ جتنا چاہیے اتنا ملتا ہے، فری میں پانی ملتا ہے یہ تو ہماری مرضی ہے کہ ہم منرل واٹر پیتے ہیں ورنہ آج بھی 8 ارب لوگوں کے لئے اللہ پاک نے فری پانی رکھا ہے، پوری دنیا میں پانی دستیاب ہے۔

بادل اور پانی

یہ پانی کہاں سے آتا ہے؟ کروڑوں، کھربوں گیلن روز کا استعمال ہے، ہم پانی پیتے ہیں، جب جی چاہتا ہے، پانی پی لیتے ہیں، کبھی یہ بھی تو سوچیے کہ ہم تک یہ پانی پہنچانے کا کیسا شاندار نظام ہے۔ سائنس کہتی ہے: سمندر سے پانی بخارات (Evaporates) کی صورت میں بادلوں میں جاتے ہیں۔ آج تک کروڑوں، اربوں گیلن اوپر جاتا ہے، کبھی ہم نے پائپ لائن نہیں دیکھی، یہ اللہ کریم نے کیسی پائپ لائن بنائی ہے جو نظر نہیں آتی اور یہ پانی اوپر چلا جاتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے جہاز کا سفر کیا ہو گا، کبھی بادلوں سے گزرے ہوں گے تو کہیں کوئی ٹنکی نظر نہیں آئی؟ کہاں ہے وہ ٹنکی جو بادلوں میں ہے؟ وہ ٹینک جو بادلوں میں ہے نظر نہیں آتا مگر وہ بادلوں میں موجود ہے، جب رب چاہتا ہے بارش برستی ہے۔ امید ہے یہ بات سمجھ آگئی ہو گی۔

کھارا پانی میٹھا ہو گیا

اب دوسری بات بتاتا ہوں: جو پانی اوپر گیا تھا وہ تو کھارا پانی تھا ذرا سوچیے آج سائنس اتنی ترقی کر گئی، بلین ڈالرز کے پلانٹس لگائے، بڑے تجربے کیے تب جا کر سمندر کا پانی پینے کے قابل بنایا مگر ایسا میٹھا پانی شاید وہ اب بھی نہیں بنا سکے مگر یہ سارا کھارا پانی اوپر جاتا ہے

جب نیچے برستا ہے تو کیسا میٹھا اور لذیذ ہوتا ہے۔ سب سے اچھا منرل واٹر، آج سائنس بھی یہ مانتی ہے اور قرآن نے پہلے ہی کہہ دیا بارش کا پانی مبارک پانی ہے اس میں شفا ہے، لیکن آج سائنس کہتی ہے: صاف و شفاف اور بہترین اور منرل سے بھرپور پانی بارش کا پانی ہے۔ وہ کدھر فلٹر ہوا؟ ادھر کون سا پلانٹ ہے جو نظر ہی نہیں آتا؟ جہازوں میں سفر کرنے والوں کو آسمان میں کوئی فلٹر پلانٹ نظر آیا؟ مگر پانی فلٹر بھی ہو گیا۔

سمندر نہیں مگر بارش ہے

تیسری بات: اگر بارش کا پانی سمندر کے بخارات سے بنتا ہے تو بارش تو کراچی میں برسنی چاہئے تھی، پنجاب میں کیسے برستی ہے؟ ہمارے پاس سمندر تھا ان کے پاس تو نہیں ہے؟ پوری دنیا میں کئی ایسے ملک ہیں جہاں سمندر ہی نہیں ہے لیکن وہاں بھی بارش ہوتی ہے، وہاں بارش کیسے ہو جاتی ہے؟ اللہ اکبر۔ رب نے ان بادلوں کو چلانے کا انتظام کیا، ہوا کا نظام بنایا، یہ بادل کو لے کر چلتی ہے اور ہر اس جگہ پر جا کر پانی پہنچتا ہے جہاں انسان کو ضرورت ہے۔

گلیشئیر اور پانی

چوتھی بات: اچھا بارش برسی کسی نے کٹورا بھرا، کسی نے ٹینک بھر لیا، بارش ختم ہوئی پھر پانی ختم ہو جاتا، دوبارہ کیسے ملتا؟ سبحان اللہ! ہمارے گھروں میں فریج ہوتے ہیں، جس میں پانی کو جما کر برف بنالیتے ہیں، اللہ پاک نے شمالی علاقہ جات میں، نادرن ایریاز میں ایسے فریج بنا دیئے کہ جہاں یہ بارش کا پانی جم جاتا ہے، سائنس بتاتی ہے کہ اب بھی ایسے کئی گلیشئیر ہیں جو 100 سال سے زیادہ وقت ہو گیا پگھلے ہی نہیں ہیں، وہ پانی کا اسٹور موجود ہے۔ جب

گرمیوں میں کھپت بڑھتی ہے، تو گلیئشیر پگھلنا شروع ہوتا ہے، نہروں میں پانی آتا ہے پوری دنیا میں جہاں ضرورت ہوتی ہے ان علاقوں میں پانی پہنچتا ہے۔

یا اللہ! تیرا شکر ہے

پانچویں بات: لوگ کہتے ہیں: انڈر گراؤنڈ ٹینک ہونے چاہئیں، اللہ پاک نے زمین کو کیسی صلاحیت دی ہے، جتنا پانی ہم نے پینا ہے ہم نے پیا، ایکسٹرا پانی زمین کے اندر چلا گیا اور زمین کے اندر محفوظ ہو گیا، اسٹوریج ہو گیا جب ہمیں ضرورت پڑی ہم بورنگ کرتے ہیں اندر سے پھر صاف پانی نکل آتا ہے۔ یہ نظام اگر آپ سمجھ لیں ناں تو پھر ہر گھونٹ پر کہنے کو جی چاہے گا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

زمین پر سب سے پہلے بارش جب برسی تھی وہ دن بھی 10 محرم کا ہی دن تھا۔

عاشوراء میں استغفار کیجئے

یاد رکھئے! یہ دن گھومنے پھرنے کا دن نہیں ہے، لوگ اس دن پکنک منانے جاتے ہیں، اب جناب گھومنے پھرنے جارہے ہیں۔ یہ بڑا تاریخی دن ہے یہ عبادت کا دن ہے، اللہ کو یاد کرنے کا دن ہے، ایک اہم ترین اور عظیم واقعہ ہونا ہے اور وہ قیامت کا دن ہے کتابوں میں لکھا ہے کہ جب قیامت آئے گی تو وہ دن بھی 10 محرم ہی کا دن ہو گا۔ دس محرم کے دن تمام جانور خوفزدہ ہوتے ہیں، انسان تو گھوم پھر رہا ہوتا ہے لیکن جانوروں کو یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں قیامت نہ آجائے۔

شہادت حسین

اور پھر اسی دن وہ واقعہ ہوا جس کی شہرت دس محرم کے حوالے سے عام ہو گئی کہ امام عالی مقام، امام عرش مقام، امام تشنہ کام، امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقا کو بڑی بے دردی اور بے رحمی سے کربلا کے میدان میں پیاسا شہید کیا گیا۔ غور کیجئے کہ والدین سے بڑھ کر اولاد کے لئے تو کوئی عزیز نہیں ہوتا، ان کے انتقال کے وقت جیسی تکلیف ہوتی ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دو تین سال، چار سال، زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے بعد ویسی تکلیف نہیں رہتی مگر اللہ کریم کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے دلوں میں اہل بیت کی کیسی محبت رکھی ہے کہ 14 سو سال کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن جب بھی کربلا کا واقعہ سنتے ہیں، جب بھی امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کی مظلومیت کے واقعات سنتے ہیں تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ دل تڑپنے لگتا ہے کہ دشمنان اہل بیت نے ان کے ساتھ کیسا ظلم کیا تھا۔ ایک شاعر لکھتے ہیں:

جن کو دھوکے سے کوفہ بلایا گیا	جن کے بچوں کو پیاسا رلایا گیا
جن کی گردن پر خنجر چلایا گیا	اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام

پیارے اسلامی بھائیو! ان بدبختوں نے اتنے بڑے مرتبے والی شخصیت کے ساتھ ایسا ظلم کیا، کیا وہ اندھے ہو گئے تھے یا انہیں سمجھ نہیں تھی کہ ہم کن عظیم ہستیوں پر یہ ظلم کر رہے ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے عظیم مرتبے کو سمجھنے کے لئے حدیث پاک سماعت کیجئے:

حسین مجھ سے اور میں حسین سے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم امام حسین رضی اللہُ عنہ سے بے حد محبت کرتے تھے، آپ کا ارشادِ گرامی ہے: حُسَيْنٌ مِنِّي وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ[1] حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ آپ کبھی حسنین کریمین کو اپنے مبارک کاندھے پر بٹھاتے، کبھی گود میں اٹھاتے اور انہیں چوما کرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ یہ میرے پھول ہیں۔ سیّدی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

ان دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثال گل

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے شانِ اہلِ بیت بیان کرتے ہوئے اپنے ایک شعر میں اس خاندان کو ایک باغ کہا ہے:

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی | زہرہ ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

سوار کتنا اچھا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کا ایک اور واقعہ یہ بھی ہے کہ ایک بار آپ حضرت امام حسن رضی اللہُ عنہ کو اپنے کندھوں پر بٹھائے جارہے تھے، ایک صحابی کہتے ہیں: اے حسن! کتنے خوش نصیب ہو تمہیں سواری کیسی ملی کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کاندھے پر ہیں۔ اس پر نانائے حسن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار بھی تو کتنا اچھا

---

1 ...ترمذی، 5/429، حدیث:3800۔

ہے۔[1] اتنا پیار ہے اپنے نواسوں سے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے گھر میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کسی مولوی صاحب کو بلاکر اذان دلوادیں، کسی نیک آدمی سے گھٹی دلوادیں، شہد چٹادیں یا چھوٹی سی کھجور کھلا دیں کہ یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی قسمت پر ہماری جان قربان ہو! آپ کے منہ میں سب سے پہلی جو خوراک پہنچی تو وہ لعابِ مصطفیٰ تھا۔ سبحان اللہ! اور کانوں میں جو پہلی آواز پہنچی وہ نبی پاک کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے اذان کے یہ الفاظ "اللہ اکبر! اللہ اکبر" تھے۔ سبحان اللہ! ہمارے پاس نہ تو وہ الفاظ ہیں اور نہ ہماری اوقات ہے کہ ہم حسنین کریمین اور ان کے عالی گھرانے کی شان بیان کرسکیں، ہم تو ان کے ذکر سے برکتیں حاصل کرتے اوران کے در سے صدقہ وخیرات کی بھیک مانگتے ہیں، جیسے کسی شاعر نے کہا ہے:

کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو | در پہ آیا ہوں بن کر سوالی

شہادت کی خبریں

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کے ساتھ ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرشتوں کے ذریعے یہ خبر بھی بتادی گئی تھی کہ امام حسین کو شہید کردیا جائے گا اور ایک

1 …ترمذی، 5/432، حدیث:3809۔
2 …ابن ماجہ، 1/96، حدیث:143۔

فرشتے نے تو آپ کو اس جگہ کی مٹی بھی لا کر دکھائی تھی کہ حضور! یہ وہ جگہ ہے جہاں امام حسین کو شہید کیا جائے گا۔ اسی طرح خود امام حسین کو بھی یہ بات معلوم تھی، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا، مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور کئی صحابہ کو اس بات کا علم تھا کہ یہ شہید کر دیئے جائیں گے اور یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کی امت کے لوگ ہی شہید کریں گے۔ لیکن پوری زندگی میں کبھی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے یہ عرض نہیں کیا کہ بابا جان! آپ حسین سے اتنا پیار کرتے ہیں، یہ میرا بھی لختِ جگر ہے آپ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کریں کہ یہ آنے والا امتحان ٹل جائے اور حسین کو شہید نہ کیا جائے۔ اسی طرح مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بھی بارگاہِ رسالت میں یہ فریاد نہیں کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! سارا مدینہ اپنی مشکلیں حل کروانے کے لئے آپ سے دعائیں کرواتا ہے اپنے نواسے کے لئے بھی دعا فرما دیں اور خود امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی شہادت سے بچنے کے لئے کبھی یہ دعا نہیں کی اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس بارے میں عرض کی۔ سبحان اللہ! اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ سب اس امتحان کے لئے تیار تھے اور اپنے بچے کو شہید ہونے کے لئے پال رہے تھے۔ یہ شان ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس گھرانے کی، ایک شاعر کہتے ہیں:

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے | نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

واقعہ کربلا سے سیکھنے کی باتیں

آج میں اپنے بیان میں واقعہ کربلا یا اس کربلا کے جو حقائق ہیں وہ بیان نہیں کروں گا کیونکہ یہ تو کئی بار ہم نے سنے ہیں کہ کیسے لڑائی ہوئی؟ تو کب پانی بند ہوا، تو پہلا وار کس نے

کیا؟ تو پہلا شہید کون ہوا؟ یہ واقعات ہم سنتے رہتے ہیں مگر میری اور آپ کی زندگی میں فرق کیا پڑتا ہے؟ اس واقعے سے ہم نے کیا سیکھا؟ ہم میں سے کئی وہ ہیں جن کی زندگی میں 40 بار عاشوراء آیا ہوگا۔ کسی کی زندگی میں 30 بار آیا۔ کسی کی زندگی میں 50 بار عاشوراء آیا۔ عاشوراء کا دن اتنی بار آیا مگر ہماری زندگی میں فرق کیا آیا؟ ہم نے عاشوراء اور واقعہ کربلا سے کیا سیکھا؟

اس واقعے سے آج ہم کچھ سیکھ کر اُٹھیں کہ کربلا کا میدان کیا پیغام دیتا ہے۔ یہ واقعہ مجھے اور آپ کو کیا سکھاتا ہے؟ حالانکہ اس ایک واقعے میں ہمارے لئے بہت سے اہم پیغام موجود ہیں، آیئے! اس بارے میں کچھ ملاحظہ کیجئے:

پہلا پیغامِ کربلا

کربلا کے اس واقعے سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ ہم ہر امتحان اور آزمائش کے لئے ہر وقت تیار رہیں مگر افسوس ہم پر کوئی چھوٹی سی مصیبت آجائے تو زبان پر شکوہ شکایات جاری ہوجاتے ہیں کہ بس یار آج کل بہت پریشان ہوں، سر کا درد جان نہیں چھوڑتا ہے، ہر وقت کمر میں درد رہتا ہے، کاروبار بڑا ہی مندا چل رہا ہے۔ جس کو دیکھو ہر ایک کی زبان پر یہی شکایات رہتی ہیں ہمارا یہی تو مسئلہ ہے کہ ہم شکر نہیں کرتے اور ہم آزمائش کے لئے تیار بھی نہیں رہتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دینی تعلیمات سے دور ہیں اور قرآن کریم نہیں پڑھتے حالانکہ قرآن میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ | ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! صبر اور

الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (پ:2،بقرہ:153) نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

اس کے بعد فرمایا:

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (پ:2،بقرہ:155-156)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

قرآنِ کریم ہماری تربیت کر رہا ہے، پہلے سے گویا ہمارا ذہن بنا رہا ہے کہ دیکھو! اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، نماز اور صبر سے مدد طلب کرو! پھر یہ تسلی بھی دی کہ اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ اور پھر آگے اصل بات شروع ہوتی ہے کہ ہم عنقریب تمہیں آزمائیں گے، جن چیزوں سے آزمائیں گے اس کی لسٹ بھی جاری فرمادی کہ تمہیں بھوک سے آزمائیں گے، غربت آجائے گی۔ تمہارے پھل کم ہو جائیں گے۔ تمہارا مال کم ہو سکتا ہے، تمہیں دشمن کا خوف بھی ہو سکتا ہے، لیکن پھر آگے یہ کہا: وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ خوشخبری ہے صبر والوں کے لئے۔ جب ان پر مشکل آتی ہے تو کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ تو اس

کا مطلب یہ ہوا کہ زندگی میں ہم پر جو مشکلات آئیں یا آرہی ہیں یا آگے بھی آئیں گی لیکن قرآن کہتا ہے: صبر والوں کے لئے خوشخبری ہے، جب مشکل آتی ہے تو تیار ہوتے ہیں، اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہیں تو کربلا کا میدان، کربلا کا یہ واقعہ صبر کا درس دیتا ہے۔ آج سے نیت کریں کہ مشکلوں پر بے صبری نہیں بلکہ صبر کا دامن تھامیں گے، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیں گے۔

دوسرا پیغامِ کربلا

کربلا کا واقعہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ چاہے کیسی ہی مشکل درپیش ہو، مصیبتوں میں گھرے ہوں مگر نماز نہیں چھوڑنی چاہیے کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے تلواروں کے سائے اور دشمنوں کے خوف کے باوجود کربلا کے میدان میں نماز نہیں چھوڑی تھی، جبکہ اُدھر یزیدی لشکر میں ناچ، گانے اور رقص و سرور جاری تھا۔ مگر افسوس! آج ہمارے دن اور رات فلمیں دیکھنے اور گانے وغیرہ سننے میں بسر ہورہے ہیں، نمازوں کا کوئی ہوش نہیں ہوتا، دن بھر کام کاج کے بہانے نمازیں چھوڑ دیتے ہیں اور رات کو عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جاتے ہیں بعض تو رات بھر موبائل میں فضول چیزیں دیکھ کر اپنا وقت برباد کرتے ہیں اور پھر صبح دیر تک سونے کی وجہ سے فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور دعوی یہ کرتے ہیں کہ **میں تو پنجتن کا غلام ہوں** وہ کربلا کا میدان یاد کیجئے! یزیدیوں کی راتیں کیسے گزریں؟ اور حسینیوں کی راتیں کیسی گزریں؟ امام حسین کے چاہنے والے کی رات تو سبحان اللہ

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے | کھلے آنکھ صلِ علیٰ کہتے کہتے

غور کیجئے۔ ہم سب نے قیامت کے دن امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنی ہے، کرنی

ہے ناں ان شاء اللہ، ہماری تو تمنا ہے کہ ہمارا حشر ان کے ساتھ ہو، ہم وہیں ان کے پیچھے پیچھے جنت میں جائیں گے۔ اگر وہاں سوال ہو گیا کہ تم کونسے طریقے پر زندگی گزار کر آئے ہو حسینی یا یزیدی؟ جی ہاں! یہ غور کرنا ہے، اس کربلا کے واقعے میں دو گروپس تھے، ہمیں ایک گروہ چننا ہے، اپنے لئے ایک گروپ پسند کرنا ہے اور حقیقتاً ہمیں امام حسین کے ہی گروپ کو پسند کرنا ہے، ہمیں ان ہی کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ یزیدیوں کے پیچھے تو نہیں جاناناں، تو یہ غور کریں کہ ہمارے اعمال ایسے ہیں کہ نہیں؟

یزید تھا حسین ہیں

ایک اور بڑی پیاری بات بتاؤں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے والوں میں 72 افراد تھے، سب شہید ہو گئے تھے، ان 72 میں سے ایک مرد واپس جاتا ہے۔ وہ ہیں امام زین العابدین، عابد بیمار رضی اللہ عنہ ٹھیک ہے۔ اُدھر ہزاروں واپس جاتے ہیں، یہاں تو سارے شہید ہو جاتے ہیں بس! ایک ہی واپس جاتا ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا سوال بنتا ہے، کیا دنیا میں کوئی ایک شخص بھی ایسا ملا ہے، آج تک کہیں کسی نے ایسا سنا ہے، جس نے یہ کہا ہو کہ میں اس یزیدی لشکر کی اولاد میں سے ہوں جو لشکر امام حسین اور ان کے ساتھیوں سے لڑنے گیا تھا۔ آپ کو ایک بھی نہیں ملا ہو گا حالانکہ ہزاروں واپس گئے تھے۔ ان کی نسل کا، ان کی بات کرنے والا کوئی نہیں ہے اور حسینی لشکر میں صرف حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ واپس آئے ہیں آج دنیا کے کونے کونے میں آپ کو حسینی سیّد ملتے ہیں۔ یہ کیسے ہو گیا؟ ایک مرد واپس آیا اور نسل میں اتنی برکت ہو گئی، اس کربلا کے واقعے سے یہ سیکھنے کو ملا کہ جو چیز اللہ پاک کی راہ میں قربان کی جائے اللہ پاک اس میں

برکت ڈال دیتا ہے۔ ایک بڑی پیاری بات، بڑا خوبصورت جملہ ہے:

کربلا کی کہانی تو بس اتنی ہے | یزید تھا حسین ہیں

بس! یزید ختم اور امام حسین آج بھی کروڑوں دلوں پر حکومت کرتے ہیں، یزید کا نام لینے والا کوئی نہیں ہے۔ کوئی اپنے بچے کا نام یزید نہیں رکھتا۔ اور حسین کا نام رکھنے والے اور ان کا نام سر پر عزت کے ساتھ رکھنے والے کروڑوں مسلمان ہیں بلکہ وہ کونسا مسلمان ہے جس کے دل میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت نہیں ہے بلکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

اگر برکت چاہئے تو۔۔۔

سمجھنے والی بات یہ ہے، سیکھنے والی بات یہ ہے کہ جو چیز اللہ پاک کی راہ میں قربان کردی جائے تو اللہ پاک اس میں برکت ڈال دیتا ہے اب اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی صحت میں برکت ہو تو آپ اپنی باڈی کو، اپنے جسم کو اللہ پاک کی راہ میں استعمال کریں، نماز پڑھیں، دین کے کام میں استعمال کریں، اللہ پاک آپ کی صحت میں برکت ڈال دے گا۔ آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان میں برکت ہو، آپ کے الفاظ مؤثر ہو جائیں۔ آپ اپنی گفتگو میں اللہ و رسول کا نام لینا شروع کریں۔ درود پاک پڑھیں، ذکر اللہ کریں، تلاوت قرآن کریں، لوگوں کو اسلام کی، نیکی کی دعوت دیں۔ اللہ پاک آپ کی گفتگو میں برکت ڈال دے گا۔ آپ چاہتے ہیں آپ کے مال میں برکت ہو جائے، اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کریں، اللہ پاک آپ کے مال میں برکت ڈال دے گا۔ آپ چاہتے ہیں کہ اللہ پاک آپ کی اولاد میں برکت ڈال دے۔ آپ اپنی اولاد کو دین کے کاموں کی طرف لگائیں اللہ پاک اس

میں برکت ڈالے گا، ان کے نصیب اچھے کرے گا تو کربلا کا یہ پیغام ہے کہ جس چیز میں آپ برکت چاہتے ہیں اس چیز کو اللہ پاک کی راہ میں قربان کریں۔ اللہ پاک اس میں اور برکت ڈال دے گا۔

تیسرا پیغام کربلا

جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، امام حسین گویا دنیا سے جاتے ہوئے میسج دے گئے کہ ہم تلواروں کے سائے میں بھی سجدے نہیں چھوڑتے۔ وہاں نمازیں قضا نہیں ہوئیں۔ آج تمام حسینیوں کو، تمام پنجتن کے غلام کو، امام حسین کی نیاز بنانے والوں کو میسج ہے کہ کربلا والوں نے اس میدان میں نماز قضا نہیں کی اور آج ہماری پلنگ کے اوپر سوتے ہوئے نماز قضا ہو جاتی ہے۔ آج تھوڑی طبیعت خراب ہے، یار موڈ اچھا نہیں ہے۔ بس! کل پڑھ لوں گا، بس! اگلے جمعے سے نہیں چھوڑوں گا، ہماری نماز قضا ہوتی ہے۔ اگر قیامت کے دن امام حسین سے ملاقات ہو گئی اور انہوں نے پوچھ لیا کہ ہم نے تو کربلا کے میدان میں بھی نماز قضا نہیں کی اور تم اپنے گھر پر نماز قضا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں پنجتن کا غلام ہوں۔ کیا ہمارے پاس کوئی جواب ہو گا؟ بس! آیئے! آج یہ پکی سچی نیت کر کے جانا ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے آج کے بعد ہماری نماز قضا نہیں ہو گی۔

چوتھا پیغام کربلا

کربلا سے یہ بھی پیغام ملتا ہے کہ قرآن کتنا اہم ہے مگر آج ہماری بہت بڑی تعداد کو صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا اگر آتا ہے تو پڑھنے کا ٹائم نہیں ہے، ذرا

سوچئے تو سہی کہ کتنا خوف ہوگا، کتنی افرا تفری کا عالَم ہوگا، لاشیں پڑی ہوئی ہیں مگر میرے امام تلاوت کر رہے ہیں اور ہم اپنے گھر میں **A.C** چل رہا ہوتا ہے پھر بھی تلاوت نہیں کرتے۔ یہ موبائل ہم سے روز گھنٹوں لے جاتا ہے۔ سورہ ملک پڑھنے کا ٹائم نہیں ملتا حالانکہ اسی موبائل میں قرآن بھی ڈاؤن لوڈ ہو سکتا ہے سورہ یٰسین پڑھنے کا ٹائم نہیں ملتا۔ کئی ایسے حافظ قرآن ہوتے ہیں جو اپنے قرآن کو دہراتے نہیں ، اللہ پاک نے آپ کو اتنی بڑی نعمت دی ہے کیا آپ کے سینے میں قرآن محفوظ ہوا؟ گویا آپ کو جنت کا راستہ مل رہا تھا اور آپ نے اُسے بھلا دیا، آپ اُسے بھی نہیں پڑھتے ، ایسا نہ کریں ۔ حدیث پاک میں ہے: وہ دل ویران ہے جس میں کچھ قرآن نہیں ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب کے لئے سوال ہے: میرے دل میں کتنا قرآن ہے؟ میں روز کتنا قرآن پڑھتا ہوں؟ خدارا! یہ کربلا کا پیغام ہے، امام حسین رضی اللہ عنہ کی روح بھی بہت خوش ہوگی۔ اپنے امام کو گفٹ دینا چاہتے ہیں ، ایصالِ ثواب کرنا چاہتے ہیں، لنگر بنا کر، کھچڑا بنا کر اور نیاز بانٹ کر ضرور کریں مگر اس بار تھوڑا ہٹ کر گفٹ دیجئے، کچھ اسپیشل دیجئے۔ ایصالِ ثواب بھی کریں کہ کھچڑا ضرور بنائیں، نیاز بھی بنائیں مگر اس بار نیازی کی ساتھ ساتھ نمازی بن کر ہم امام حسین کو ایصال ثواب کریں ۔ ہم پہلے نمازی ہیں پھر نیازی ہیں۔ تو نیت کریں ان شاء اللہ! اب روزانہ قرآن پڑھیں گے ۔ جی ہاں! عاشوراء کا دن ہماری زندگی کا ٹرننگ پوائنٹ بنے، میں نے واقعہ کربلا سے یہ سیکھنا ہے کہ

---

1 ...ترمذی، 4/419، حدیث: 2922۔

وہ وہاں تلاوت نہیں چھوڑتے تھے، ان شاء اللہ !اب میں بھی تلاوت کروں گا۔ خدارا! قرآن سے دوستی کرلیں۔

پانچواں پیغام کربلا

امام حسین رضی اللہ عنہ کو بہت زیادہ پریشرائز کرنے کی کوشش کی گئی، آپ پر دباؤ ڈالا گیا ان کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ آپ یزید کی بیعت کرلیں، اچھا آج میں اور آپ مدینے جانے کے لئے کتنا ترستے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ تو پیدا ہی مدینے میں ہوئے تھے پھر بھی مدینہ چھوڑنا پڑا۔ پہلے آپ مکہ آگئے، 5 مہینے مکے میں رہے تاکہ کسی طرح معاملہ ٹل جائے لیکن جب اس کے بعد بھی معاملہ نہیں ٹلا اور کوفیوں کے خطوط آتے رہے تو پھر آپ کوفہ گئے، مدینہ چھوڑنا پڑا۔ سب کچھ چھوڑنا پڑا، خاندان چھوڑنا پڑا، پھر شہید بھی ہوگئے۔

جب ایسی صورتحال تھی تو امام حسین رضی اللہ عنہ سمجھوتہ کرلیتے، کمپرومائز کرلیتے، کیوں پورے خاندان کو شہید کروا دیا؟ مگر میرے امام جانتے تھے کہ اگر آج میں نے کمپرومائز کرلیا تو پھر نانا جان کی ساری امت کے لئے ایک مثال بن جاتی ہے کہ جب حسین کمپرومائز کرسکتے ہیں تو پھر ہم بھی کرسکتے ہیں۔ آپ نے باطل کے آگے سر نہیں جھکایا، سر کٹا دیا مگر نانا کے دین کو سربلند کرگئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہم سب کے لئے پیغام ہے، ان تمام لوگوں کے لئے پیغام ہے جو آج چھوٹی چھوٹی باتوں پر کمپرومائز کررہے ہیں۔ ارے جناب کیا کریں سبھی لوگ جھوٹ بولتے ہیں سچ کا زمانہ نہیں، تھوڑا بہت جھوٹ تو ہم بھی بول لیتے ہیں۔ کمپرومائز

کرلیا۔ ساری مارکیٹ ملاوٹ کرتی ہے، میں نہیں کروں گا تو جناب میرا مال نہیں بکے گا، مارکیٹ کے لیے کرنا پڑتا ہے۔ کمپرومائز کرلیا۔ بچے کی شادی ہے، کیا کریں پورے خاندان والوں کا رسم و رواج ہے، نہیں کریں گے تو خاندان والے ناراض ہوجائیں گے ، ہمیں کنجوس سمجھیں گے، جناب خاندان والوں کو منہ دینا پڑتا ہے، ناچ گانے کرلیے!! حرام کام کرلیے!! کرلیا کمپرومائز!!! دوستوں میں بیٹھتا ہوں۔ سارے دوست تاش کھیلتے ہیں، سارے دوست جوا کھیلتے ہیں، تھوڑا بہت مجھے بھی کمپنی دینی پڑتی ہے ورنہ سب مذاق اڑائیں گے، تھوڑا بہت تو کرنا پڑتا ہے۔ کرلیا کمپرومائز!!!

آپ کا یہی تو امتحان تھا، وہ کربلا کے میدان میں جان لٹاگئے کمپرومائز نہیں کیا۔ لوگ کہتے ہیں: ہمارے ملک میں کرنا پڑتا ہے۔ کیا کریں جاب ایسی ہے نماز کا ٹائم نہیں ملتا۔ کیا کریں جاب ایسی ہے اس میں روزہ نہیں رکھ سکتے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں: جاب ایسی ہے داڑھی نہیں رکھ سکتے، چند پیسوں کی خاطر کمپرومائز کررہے ہو؟ دنیا کی خاطر؟ میرے امام نے کربلا کے میدان میں سکھایا تھا کہ باطل کے آگے سر نہیں جھکانا۔ اور آپ یہ سمجھتے ہو کہ نماز کے لیے یہ جاب چھوٹ جائے گی، ارے چھوڑ دیجئے ایسی جاب، اللہ پاک آپ کو ایسی 10 اچھی جابز عطا فرمادے گا۔ ایک در بند ہوگا وہ آپ کے لئے 10 در کھول دے گا۔ اپنے اندر ہمت تو لائیے، پھر کہتے ہیں: میں پنجتن کا غلام ہوں جو ہر بات میں کمپرومائز، ہر چھوٹی بات میں پھسل جاتے ہیں، کہتے ہیں: کیا کریں چلتا ہے۔ نہیں چلے گا ہرگز نہیں چلے گا، وہ چیز نہیں چل سکتی جس میں میرے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناراضی ہے، میں جس میں کربلا والوں کے طریقے سے ہٹ رہا ہوں۔ یزیدی کام

کروں اور کہوں کہ میں پنجتن کا غلام ہوں۔اس بات کو بریلی کے تاجدار سے سیکھیے۔ بریلی کے تاجدار، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر ہے اللہ کرے دل پر نقش ہو جائے، کہتے ہیں:

کروں مَدحِ اَہلِ دُوَل رضا پڑے اِس بَلا میں مِری بَلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

میرا دین روٹی کا ٹکرا نہیں ہے کہ تھوڑے پیسوں کے لیے بیچ دوں۔اب یہ آپ کا امتحان ہے کہ بہت سارا نفع نظر آرہا ہے ایک ڈیل آرہی ہے جس میں پیسے بہت ہیں مگر حرام ہے، اللہ پاک کی ناراضی والی ڈیل ہے۔پیسے بھی فوراً مل جائیں گے مگر اب آپ کا امتحان ہے یزیدی ہو کہ حسینی ہو۔اپنے دل سے پوچھیے کہ یہ کام کروں گا تو کیا اللہ اور اس کے رسول اور اہل بیت راضی ہوں گے یا ناراض ہوں گے؟ آپ پیسوں کو ٹھکرا دیجیے اور کہیے:

میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

بڑا دل تھا، بڑا ارمان تھا، ایک شوق تھا جو پورا کرنے کا موقع آگیا مگر وہ حرام کام کے ذریعے پورا ہو رہا ہے، نہیں کرنا یہی تو آپ کا امتحان ہے۔یہ کربلا کا پیغام ہے کہ اس کام سے اپنے آپ کو بچانا ہے، کمپرومائز نہیں کرنا ہے اگر واقعی پنجتن کے غلام ہو تو غلط کام کی طرف آگے نہیں بڑھنا ہے۔خدارا! اس بات کو سیکھیے اور اپنی زندگی میں مضبوطی اور بلند حوصلہ پیدا کیجیے، ایسے امتحان آئیں گے اور آتے رہیں گے۔وہی تو امتحان ہے کہ جب آپ کے سامنے حرام آیا اور آپ نے اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے اُسے ٹھکرا دیا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام | لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

یہ ہماری زندگی کا فوکس ہونا چاہیے، فیملی راضی ہو جائے، دوست راضی ہو جائے، خاندان والے راضی ہو جائیں۔ سیٹھ راضی ہو جائے، سب کو چھوڑ دیجئے، پہلے یہ دیکھیں کہ اللہ اور اس کے رسول راضی ہیں کہ نہیں۔ وہ راضی ہیں تو بس سب ٹھیک ہو جانا ہے، آپ سب کو راضی کرنے کے چکر میں اپنے اللہ کو، اللہ کے حبیب کو ناراض کر رہے ہو، ایسا نہ کریں۔ یہ کربلا کا پیغام ہے۔

چھٹا پیغام کربلا

کربلا کے واقعے میں اسلامی بہنوں کے لئے بھی ایک پیغام ہے کہ زندگی میں کیسا ہی وقت آئے، کیسی ہی مصیبت یا غم طاری ہو مگر پردے کا اہتمام رکھیں۔ کربلا کے میدان میں خیمے لگے ہوئے تھے اور ان نیک بیبیوں کے پاس بھائی بھتیجوں، بھانجوں بیٹوں کی شہادت کی خبریں آرہی تھیں، کسی کے والد کسی کے شوہر بھی شہید ہو رہے تھے، وہ کیسی گھبراہٹ اور پریشانی کا وقت تھا مگر کوئی نیک بی بی چیختی، چلاتی، بے پردہ خیمے سے باہر تشریف نہیں لائی اور اس حالت میں بھی ان کا پردے کا اہتمام تھا۔ انہوں نے اپنے عمل سے یہ بتادیا کہ پنجتن کی غلامی یہ ہوتی ہے کہ کسی صورت بھی بے پردگی نہیں ہونے دی مگر آج ہماری خواتین کا حال یہ ہے کہ گلی بازاروں میں بے پردہ ہو کر گھومتی پھرتی ہیں اور کچھ شریر اور دین کے دشمن لوگ انہیں بے راہ روی پر اکسانے کے لئے عورت کی آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں، میری بہنو! خدارا! ہوش سے کام لیجئے اور ایسے لوگوں کی باتوں میں آکر اسلام کی دی ہوئی عزت ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

ایک دلچسپ مکالمہ

مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری دامت برکاتہم العالیہ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک غیر مسلم نے کسی مسلمان سے کہا کہ آپ لوگوں نے اپنی عورتوں کو قید میں رکھا ہوا ہے ،ان سے تو کوئی ہاتھ بھی نہیں ملا سکتا۔ہمارے یہاں تو ہر کوئی عورتوں سے Shake hand کرلیتا ہے ۔ مسلمان نے اس سے کہا:اچھا یہ بتاؤ تمہارے ملک کی ملکہ سے کوئی ہاتھ ملاناچاہے توکیا اس سے بھی ملا سکتا ہے؟اس نے کہا: نہیں ملکہ تو بہت بڑی شخصیت ہوتی ہیں اس سے تو چند مخصوص لوگ ہی ہاتھ ملاسکتے ہیں۔باقی لوگ تو اس کے قریب بھی نہیں جاسکتے۔مسلمان نے کہا:تمہارے ملک میں ایک ملکہ ہے اور ہم نے تو اپنی ہر عورت کو ملکہ کا درجہ دیا ہوا ہے۔ہماری ہر عورت کی عزت ہے ،ہماری ہر عورت سے صرف وہی ہاتھ ملاسکتا ہے جس کو شریعت اجازت دیتی ہے،ان کے علاوہ کوئی غیر مرد عورت کو ٹچ بھی نہیں کر سکتا۔

یہ اسلام نے عورت کو مقام دیا ہے،غیر مسلم یہ چاہتے ہیں کہ عورتوں سے ان کا وہ مقام ومرتبہ چھین لیا جائے اور عورتوں کو ان وحشت ناک لوگوں کے حوالے کردیا جائے۔اور کہتے ہیں یہ آزادی ہے۔

خدارا!میری بہنیں،میری مائیں جس پنجتن پاک اور خاتون جنت کی آپ کنیز کہلانا چاہتی ہیں۔آپ پہلے فیصلہ کرلیں،میری بہنیں سوچ لیں کہ کس کی غلامی اختیار کرنی ہے؟ خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنت میں جانا ہے یا فلم ایکٹریس کے ساتھ جہنم میں جانا ہے؟خود سوچیں کہ ہم کس کے پیچھے چل رہی ہیں ،یہ معاشرہ ہم کو کدھر

لے کر جا رہا ہے، کربلا کا یہ پیغام میری بہنوں کے لئے ہے، وہ جو بیبیاں تھیں وہ پردہ دار تھیں۔ آپ بھی پردہ دار رہیں۔

ساتواں پیغام کربلا

یہ بیان کی آخری بات ہے، باتیں تو بہت ساری ہیں لیکن وقت کافی ہو گیا، امام حسین کی سیرت سے ایک اور بات سیکھنے کو ملتی ہے۔ کسی پر ظلم کرنا حسینی طریقہ نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قتل کرنا ہی ظلم ہے بلکہ باقاعدہ لوگ کہتے ہیں: میں کہاں ظلم کرتا ہوں، میں نے کب کسی کو قتل کیا ہے۔ کسی کی ٹانگیں نہیں توڑیں۔ یہ بھی ایک بڑا عجیب نظریہ ہے، جی ہاں! ظلم صرف کسی کو قتل کرنے، کسی کا سر پھوڑنے اور کسی کو زدوکوب کرنے کا ہی نام نہیں ہے۔ ظلم کے بارے میں چند باتیں بتاتا ہوں:

❁ آستین چڑھائیں ❁ کسی کی طرف لپکے، اس کو ڈرایا یہ بھی ظلم ہے ❁ کسی کو گھور کر دیکھا وہ سہم گیا یہ بھی ظلم ہے ❁ کسی کا مذاق اڑایا، عجیب عجیب نام رکھتے ہیں: کالا، موٹا، چھوٹا، یہ بھی ظلم ہے ❁ کسی کا جوئے کے ذریعے مال بٹور لیا یہ بھی ظلم ہے ❁ سود کے ذریعے مال لے لیا، یہ ظلم ہے ❁ ناپ طول میں کمی کر کے مال چھین لیا، یہ بھی ظلم ہے ❁ رشوت لی جو ظلم ہے ❁ والدین کو ستایا ظلم ہے ❁ پڑوسی کو تکلیف دی ظلم ہے، ❁ رات کو شور شرابہ کرکے، نائٹ کرکٹ کھیل کر ساری ساری رات شور مچا کر لوگوں کی نیندیں برباد کرنا یہ بھی ظلم ہے۔

یزید ظالم تھا بتایئے! اب کس طریقے پر چلنا ہے۔ جی ہاں! غلط پارکنگ کرتے ہیں اور سوچتے بھی نہیں ناں، جو ہوتا ہو دیکھا جائے گا۔ میرا کام تو ہو جائے چاہے وہ بیچارہ گھر سے نکل ہی

نہ سکے، اس کا دروازہ لاک کر دیا۔ یہ بھی ظلم ہے۔

❀ بہتان لگایا ❀ الزام لگایا، ظلم ہے، ظلم ظلم ہوتا ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ ظلم کرنا یزیدی طریقہ ہے حسینی نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اپنا خود کا احتساب کیجئے کہ ہم کس طرح زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ ہم نے یہ ظلم کئے ہیں تو پھر ہمیں معافی مانگنی ہوگی۔ ہمیں تھوڑا سا دل بڑا کرنا ہوگا، اِدھر معافی مانگ لیں ورنہ اُدھر پچھتائیں گے، اُدھر کچھ بھی نہیں بن سکے گا۔

ہر کسی سے اچھا سلوک

میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں، کسی سے معافی مانگنے کا یہ بھی انداز ہوتا ہے، اس طرح بھی معافی مانگی جاتی ہے، سنئے: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کسی نے دیکھا کہ وہ اپنے غلام کے ساتھ ہیں، ان کے کپڑے بھی ویسے ہی، غلام کے بھی ویسے ہی۔ کوئی فرق نہیں۔ کھانے پینے اور پہننے کا اسٹائل، انداز بھی ایک جیسا، جیسا غلام نے پہنا ویسا خود پہنا۔ اس شخص نے کہا: اے ابوذر! آپ کیسے کپڑے پہن کے گھوم رہے ہیں؟ کہتے ہیں: میرے ساتھ ایک واقعہ ہوا، جی ہاں! اور اس واقعے سے متعلق حدیث بخاری شریف میں موجود ہے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہوا کچھ یوں:

میری حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کوئی بات ہوگئی تو میں نے کہہ دیا: اے کالی ماں کے بیٹے! حضرت بلال افریقی تھے، آپ غلام تھے، یہ جملہ سن کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بہت زیادہ دکھ ہوا، حضرت بلال ہم بے کسوں کے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچ

گئے، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ابوذر نے مجھے ایسا کہا ہے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے صرف یہ فرمایا: لگتا ہے ابھی تک تمہارے اندر جہالت کے زمانے کی کچھ چیزیں باقی ہیں۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ رونے لگے، اتنا روئے، اتنا پریشان ہوئے کہ باہر گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: اے بلال! جب تک تم میرے منہ پر اپنا پیر نہیں رکھو گے میں سمجھوں گا مجھے معافی نہیں ملی۔[1] یہ کیسی معافی تھی؟ یہ کیسی ندامت تھی؟ اور اس کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ غلام تمہارے بہن بھائیوں کی طرح ہیں ان کو اپنی طرح ہی رکھو۔[2] تو کہتے ہیں اس دن سے میں اپنے غلاموں جیسا ہی لباس پہنتا ہوں، ان کے ساتھ ہی کھاتا ہوں ان جیسی زندگی گزارتا ہوں، ان جیسا لائف اسٹائل گزارتا ہوں۔ صحابی کا یہ جگرا تھا اگر غلطی ہوئی تو فوراً معافی بھی کیسی مانگی۔

ظلم سے باز آجاؤ

آج غریبوں کو جو جی چاہتا ہے کہہ دیا جاتا ہے، کیا کرلے گا، نوکر ہی تو ہے، ایسا مت کیجئے، وہ غریب ہے تو کیا ہوا، وہ دل تو رکھتا ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس چلے گئے تھے، وہ غریب آج اللہ پاک کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھا کر جاسکتا ہے، یا اللہ! اس نے میرا دل دکھایا ہے پھر یاد رکھنا تتر، بتر ہو جاؤ گے۔ ہم نے چلتے کاروبار تباہ ہوتے دیکھیں ہیں، چلتی صحت ختم ہوتے دیکھی ہے۔ ویسے میں ایک مشورہ دے

---

1 ...شرح صحیح بخاری لابن بطال، 1/87۔

2 ...بخاری، 1/23، حدیث:30۔

دیتاہوں اگر آپ کو زندگی میں کبھی محسوس ہو کہ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا، کاروبار بھی ٹھیک تھا، فیملی بھی ٹھیک تھی، عزت بھی بڑی تھی اچانک ایک ایک کرکے چیزیں ختم ہورہی ہیں۔ گھر والوں میں لڑائیاں ہورہیں، میری صحت خراب ہورہی ہے، کاروبار بگڑتا جارہا، کچھ گڑبڑ ہے تو چیک کرلینا کبھی کہیں کس کا دل تو نہیں دکھادیا، کسی کی ہائے تو نہیں لے لی، جی ہاں! یہ ایک ہائے عرش تک جاتی ہے۔ مظلوم ہاتھ اُٹھائے تو اللہ پاک کے عرش تک اس کی پکار جاتی ہے اور پھر مظلوم کے ساتھ رب ہوجاتا ہے پھر ظالم کو ٹھکانا نہیں ملتا، ہمیں بعض اوقات تو پتہ بھی نہیں ہوتا ہم ظلم کررہے ہوتے ہیں، ابھی میں نے عرض کی کہ یہ ساری باتیں ظلم ہیں یہ کبھی آپ نے سوچا بھی نہیں ہوگا۔ ہم تو ظالم اس کو کہتے ہیں جو پستول اٹھا کر کسی کو قتل کرتا ہے۔ ارے بھائی پستول کا وار کم تکلیف دیتا ہے جو زبان کا وار تکلیف دیتا ہے۔ کہتے ہیں: تلوار کا وار تو انسان سہہ کر ٹھیک ہوسکتا ہے مگر زبان کا وار انسان ٹکڑے ٹکڑے کردیتا ہے اور بعض لوگوں کی زبان تو ہمیشہ انگارے ہی برساتی ہے۔

کربلا والوں سے محبت کرنے والو! اپنی زبان نرم کریں، اپنی عادتیں نرم کریں، لڑائی جھگڑے اور لوگوں پر ظلم نہیں ہونا چاہئے اور اگر کہیں ہوگیا ہے ناں تو اس واقعے سے سبق حاصل کریں، معافی مانگ لیں اگرچہ آپ کا مرتبہ بڑا ہے، آپ سیٹھ ہو وہ نوکر ہے، آپ باپ ہو وہ بیٹا ہے، آپ علاقے کے چوہدری ہو اور وہ غریب پڑوسی رشتے دار ہے۔ کوئی بات نہیں آج معافی مانگ لیں ورنہ قیامت کے دن اگر وہ کھڑا ہوگیا پھر دینے کو کچھ نہیں ہوگا۔ پھر اُدھر پیسے نہیں نیکیاں دینی پڑیں گی اور وہ ہمارے پاس کہاں ہیں؟ اللہ کرے کہ آج اس کربلا کے واقعے سے ہمیں جو سبق، جو پیغامات مل رہے ہیں یہ ہم

سیکھیں اور اپنی ذات میں اسے نافذ بھی کریں۔اللہ پاک کربلا والوں کی قبروں پر کروڑوں رحمتوں کی بارش نازل فرمائے،ان کے فیوض برکات سے ہمیں مالامال فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبدالحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے ”یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس“ پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ
ترجمہ کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی، بیروت 1420ھ
در منثور	دار الکتب العلمیۃ 1419ھ
تفسیر قرطبی	دار الفکر بیروت، 1420ھ
بخاری	دار الکتب العلمیۃ 1419ھ
ترمذی	دار الفکر بیروت 1414ھ
ابو داود	دار احیاء التراث العربی 1421ھ
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت 1420ھ
مسند احمد	دار الفکر بیروت 1414ھ
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی 1422ھ
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ 1420ھ
جامع صغیر	دار الکتب العلمیہ، بیروت 1425ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت 1419ھ
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ
جامع صغیر	دار الکتب العلمیہ، بیروت 1425ھ
مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ
مستدرک	دار المعرفہ بیروت
مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت 1420ھ

شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت 1421ھ
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت 1414ھ
اسد الغابہ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1417ھ
ریاض النضرۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت
راحت القلوب	ضیاء القرآن، لاہور
شرح السنہ	دار الکتب لعلمیۃ
شرح صحیح بخاری لابن بطال	مکتبۃ الرشد عرب شریف
شَواہِدُ النُّبُوَّۃ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول
عمدۃ القاری	دارالفکر بیروت
معجم الصحابہ للبغوی	مکتبۃ دار البیان دولۃ الکویت
الاتقان فی علوم القرآن	دار الفکر، بیروت 1423ھ
الکامل فی التاریخ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سعادۃُ الدّارین	دارالکتب العلمیہ بیروت 1422ھ
سُبل الہدیٰ	دارالکتب العلمیۃ 1428ھ
طبقات الکبریٰ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1418ھ
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فکر مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی
سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ کراچی
حیاتِ محدث اعظم پاکستان	رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ
تحریکِ پاکستان میں علماءِ کرام کا کردار	زاویہ، لاہور 1999ء

سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ
مہر منیر	نظریہ پاکستان پرنٹرز، 2002ء
آب کوثر	مکتبۃ المدینہ
آئینہ قیامت	مکتبۃ المدینہ
حیات اعلیٰ حضرت	مکتبہ رضویہ لاہور
دلائل الخیرات	دار الفقیہ، دبئی 1423ھ
فیضانِ رابعہ بصریہ	مکتبۃ المدینہ
فیضان سنت	مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ۔

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن قافلے میں سفر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اصلاحِ اعمال کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَ اللہ الکریم۔ اپنی اصلاح کے لیے رسالہ: نیک اعمال کے مطابق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے "**قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ الکریم۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net